صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 12 مارچ 2009ء بمطابق 14 ربیع اول 1430 ہجری صبح دس بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر، خوشدل خان ایڈوکیٹ مسند صدرارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَأَوۡفُوا۟ بِعَهۡدِ ٱللَّهِ إِذَا عَـٰهَدتُّمۡ وَلَا تَنقُضُوا۟ ٱلۡأَيۡمَـٰنَ بَعۡدَ تَوۡكِيدِهَا وَقَدۡ جَعَلۡتُمُ ٱللَّهَ عَلَيۡكُمۡ كَفِيلاً ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُونَO وَلَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّتِى نَقَضَتۡ غَزۡلَهَا مِنۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ أَنكَـٰثًا تَتَّخِذُونَ أَيۡمَـٰنَكُمۡ دَخَلاَۢ بَيۡنَكُمۡ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِىَ أَرۡبَىٰ مِنۡ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبۡلُوكُمُ ٱللَّهُ بِهِۦ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَـٰمَةِ مَا كُنتُمۡ فِيهِ تَخۡتَلِفُونَ۔

(ترجمہ): اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو جبکہ تم اس کو (تخصیصاً یا تعمیماً) اپنے ذمہ کر لو اور قسموں کو بعد ان کے مستحکم کرنے کے مت توڑو اور تم اللہ تعالیٰ کو گواہ بھی بنا چکے ہو بے شک اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ اور تم (مکہ کی) اس (دیوانی) عورت کے مشابہ نہ بنو جس نے اپنا سوت کاتے پیچھے بوٹی بوٹی کر کے نوچ ڈالا. کہ (اس کی طرح تم بھی) اپنی قسموں کو آپس میں فساد ڈالنے کا ذریعہ بنانے لگو محض اس وجہ سے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھ جائے بس اس سے اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش کرتا ہے اور جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے رہے قیامت کے دن ان سب کو تمہارے سامنے (عملاً) ظاہر دے گا۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Acting Speaker: Now coming to the 'Question`s Hour': Yasmin Zia, Question No. 303, Yasmin Zia, please.

* 303 _ محترمہ یاسمین ضیاء: کیاوزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبہ کے ہر ضلع میں محکمہ خزانہ کی شاخیں قائم ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں میں اضلاع سے وصول شدہ سرکاری واجبات کی سالانہ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ صوبہ کے ہر ضلع میں محکمہ خزانہ کی شاخیں قائم ہیں۔

(ب) سرکاری محاصل (Receipts) کا ہدف محکمہ خزانہ متعلقہ محکمہ جات کیساتھ باقاعدہ اجلاس اور مشاورت کر کے مقرر کرتا ہے، جہاں تک واجبات کی وصولی کا تعلق ہے تو حکومت کی موجودہ پالیسی کے مطابق تمام آمدنی صوبائی اکاؤنٹ نمبر ایک میں جمع کی جاتی ہے، لہذا ضلع وائز تفصیل فراہم نہیں ہے۔

محترمہ یاسمین ضیاء: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔اس میں جی انہوں نے کہاہے کہ۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question, please?

محترمہ یاسمین ضیاء: جی جی۔انہوں نے یہاں پہ کہا ہے کہ واجبات کی جو وصولی ہے، اس کی تمام آمدنی صوبائی اکاؤنٹ نمبر ایک میں جمع کی جاتی ہے، یہاں پہ ان کے پاس ضلع وائز تفصیل بھی نہیں ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس یعنی محکمہ خزانہ کا جو سرکاری ہدف ہے، انہوں نے تفصیل فراہم نہیں کی، جہاں پہ سرکاری واجبات کی سالانہ تفصیل میں نے مانگی ہے تو یہ انہوں نے مجھے Provide نہیں کی ہے، اگر ان کے پاس تفصیل ہے تو کیوں Provide نہیں کی گئی ہے، اس کے بارے میں بتادیا جائے؟ تھینک یو۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): On behalf of Minister for Finance، سر اس کا یہ ہے کہ بہت سے Receipts ایسے ہوتے ہیں جو کہ ڈائریکٹ اکاؤنٹ نمبر ایک میں جاتے ہے اور اس کی Exact detail جو ہوتی ہے، وہ اکاؤنٹنٹ جنرل کے آفس کے پاس ہوتی ہے، اس میں جہاں پر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن والوں نے اگر کسی کو جرمانہ کر دیا یا پولیس نے کر دیا تو وہ سارا اکاؤنٹ نمبر ون میں جمع ہوتا ہے تو جو

Exact details ہیں، وہ اے جی آفس سے ملیں گی اور ویسے یہ ڈائریکٹ جمع ہوتے ہیں اکاؤنٹ نمبرون میں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمه یاسمین ضیاء! دا بل سوال هم ستا دے کنه، کوئسچن نمبر 295۔

* 295 _ محترمہ یاسمین ضیاء: کیاوزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ہر سال صوبائی محکموں میں نئی آسامیاں پیدا کی گئی تھیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہر محکمہ میں نئی پیدا کردہ آسامیوں کی سالانہ تفصیل، سکیل وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مختلف صوبائی محکموں میں پیدا کردہ نئی آسامیوں کی سکیل وائز تفصیل فراہم کی گئی۔

محترمہ یاسمین ضیاء: ٹھیک ده سر، د دے والا جواب نه زه مطمئنه یم جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا Next Question-----

محترمہ یاسمین ضیاء: جی جی، اس سے میں مطمئن ہوں جی۔

Mr. Acting Speaker: Okay.She does not want to press her Question No. 295. Next Question No. 344 of Mr. Adnan Khan Wazir Sahib, not present. Malik Qasim Khan, honorable MPA, please. Question No. 358.

* 358 _ ملک قاسم خان خٹک: کیاوزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2008 کے دوران گریڈ 1 سے گریڈ 10 تک کے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ نئے بھرتی شدہ نائب قاصدین، ویٹرز وغیرہ کیلئے بلز گزشتہ تین ماہ سے پاس نہیں کئے گئے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) تاحال کتنے اہلکاروں کیلئے بلز پاس کئے جا چکے ہیں اور کتنے مختلف اعتراضات کی وجہ سے پاس نہیں کئے گئے؛

(ii) جو Pay bills تاحال پاس نہیں کئے گئے، ان کو کب تک پاس کر لیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سال 2008 کے دوران ضلع کرک میں گریڈ 1 سے گریڈ 10 تک کے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ مختلف محکموں کے تقریباً 47 بھرتی شدہ ملازمین کی تنخواہوں کے بلز ابھی تک پاس نہیں ہوئے کیونکہ متعلقہ محکموں نے ان کے Pay bills دفتر خزانہ میں تاحال جمع نہیں کرائے ہیں۔

(ج) (i) تاحال 62 اہلکاروں کے بلز پاس / کمپیوٹرائزڈ ہو چکے ہیں اور 47 ملازمین کے بلز ابھی تک پاس نہیں ہوئے ہیں، جس کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) جونہی متعلقہ محکمے مذکورہ بالا 47 ملازمین کے Pay bills دفتر خزانہ میں جمع کروائیں گے تو قانون کے مطابق ان کو پاس / کمپیوٹرائزڈ کر دیا جائیگا بشرطیکہ ان بلوں میں کوئی کمی یا خامی نہ ہو۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question, please?

ملک قاسم خان خٹک: سپلیمنٹری کوسچین اس میں یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے گریڈ 1 سے 10 تک کے ملازمین کی تقرریاں کی ہیں تو میرا سپلیمنٹری ہے کہ ان تقرریوں کیلئے جو Codal formalities ہیں، انہوں نے 'کمپلیٹ' کی ہیں یا نہیں یعنی اخبار میں اشتہار دیا گیا ہے؟ جہاں تک میں دیکھ رہا ہوں، یہاں ڈی سی او صاحب کی یہ لسٹ ہے تو اس میں مجھے پتہ ہے کہ کافی ایسی Vacancies ہیں جن پر اپوائنٹمنٹس ہو چکی ہیں بغیر اشتہار کے، بغیر Codal formalities کے اور اسی طرح انہوں نے ہیلتھ میں جو کی ہیں تو ہیلتھ میں ایسے ہوئی ہیں جن کے بارے میں باقاعدہ انکوائری ہو چکی ہے اور انکوائری رپورٹ بالکل واضح ہے کہ انہوں نے ان بھرتیوں میں بہت گھپلے کئے ہیں اور اس کے بارے میں باقاعدہ رپورٹ وزیر اعلیٰ سرحد کے پاس بھیجی گئی ہے اور اس پر باقاعدہ میرا کال اٹینشن نوٹس بھی ہے اور جناب والا، اس کے بارے میں کافی شکایتیں ہیں تو مجھے اس بات کی وضاحت چاہیئے سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جیسا کہ جواب میں دیا گیا ہے کہ 62 اہلکاران کو بھرتی کیا ہے جن میں 47 کی ابھی تک Pay نہیں بن سکی، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا Source one proforma ہوتا ہے، کمپیوٹر ڈیٹا جو کہ ان تمام چیزوں کو، Codal formalities جب اس کی 'کمپلیٹ' ہوتی ہیں، اس کے بعد اس کو Fill کیا جاتا ہے تو اس کے بعد پھر Pay شروع ہوتی ہے، چونکہ ان 47 کیسز میں ابھی تک تمام Codal formalities پوری نہیں ہوئیں، لہذا ان کو Pay نہیں دی گئی ہے، تو میرے خیال میں آپ کا جواب اس میں مل گیا۔

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب! زما عرض دے چه دے ته د یوه سپیشل کمیټی جوړه شی، د دے Vacancies د پاره، ایگریکلچر کښے هم اپوائنټمنټس شوی دی، بالکل د هغے ایډورټائزمنټ نه دے شوے، براه راست دوئ بهرتی شوی دی، لکه څه رنګه چه هغه بله ورځ هدایت الله خان صاحب واضحه کړه، بالکل دا دغه شان شوی دی۔ که چرے تاسو د دے یوه سپیشل کمیټی Constitute کړئ چه تاسو ته پته اولګی چه حقیقت څه دے؟ زه صرف دومره پورے خبره کوم چه وائی څه او کیږی څه؟ سر، د سوال هم مطلب دا وو چه حق حقدار ته اورسی جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون: جی د دغے سره زمونږ اتفاق نشته، دا خو څنګه چه مونږ ګزارش اوکړو چه Codal formalities نه وی پوره نو تنخوا ګانے به نه ملاویږی او دا خبره به بس داسے پاتے وی۔ اوس چه هرڅه کښے لکه د کلاس فور په اپوائنټمنټس کښے چه سپیشل کمیټی جوړول شروع شی نو اخر ګورنمنټ به فنکشن څنګه کوی؟ دا خو لکه هر څه کښے Interference، دا نه شی برداشت کیدے۔ مهربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ارشد عبدالله صاحب! دا Codal formalities به څوک Fulfill کوی او څوک به ئے دغه کوی؟

وزیر قانون: ما جی صرف دا ګزارش اوکړو، Codal formalities هم د هغه ډیپارټمنټ سره، د ډسټرکټ په لیول باندے، چونکه د ډسټرکټ خبره ده، د دوئ د فنانس یو Representative وی، ای ډی او فنانس اینډ ډیویلپمنټ، This is He is not only responsible to the Finance Secretary چه هغه his job

بلکه هغه اے جی آفس ته هم Responsible دے نو هغه به هر څه بالکل ترتيب وار طريقے سره ګوری چه کوم کوم څيزونه کم وی او که هغه Codal formalities نه وی پوره نو تنخواه به نه ملاويږی، خبره به پاتے شی دغه شان-----

جناب اکرم خان درانی(قائد حزب اختلاف): جناب سپيکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: هلته په ضلع کښے چه کومه متعلقه کميټی ده، ممبر صاحب چه راغلے دے، د هغے خلاف په Complaint باندے راغلے دے او دا واحد داسے ځائے دے چه په ديکښے د چهان بين، د ممبرانو چه کومه سليکټ کميټی وی، سپيشل کميټی وی، په هغے کښے د هغه غلطيانو نشاندهی اوشی او بيا هغوی ته ډائريکشنز ملاويږی، که چرته د دوئ په هغه کميټئ باندے، يو خو دا ده که چرته هغه غلط شوی وی نو دا خو ټهيک ده چه تنخواه به نه ملاويږی خو هغه چا چه غلطی کړے ده، هغه ته د سزا يا ورته وينا به څوک کوی؟ نو زمونږ دا ګزارش دے که چرته د دے اسمبلئ، چونکه دا اسمبلی يو داسے فورم دے چه چرته هم غلطی اوشی، د هغے خلاف يو ايکشن د دے ځائے نه وی نو مونږ به ګزارش کوؤ، که چرته دا سپيشل کميټئ ته لاړ شی نو هلته به معلومه شی، که چرته چا غلطی کړی وی نو د هغوی خلاف به څه ايکشن اوشی او که چرته په هغه ځائے باندے دوئ دا وائی چه يره دا د ضلع متعلقه چه کوم افسران دی، هغوی کړی دی نو د هغوی د نيولو خو بيا د ممبر صاحب سره ستاسو د چيئر نه او د دے هاؤس نه بله لاره نشته دے نو هغه به راځی دلته او تاسو ته به فرياد کوی، دے هاؤس ته به کوی او دا هاؤس د دے ذمه دار دے چه چرته غلطی شوی وی، د هغے تپوس هم اوکړی او د هغے خلاف ايکشن هم واخلی۔

وزیر قانون: زمونږ جی هم دغه سټينډ دے چه کميټی مونږ په دے نه غواړو او باقی که ووټنګ څوک غواړی نو ووټنګ د اوکړی جی، خو مونږ کميټی په ديکښے قطعاً نه غواړو۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ۔ جناب سپیکر، ارشد عبداللہ صاحب کے جواب سے اس ہاؤس یا ممبر کو اطمینان نہیں ہوتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کسی اور وزیر کے Behalf پہ بات کر رہا ہے اور وہ متعلقہ وزیر نہیں ہے تو اس طرح تو سٹڈی نہیں ہو سکتی، جس طرح اپنے وزارت کے بارے میں ہوتی ہے۔ اگر وہ مناسب سمجھتے ہیں اور ضد نہیں کرتے تو میرے خیال میں اس کو پینڈنگ رکھ دیا جائے، جب وزیر خزانہ آ جائیں تو ان سے سوال کر دیا جائے، ہو سکتا ہے کہ کوئی راستہ نکل جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تو پھر سارے پینڈنگ ہو جائیں گے، یہ تو سارے کوئسچنز آج۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: اگر آپ وزراء کو پابند کر لیتے ہیں تو یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ تمام وزراء کے جواب ارشد عبداللہ صاحب۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی خط لکھا ہے اور ان کو یہ بتا دیا ہے کہ یہ چیز ہے، میں نے اس کے بارے میں لیٹر بھیجا ہے۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! گزارش یہ ہے کہ اگر تمام وزراء کے جوابات جناب ارشد عبداللہ صاحب دیں گے تو پھر ان کا Portfolio تبدیل کر دیں، ان کو وزیر برائے جواب دہی کہہ دیا جائے تو ٹھیک ہے، پھر ہم ان کی بات مانیں گے۔

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب!

جناب قائم مقام سپیکر: ملک قاسم صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: یوه اسانه خبره درته کوم چه دا سے اوشی چه د متعلقه ډی سی او نه د دا پته اوشی چه آیا دا Codal، دا سوال د تر هغے پینډنگ شی چه آیا په دے ایګریکلچرل ډیپارټمنټ او هیلتھ کښے چه خومره دغه شوی دی، په دیکښے څه Deficiencies شته دی؟ دا سوال د تر هغے پورے پینډنگ شی، د هغوی نه جواب طلبی اوکړئ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون: داسے به اوکړو جی چه متعلقه کوم ډیپارټمنټس وی، دا خو مختلف ډیپارټمنټس دی، ټھیک ده د دوئ دغه به رااوغواړو چه یره څه څه Deficiencies دی یا ولے Pay نه ده سټارټ شوے؟ دا تپوس به ترے اوکړو۔ ټھیک ده جی، ډیپارټمنټ له به زه ډائریکشنز ورکړم، Departmentally به دا

مونږ دغه کړو، دا سے صحیح ده او د هغے جواب چه راشی نو هغه به زه ستاسو سره شیئر کړمه۔۔۔۔۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> جناب سپیکرا زه د۔۔۔۔۔

<u>وزیر قانون:</u> نه تاسو سوال مه Press کوئ کنه جی، You should not press the Question تاسو دا مه Press کوئ۔۔۔۔۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> هغه آفیسر چه څه کړی دی، صحیح خو ده چه۔۔۔۔۔

<u>وزیر قانون:</u> نه دا به Dispose of کړئ۔ سر، زما Suggestion خو دا دے، د دے چه څه جواب راشی، هغه به زه د دوئ سره شیئر کړم۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> ارشد عبدالله صاحب! دا کوئسچن مونږ پینډنګ اوساتو؟

<u>وزیر قانون:</u> نه جی، ما وئیل چه دا He should not press any further په دیکښے به مونږ ډائریکشنز ورکړو چه د دے کوم ډیټیل راشی نو هغه به زه د دوئ سره شیئر کړم جی۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> According to the honourable Minister that he will give directions to the concerned department for implementation. What do you say about this Mr. Malik?

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> سر، په دیکښے کوم حرج دے؟ د غریبانانو سره ظلم شوے دے، زیاتے شوے دے، که کوئسچن پینډنګ شی په وزیر صاحب باندے څه اثر پریوځی نو کوئسچن د پینډنګ شی جی، دا زمونږه چیئر ته ریکویسټ دے چه اخر دغه شان رولنګ ورکړئ چه دا کوئسچن به پینډنګ کړو جی۔ ته خو د انصاف په کرسئ ناست ئے چه ته انصاف مونږ ته ورنکړے نو څوک به ورکوی جی؟

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، یہ بہت زیادہ سنجیدہ معاملہ ہے، یہاں ایک انتظامیہ ہے اور یہاں ایک مقننہ ہے، ہم مقننہ کے لوگ ہیں جی اور جب انتظامیہ اپنے آپ سے باہر آتی ہے تو ہمارے پاس اس فورم کے علاوہ کوئی اور فورم نہیں ہوتا، تو ہم یہاں ایک سوال Raise کر لیتے ہیں، اس سوال کا ان پر خوف ہوتا ہے کہ اس کا وہ جواب دے دیں۔ اگر ہمارے محترم وزراء ان کو اس طرح Defend کریں گے تو

پھر ہم ان کو تو نہیں پکڑ سکیں گے، پھر تو اس ادارے کا فائدہ نہیں ہوگا۔ اگر ایسی بات آ جاتی ہے کہ ایک ہی وزیر تمام وزراء کے جوابات دیں تو میری رائے یہ ہے کہ محترم ارشد عبداللہ صاحب اگر اس کو پینڈنگ رکھ دیں تو سب کی تشفی ہو جائی گی اور یہ اچھی گورننس کیلئے ضروری ہے کہ سوالات کا ہر لحاظ سے دفاع نہ کیا جائے۔ اگر کوئی سوال ایسا آتا ہے کہ جس میں ہم کسی کی غلطی پکڑ سکتے ہیں، لغزش پکڑ سکتے ہیں تو اس کو پکڑنے میں یہ نہ دیکھا جائے کہ سوال چونکہ اپوزیشن سے آیا ہے، لہذا 'No' کرنا لازمی ہے بلکہ یہ دیکھا جائے کہ ٹھیک ہے، بیوروکریسی کی ایک آدمی سے غلطی ہوئی ہے، اس کو پکڑنا ہے تو اس کو پکڑنے میں وزراء ہمارے ساتھ تعاون کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب! بات یہ ہے کہ جب انہوں نے Reply furnish کیا ہے، جواب ہے تو پھر ہم ایسے حالات میں اس کو پینڈنگ نہیں رکھ سکتے۔ اب ہمارے پاس دو طریقے ہیں کہ یا تو آپ ان کے جواب سے مطمئن ہو جائیں، جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ڈائریکشنز ان کو دے دیں گے اور یا ہم ہاؤس کو Put کر دیں، Just to see the consent of the House کہ آیا ہم اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کر دیں یا سپیشل کمیٹی کو ریفر کر دیں لیکن سپیشل کمیٹی کو ہم اس وقت ریفر کر سکتے ہیں جب دو تین ڈیپارٹمنٹس کے درمیان کوئی معاملہ ہو تو اس وقت پھر ہم سپیشل کمیٹی بنا سکتے ہیں تو اسلئے پھر جس طرح آپ مناسب سمجھتے ہیں تو پھر میں ہاؤس سے پوچھوں گا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: دو ڈیپارٹمنٹس کے آپ ذرا دیکھ لیں تو Forty four جو ہیں، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کرک کے ملازمین کی تنخواہیں یعنی Out of forty five صرف ایک کی تنخواہ ریلیز ہوئی ہے، 45 کی تنخواہیں ریلیز نہیں ہوئی ہیں۔ اسی طرح جو دوسرا ہے جناب سپیکر، گورنمنٹ کالج آف مینجمنٹ سائنسز تخت نصرتی کرک، جناب سپیکر، اگر ہاسپٹل اپنے ملازمین کی تنخواہوں کے بلز نہیں بھیج سکتا، اگر ایک ہسپتال اپنے ملازمین کی تنخواہوں کے بلز نہیں بنا سکتا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ چونکہ دو ڈیپارٹمنٹس کیساتھ ہیں تو آپ چیئر سے ڈائریکٹ کر لیں، جو ہیلتھ اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کو ڈائریکٹ کر دیں، ٹائم دے دیں کہ ان کے بلز بھیج دیں۔ اس طرح اگر ملازمین سالوں سے تنخواہوں کے بغیر کام کرتے رہے تو یہ تو بہت زیادتی ہو گی جناب سپیکر۔

ملک قاسم خان خٹک: سر!

جناب قائم مقام سپیکر: ملک قاسم خان۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، دا زمونږ حلقه ده، زمونږ ضلع ده، مونږ ته پته ده چه هلته کوم زیاتے شوے دے، ظاهر علي صاحب ډیر سخت ایکشن اغستے وو، په هغے باندے باقاعده انکوائری شوے ده او هغه انکوائری رپورټ تاسو دے هاؤس ته رااوغواړئ ځکه زه دا وایم چه تاسو ته پته اولګی چه څومره بے انصافی شوے ده، جعلی ډګرئ ئے راوړے دی، جعلی سرټیفیکټونه دی، د دے ټولو به انکوائرئ کېښے بالکل تاسو ته پته اولګی، بیا فیکلټی ورته وئیلی دی چه دا بوګس دی او دا ټول رپورټونه ظاهر علی شاه صاحب، انکوائری رپورټ پروت دے، د هغے نه بعد په ایګریکلچر کېښے کیږی، یوه انټرویو نه ده شوے، یوه انټرویو۔ ارباب ایوب جان ته مے پرسنل ریکویسټ کړے وو، هغوی ته پته ده، هغه پړے باقاعده نوټس اغستے وو۔ سر، دا خو څه خبره نه ده، زه درته وایم چه تاسو د تحقیقاتو حکم اوکړئ، بس ټهیک شوه، غیر قانونی بهرتئ شوے دی جی، دا د حکومت په حق کېښے ده جی۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب!

جناب قائم مقام سپیکر: جناب اکرم خان دورانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: منسټر صاحب د دا جواب اوکړی چه دا تنخواه د هغوی ولے بنده شوے ده، په څه بنیاد باندے هغوی ته تنخواه نه ملاویږی؟ که چرته په دے بنیاد تنخواه نه ملاویږی چه د هغوی غیر قانونی تقرری شوے ده نو بیا خو پکار ده چه تاسو دا سلیکټ کمیټئ ته واستوئ او د دے چهان بین اوشی چه دا چا کړی دی او ولے ئے کړی دی او که چرته حکومت دومره کمزورے وی چه د دوئ فنانس په دے پوزیشن کېښے وی چه دوئ خپلو خلقو ته تنخواه نه شی ورکولے، بیا خو مقصد دا دے چه یو اپوائنټمنټ ګورنمنټ اوکړی او هغوی ته تنخواه نه ملاویږی نو دا هم زیاتے دے۔ که دوئ لږ دا وضاحت اوکړی چه دا تنخواه ولے نه ملاویږی او په دیکښے څه Hurdle دے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ملک قاسم خان! ستاسو دا سوال چه کوم دے په دیکښے تاسو یو ډیپارټمنټ نه دے Mention کړے چه د کوم ډیپارټمنټ په باره کښے خبره کوئ؟ لکه مطلب دا دے چه تاسو لیکئ چه "آیا یہ درست ہے کہ سال 2008 کے دوران گریڈ 1 سے گریڈ 10 تک کے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں؟" نو آیا دا د کوم ډیپارټمنټ په باره کښے تاسو خبره کوئ، دا سے خو په یوه ضلع کښے ډیر ډیپارټمنټس وی؟

ملک قاسم خان خٹک: زما سوال چه غلط وو نو بیا جواب به ئے نه وو راکړے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: زه خپل خان پوهه کوم کنه چه زه هغه ډیپارټمنټ ته ډائریکشنز ورکړم، لکه په دیکښے کوم ډیپارټمنټ ته به ډائریکشنز ورکوے یا کوم ډیپارټمنټ ته۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: دا هیلتھ ډیپارټمنټ، ایگریکلچر ډیپارټمنټ، لائیو سټاک ډیپارټمنټ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: په ټول ډیپارټمینټس کښے دا دغه دی؟

ملک قاسم خان خٹک: جی بالکل دغه دی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ستاسو کوئسچن هم ډیر، Ambiguity پکښے شته دے، It is not clear question، پکار دا وه چه تاسو په دیکښے ډیپارټمنټس Mention کړے وے چه په دے دے ډیپارټمنټ کښے دا دا اپوائنټمنټس شوی دی او دا غلط شوی دی یا د دوئ تنخواګانے نه دی راغلے نو هغه ډیپارټمنټ ته به د دے ځائے نه مونږ ډائریکشنز ورکړی وو او د هغه ډیپارټمنټ نه به۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: مادا اووئیل چه ډیټیل رپورټ به دلته راشی، دوئ به باقاعده نامے راوستے وی هر څه جی، خو تاسو صرف ډائریکشنز ورکړئ، تاسو یو حکم صادر کړئ، انشاء الله خدائے پاک به پکښے خیر اچوی او غیر قانونی بهرتئ شوے دی۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر ارشد عبداللہ۔

وزیر قانون: داسے به اوکړو جی، ملک صاحب نه خفه کوؤ، ډیټیلز به رااوغواړو، دا پینډنګ کړئ جی چه څه تفصیلات وی، بیا به ئے هاؤس ته مخامخ کیږدو۔

Mr. Acting Speaker: The concerned department is directed to furnish detailed report regarding this Question, till that it is kept pending.

(Applauses)

Mr. Acting Speaker: Janab Syed Qalb-e-Hassan Sahib, not present. Malik Qasim Khan, Question No. 432, please.

* 432 _ ملک قاسم خان خٹک: کیاوزیر اسٹیبلشمنٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبہ میں صوبائی معائنہ ٹیم موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبائی معائنہ ٹیم کے چیئر مین، ممبران، ایڈوائزر / کنسلٹنٹ کے نام، موجودہ عمر، عرصہ ملازمت اور کمیشن کی کارکردگی کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ہر سال کتنے کیسز پر کارروائی کی گئی، محکمہ وائز انکوائری پر کتنا عرصہ لگا اور اس پر کیا کارروائی کی گئی؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبائی معائنہ ٹیم میں ایڈوئزر / کنسلٹنٹ کی کوئی آسامی نہیں ہے جبکہ موجودہ چیئر مین، ممبران اور دوسرے امدادی اہلکاران کے متعلق معلومات فراہم کی گئیں۔

صوبائی معائنہ ٹیم نے گزشتہ پانچ سالوں میں درج ذیل تحقیقات مکمل کر کے ان کی رپوٹس حاکم مجاز کو برائے مزید کارروائی ارسال کی ہیں۔ جہاں تک تحقیقات پر کارروائی کا معاملہ ہے تو اس سلسلے میں یہ عرض ہے کہ صوبائی معائنہ ٹیم جناب وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد اور معتمد اعلیٰ صوبہ سرحد کے احکامات کی بنیاد پر تحقیقات کرتی ہے اور مزید کارروائی کیلئے سفارشات اپنی تحقیقاتی رپورٹس میں مجاز حاکم کو پیش کرتی ہے، جن پر مجاز حکام کے احکامات کی روشنی میں متعلقہ محکمہ جات صوبائی معائنہ ٹیم کی بھیجی گئی تحقیقاتی رپورٹ پر عملدرآمد اور مزید کارروائی کرتی ہے جبکہ اس سلسلے میں پیش رفت کے بارے میں معائنہ ٹیم کو معلومات فراہم نہیں کی جاتیں۔

نمبر شمار	سال	تحقیقات کی تعداد
1	2008	60 تحقیقات
2	2007	30 تحقیقات
3	2006	42 تحقیقات

4	2005	37 تحقیقات
5	2004	27 تحقیقات

درج بالا تحقیقات کی تفصیل فراہم کی گئی۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، سپلیمنټری زما په دیکښې دغه دے چه دوئ دا وائی چه مونږ د وزیر اعلیٰ او د چیف سیکرټری په Behalf باندے کار کوؤ او هغوی ته رپورټونه لیږو۔ سپیکر صاحب، چه یوه اداره د خپل شی Follow up نه شی کولے نو آیا د دے ادارے څه فائده شته؟ سر، دویم سپلیمنټری کوئسچن مے پکښې دا دے چه جناب والا، په کرک کښې پینځه انکوائریانے زمونږ په ریکویسټ باندے شوے دی، هلته چه کوم سړے انکوائرئ ته لاړو سلام وزیر نو هغه څه شو، چرته لاړو او هغه چه کوم رپورټ ورکړو، بیا بل چا رپورټ ورکړو، هغه څه شو؟ زه اوس هم دا وایم چه تاسو ته ئے کم از کم پکار دا ده چه هغه رپورټ پیش کړے وے او بیا نور چا د سره انکوائری کړے نه ده ځکه چه سلام وزیر کرک ته راغلے وو او هغه چه دا رپورټ پیش نه کړو نو د هغے نه مخکښې ئے هغه بدل کړو۔ زه صرف جی دا وایم چه زمونږ دغه انکوائری د دوباره اوشی چه څومره زما انکوائرئ دی، دا بالکل غلطے دوئ کړے دی او د هغے نه بعد سلام وزیر د دا رپورټ ورکړی نو بیا ټهیک ده ځکه چه هغه Personally لیدلی وو، یو یو سکیم ئے کتلے وو، یو یو ځائے ئے کتلے دے۔ زمونږ په دیکښې دا کوئسچن دے چه کوم کسانو دا رپورټ ورکړے دے، بالکل د رپورټ کاپیانے د دے هاؤس ته فراهم شی سر۔ شکریه۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب، په دیکښې چه دوئ کوم سوال کړے دے، د دوئ خو Basically سوال دا وو چه یره د صوبائی معائنه ټیم چیئرمین، د هغے ممبران، کنسلټنټ، د هغوی نومونه، عمر، ملازمت او په تیر شوی پینځه کاله کښې څومره کیسز باندے دوئ کارروائی کړے ده نو هغه ډیټیل مونږ دوئ ته ښه مفصل ورکړے دے، اوس دا سپلیمنټری کوئسچن دے، یوه Particular انکوائری ته دوئ ریفر کړے دے نو یا خو دوئ زما په خیال، زه به ئے بیا بریک

ټائم کښې، د هغوی سیکرټری صاحب دلته راغلے دے، د هغوی سره به ئے کښینو مه چه کومه انکوائری دوئ غواړی نو هغه رپورټ به دوئ ته دغه کړو او د دوئ سره به ئے شیئر کړو۔ پکار دا ده چه په خپل سوال کښې تاسو تپوس کړے وے نو مونږ به تاسو ته نن تفصیل فراهم کړے وو، دوئ جنرل سوال کړے دے جی او د هغې ټول مکمل تفصیل ورله مونږ ورکړے دے او بل د دے میندیټ چه کوم دے، هغه Cognizance هله اغستے شی چه کله چیف منسټر یا چیف سیکرټری ورته دا ریفر کړی، داسے خو به په زرګونو خلق Unanimous complaints لیږی، They can not be entertained، نو زه د دے د پاره وایم چه قانوناً یو قدغن مو پرے ایښودے دے چه یره صرف چیف سیکرټری یا چیف منسټر به دغلته، یعنی Referring Authority دغه دوه دی۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> ملک قاسم صاحب! دا تاسو چه کوم سپلیمنټری کوئسچن اوکړو نو په دیکښې د دے هډو څه ذکر شته دے نه او That is not related to this question ځکه چه تاسو پخپله انکوائرئ پسے راغلئ، په دیکښې تاسو په کمیشن کښې نام فلاں فلاں، مطلب داسے نو آیا چه دا کوم زمونږ منسټر صاحب اوفرمائیل نو د دے سره نه Agree کیږئ ځکه چه دا ستاسو کوم سپلیمنټر ی کوئسچن دے، That is totally irrelevant۔

<u>ملک قاسم خان خټک:</u> سر، زما سپلیمنټری کوئسچن دغه دے نو زما خو ټهیک ده، دوئ ما ته باقاعده د انکوائرئ ډیټیل راکړے دے؟

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> چه تاسو په هغې کښې څه غوښتے دی نو هغوی تاسو له درکړی دی کنه۔

<u>ملک قاسم خان خټک:</u> منسټر صاحب دا وائی چه دا انکوائری د وزیر اعلیٰ صاحب په دغه کیږی نو د وزیر اعلیٰ صاحب په ډائریکټیو باندے دا انکوائری شوے ده، باقاعده هغوی ته مے ریکویسټ کړے وو او د انکوائرئ چه کوم آفیسر وو سلام وزیر صاحب چه د صوبے ټیکنیکل افسر دے، هغه کرک ته لاړو او د کرک هر یو، Every scheme ئے کتلے دے خو هغه چه لاړو نو بدل شو، بیا زه دا وایم چه بل څوک انکوائرئ ته نه دی تلی۔ زه دا وایم چه سلام وزیر دا کوم انکوائری

رپورټ ورکړی، هغه به مونږ ته بیا قبول وی چه پته ئے اولګی، دلته په پیښور کښے ناست دے، رپورټ بیا څنګه هغه۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بهتره به دا وی چه کوم زمونږ وزیر صاحب اوفرمائیل نو بس د هغه سره کښینئ، هغه به دغه کړی۔

ملک قاسم خان خٹک: دا کوئسچن بیا پینډنګ کړئ، دا زمونږه ریکویسټ دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: دا کوئسچن نه شم پینډنګ کولے۔

ملک قاسم خان خٹک: دا انکوائری د بیا دوباره اوشی چه کوم د چیف منسټر صاحب حکم دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: هغه به تاسو د منسټر صاحب سره په بریک کښے کښینئ او هغوی به تاسو مطمئن کړی، ټهیک شوه؟

ملک قاسم خان خٹک: ټهیک شوه۔

Mr. Acting Speaker: Thank you. Dr. Zakirullah Sahib, not present. Question No. 395, Janab Malik Qasim Sahib, please.

* 395 _ ملک قاسم خان خٹک: کیاوزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ مال اور ریلیف کمشنر مختلف مدوں میں امداد فراہم کرتا ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ سیلاب میں ڈوبنے اور گاڑیوں کے بہہ جانے کی صورت میں امداد نہیں دی جاتی؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ کون کونسے حالات میں امداد فراہم کرتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی (وزیر مال واملاک): (الف) جی ہاں، یہ امداد ریلیف ایکٹ 1958 کے (سیکشن تھری) کے مطابق فراہم کی جاتی ہے جو کہ مندرجہ ذیل مد میں ہوتی ہے:

سیلاب، طوفان، قحط، ٹڈی دل یا کوئی دوسرے تباہ کن کیڑے مکوڑے، ژالہ باری، آگ، وبائی امراض یا کوئی دوسری مصیبت۔

(ب) جی ہاں، جیسا کہ ریلیف ایکٹ 1958 کے (سیکشن تھری) میں مکمل تفصیل دی گئی ہے۔ سیلاب سے تباہ کاری کی وجہ سے یہ امداد دی جاتی ہے مثلاً مویشی ہلاک ہونے، مکانات تباہ ہونے اور انسانی جان کے

ضیاع ہونے کی صورت میں امداد دی جاتی ہے مگر گاڑیوں، دکانوں، اراضی وغیرہ کی تباہ کاری پر امداد نہیں دی جاتی ہے، جس کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ج) محکمہ مال شیڈول کے مطابق مندرجہ ذیل حالات میں امداد فراہم کرتا ہے:

(i) اموات یا زخمی ہونے کی صورت میں۔

1۔ فوت شدہ فی فرد	100,000 لاکھ روپے
2۔ شدید زخمی فی فرد	50,000 ہزار روپے

(ii) تباہ شدہ مکانات کی صورت میں امداد:

1۔ مکمل تباہ شدہ مکان پکہ یا کچہ	25,000 ہزار روپے
2۔ جزوی نقصان شدہ مکان پکہ یا کچہ	10,000 ہزار روپے

(iii) مویشی کے ہلاک ہونے کی صورت میں امداد:

1۔ گائے، بھینس، گھوڑا اور اونٹ	10,000 ہزار روپے
2۔ گدھا، بھیڑ، بکریاں وغیرہ	3000 ہزار روپے

شیڈول ریٹ کی تفصیل فراہم کی گئی۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question?

ملک قاسم خان خٹک: سپلیمنٹری کوئسچن پہ دیکښے دا دے چہ څومره خلق په کرک کښے وو، کورونه ئے وران وو یا دا چه کوم نقصان شوے وو، هغوی ته تر اوسه پورے معاوضه ولے نه ده ملاؤ؟ صرف زمونږ دا ریکویسټ دے۔ نور چه دا دوئ څه وئیلی دی، د دے سره زما اتفاق دے، زه ورسره Agree یم۔

جناب قائم مقام سپیکر: تهینک یو، ډیره مهربانی، ډیره مهربانی، ډیره شکریه۔ جناب سردار اورنگزیب صاحب، آنریبل ایم پی اے، سردار اورنگزیب صاحب، کوئسچن نمبر 397، پلیز۔

* 397 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت میں ERRA کا قیام عمل میں لایا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ERRA کی اب تک کی کارکردگی اور آئندہ کیلئے منصوبہ بندی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی (وزیر مال واملاک): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) صوبہ سرحد کے زلزلے سے متاثرہ اضلاع میں ERRA نے تقریباً 6108 منصوبے شروع کر رکھے ہیں جن میں سے تقریباً 1261 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔ ERRA کے موجودہ، مکمل شدہ اور آئندہ کے منصوبوں کا خلاصہ ایوان کو فراہم کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب کا مائیک آن کریں، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، میرا ضمنی کوسچن یہ ہے کہ ERRA والوں نے جو کارکردگی یہاں پر جواب میں بیان کی ہے کہ 6108 منصوبوں پر ہم نے کام شروع کر رکھا ہے اور 1261 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں، جناب سپیکر، جو 1261 منصوبے انہوں نے مکمل کئے ہیں، ان کی تفصیل انہوں نے بیان نہیں کی ہے۔ جناب سپیکر، زلزلے کو چار سال ہو چکے ہیں اور یہ جو فنڈ آیا ہے، یہ ہمیں باہر سے ملا ہے، زکواۃ کی مد میں لوگوں نے ہمیں صدقے دیئے ہیں مگر ابھی تک ہزارہ ڈویژن میں، خصوصی طور پر زلزلے کے حوالے سے جو سکیمیں شروع کی گئی ہیں، ان کے کاموں میں انتہائی سست روی ہے اور سکیمیں بالکل مکمل نہیں ہوئی ہیں۔ میرے ڈسٹرکٹ میں ٹوٹل پانچ سکول ابھی تک مکمل ہوئے ہیں اور جن سکیموں پر یہ ٹینڈر لگاتے ہیں، جب ٹھیکیدار کا ٹھیکہ ہو جاتا ہے تو ٹھیکہ ہونے کے ایک سال بعد بھی ٹھیکیدار کام شروع نہیں کر سکتا۔ نیسپاک انہوں نے ایک ایسا ادارہ اس میں رکھا ہوا ہے جو مسلسل کبھی سروے اور کبھی Estimates لگاتا ہے تو سکیمیں ہماری لیٹ ہو رہی ہیں۔ میں چاہتا ہوں جی کہ میرا یہ کوسچن کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اس پر تحقیق کی جائے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جناب قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، جیسے اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے کہا ہے، بالکل جی، یہ فنڈز ہمیں ڈونرز نے دیئے ہیں، یہ اس دن چیف منسٹر صاحب نے بھی بریفنگ میں بتایا تھا، ڈونرز اور ہم سب بیٹھے ہوئے تھے، ہماری میٹنگ ہوئی تھی تو یہ 2011 تک ہے، یہ 2011 میں Lapse ہو جائیں گے۔ ان چار سالوں میں ابھی تک جو کام شروع ہوئے ہیں، ابھی جی ادھر ایبٹ آباد شیروان روڈ شروع ہے، وہ چھ مہینے سے ایک سال سے شروع ہے، Job mix formula ہوتا ہے Premix کا، اس کی Approval ابھی تک ان کو لاہور سے نہیں آ رہی، یہ جو بھی چیز On ground کرتے ہیں، پہلے اس کے کنسلٹنٹ لاہور سے، اس کی Approval میں Job mix formula ہوتا ہے کہ اس میں کرش کتنی ہوگی، اس میں

Sand کتنی ہو گی، اس میں تار کول کتنا ہو گا؟ تو وہ ابھی تک ان سے Decide نہیں ہو سکا اور کام بند ہے جی۔ اسی طرح سے انہوں نے یہ جو دیا ہے جی، اس میں انہوں نے جو لسٹ دی ہے، یہ بھی اس کے مطابق نہیں آئی ہے، فگرز بالکل ٹھیک نہیں ہیں۔ ہم نے اسی دن اس کے متعلق کہا کہ آپ کچھ ایسا کریں، گورنمنٹ کو ہم نے یہی کہا کہ اس طرح سے تو یہ، ہمارا یہ خیال تھا کہ ان پانچ ڈسٹرکٹس میں ہمارے ڈونرز کا جو فنڈ ہے، وہ لگائیں گے تو کل اے ڈی پی سے ہمارے پانچ ڈسٹرکٹس کا بوجھ کم ہو جائے گا۔ باہر کا پیسہ ہے تو ہمارے وہ پیسے بھی دوسرے صوبے میں، دوسرے ڈسٹرکٹ پر لگے جی لیکن ہماری حالت ایسی ہے کہ ہماری جو بربادی ہو گئی ہے، اس کا بالکل کچھ تدارک نہیں کیا گیا اور ایسی معمولی معمولی باتوں پر سینٹی، ڈاؤن سینٹی پر ان کا جھگڑا ہو جاتا ہے اور کنٹریکٹر کو ہفتہ ہفتہ کام کیلئے نہیں دیتے اور اس کو بند کر دیا جاتا ہے تو ہم وہاں موٹروے نہیں بنا رہے، ہمارے علاقے کی وہی ضروریات ہیں، پہلے سے ہماری سی اینڈ ڈبلیو نے جو روڈز بنائے ہیں، وہی سٹینڈرڈ ہم چاہتے ہیں، Kindly ہمیں ہمارے کام کر کے دیئے جائیں اور یہ جو فنڈز ہیں، یہ اربوں روپے کے آئے ہیں، انہیں ریلیز کیا جائے، تھینک یو جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، یہ بہت اہم سوال یہاں اسمبلی میں اورنگزیب صاحب نے Raise کیا ہے۔ یہ جو قیامت خیز زلزلہ آ گیا تھا جی، اس کے بعد وہاں پر بے قاعدگیاں یا یہ کمزوریاں تو بہت زیادہ ہوں گی لیکن ہم صرف نظر کرتے ہیں، اسلئے کہ اس میں بیرونی سرمایہ بھی Involve ہے اور ایسا نہ ہو کہ ان لوگوں کو شکایتیں آ جائیں اور وہ ہمارے بارے میں یہ سوچیں کہ یہ لوگ بدعنوان ہیں لیکن جو بہت زیادہ ضروری ہوتا ہے، وہ کوسچن پھر ہم آپ کے سامنے لاتے ہیں اور اس ایوان کے حوالے سے لوگوں کی دادرسی ہوتی ہے۔ ایک کوسچن اس کے اندر یہ ہے کہ نیو بالاکوٹ سٹی تعمیر کی گئی ہے، اس کا پلان ہے جی، تعمیر نہیں، پلان ہے اور ریڈ زون پہ ہونے کی وجہ سے اس کو وہاں سے ایک اور جگہ لانا چاہا اور وہ جو جگہ ہے، وہ میدان بکھل کے قریب ہے تو وہاں لوگوں سے انہوں نے زمینیں خریدی ہیں تو لوگوں نے اس جذبے کے تحت زمینیں دی ہیں، بہت قیمتی زمینیں دی ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج تک ان تمام لوگوں کی زمین کے واجبات ادا نہیں کئے گئے۔ اب لوگوں نے زمینیں دے دیں اور یہ واجبات نہیں دے رہے، اگر اس میں کورٹ کیسز ہیں تو اس کی بات میں نہیں کرتا جی،

کورٹ کیسز کے علاوہ جن مالکان نے وہاں پر نیو بکریال سٹی یا نیو بالاکوٹ سٹی کیلئے زمینیں دی ہیں تو Kindly جلد از جلد ان کے وہ پیسے بھی دیئے جائیں تاکہ وہ لوگ مطمئن ہو جائیں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ظاہر شاہ صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب، دوئ تفصیل ورکړے دے چه دوئ ډسټرکټ شانګله کښے د ایجوکیشن په 203 پراجیکټونو باندے کار کوی او تر اوسه پورے یو هم نه دے 'کمپلیټ' شوے۔ اوس تاسو اندازه او لګوئ چه څلور کاله د زلزلے اوشو او سکولونه وران پراته دی۔ سپیکر صاحب، چه کومو این جی اوز او تنظیمونو تمبوان ورکړی دی، ټینټونه ئے ورکړی وو، هغه بالکل ختم شوی دی۔ زما ضمنی سوال دا دے چه کم از کم دا نور پریږده، یو سکول هم تر اوسه پورے 'کمپلیټ' نه شو جی۔

Mr. Acting Speaker: Janab Arshad Abdullah Sahib, Minister concerned. Sorry, Tanoli Sahib.

الحاج حبیب الرحمان تنولی (وزیر مال و املاک): Thank you very much۔ جناب سپیکر، یہ کوسچن نلوٹھا صاحب نے کیا ہے جو کہ واقعی بڑا Important ہے اور میں ERRA کو Defend نہیں کرتا البتہ جو Recently مینجمنٹ آئی ہے تو انہوں نے کچھ اقدامات کئے ہیں، چونکہ میرا تعلق بھی ذاتی طور پہ مانسہرہ سے ہے اور زلزلہ والے ایریا میں جتنے نقصانات ہوئے ہیں اور کنسٹرکشن کا کام جو انہوں نے شروع کیا تھا، وہ بہت Slow تھا، ابھی Recently مینجمنٹ کچھ Change ہوئی ہے تو نیسپاک ایک ملٹی نیشنل ادارہ ہے، اس کو اس کی کنسلٹنسی دی گئی۔ جس طرح لودھی صاحب نے فرمایا ہے کہ چھوٹے چھوٹے کاموں کیلئے لاہور تک جانا پڑتا ہے اور ابھی جو انہوں نے Change کی ہے، Lastly چیف منسٹر صاحب نے ان کو وارننگ بھی دی ہے کہ اگر آپ کے پاس سٹاف نہیں ہے تو ہمارا اپنا لوکل سٹاف اس کو کرے گا تو میری گزارش یہ ہے کہ جو کام اب چلا ہے، مجھے یقین ہے کہ اس میں پراگرس ہو گی اور۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر مال و املاک: میرے بھائی، جب بھی میٹنگ ہو، ہر ضلع میں ایک ڈسٹرکٹ ری کنسٹرکشن یونٹ بنا ہوا ہے تو اس میٹنگ میں آئیں اور اپنی Suggestions دیں اور اپنے پوائنٹس بھی لائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مانسہرہ میں ہمارا جو یونٹ ہے، ہم اس میں باقاعدگی سے جاتے بھی ہیں اور ابھی میں کافی حد تک

مطمئن ہوں۔ میری اپنے کانسٹی ٹیونسی میں جو کام پینڈنگ تھے، کبھی کوئی سائٹ Dispute تھا، دراصل ہوتا نہیں ہے اور ویسے پیپرز میں آجاتا ہے جی کہ ادھر سائٹ Dispute ہے، اسلئے یہ لٹک رہا ہے، مجھے یقین ہے کہ اب جو سلسلہ انہوں نے Actively شروع کیا ہے تو ہماری یہ Grievances دور ہو جائیں گی۔ مفتی صاحب نے جو بات کی کہ نیو بالاکوٹ سٹی کا معاوضہ نہیں ملا، اس میں جو کورٹ کیسز ہیں، ان کے علاوہ ایسی کوئی رپورٹ نہیں آئی اور اگر ایسی کوئی بات ان کے نوٹس میں ہے تو کوئسچن لائیں، ہم ان سے رپورٹ طلب کریں گے، Thank you very much۔

جناب قائم مقام سپیکر: Thank you very much۔ جناب عدنان وزیر صاحب۔ شتہ عدنان وزیر صاحب؟ Not present۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

344 _ جناب عدنان خان: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت قرضہ جات جاری کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبائی قرضہ جات جاری کرنے اور ان کے انتظام کی سالانہ تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں، صوبائی حکومت قرضہ جات جاری کرتی ہے۔

(ب) صوبائی حکومت گزشتہ چار سال سے سرکاری ملازمین کو ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس، موٹر سائیکل ایڈوانس اور سائیکل ایڈوانس کی مد میں قرضہ جات فراہم کرتی رہی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	قرضہ کی رقم
1۔	2005-06	30.000 ملین۔ یہ قرضے بہبود فنڈ کے توسط سے مہیا کئے جاتے ہیں۔
2۔	2006-07	40.000 ملین
3۔	2007-08	40.000 ملین
4۔	2008-09	40.000 ملین۔ یہ رقم محکمہ خزانہ نے جاری کر دی ہے جو عنقریب سرکاری ملازمین کو قرعہ اندازی کے ذریعے ادا کر دی جائے گی۔ ان قرضوں کی وصولی ملازمین کی ماہوار تنخواہ سے اقساط کی صورت میں بذریعہ اکاؤنٹنٹ جنرل صوبہ سرحد کی جاتی ہے۔

علاوہ ازیں صوبائی حکومت نے گزشتہ پانچ سالوں میں درج ذیل اداروں کو قرضہ جات جاری کئے ہیں، ان کی تفصیل یہ ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	تاریخ ادائیگی	رقم (ملین روپے)	قرضے کا مقصد
1۔	گلیات ترقیاتی ادارہ	05-01-2005	2.700	گلیات کو فائر بریگیڈ گاڑی کی خریداری کیلئے
2۔	سوئی نادرن	15-04-2004	167.653	پشاور، چارسدہ اور مردان کے علاقوں کو گیس کی فراہمی کیلئے
3۔	ڈی سی او مردان	10-12-2005	4.537	مردان سپورٹس کمپلیکس کے زمین کی خریداری کیلئے
4۔	BISE ڈی آئی خان	12-07-2006	12.000	ڈی آئی خان میں ثانوی تعلیم بورڈ کے قیام کیلئے
5۔	ETEA	09-08-2006	3.300	ETEA کیلئے قرضہ اس کے انٹری ٹیسٹ کے انتظام اور دوسرے ضروریات کیلئے فراہم کیا گیا۔

ان تمام اداروں سے قرضوں کی واپسی شیڈول کے مطابق ہو رہی ہے، البتہ ڈی سی او مردان سے واپسی میں تاخیر ہو رہی ہے جس کیلئے اس کیساتھ باقاعدہ کیس جاری ہے جبکہ ڈیرہ اسماعیل خان سیکنڈری بورڈ سے واپسی 2010 سے شروع ہو گی۔

424 _ سید قلب حسن: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری محکموں میں جو لوگ ریٹائر ہو جاتے ہیں یا وفات پا جاتے ہیں، ان کی مستقل آسامیاں ختم ہو جاتی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آسامیاں (Contract basis) میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور پھر اس پر بھرتی کی جاتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلع کوہاٹ میں پچھلے دس سالوں کے دوران جو لوگ ریٹائر ہوئے ہیں، ان کی تعداد کی تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) اب تک مذکورہ آسامیوں پر کنٹریکٹ کی بنیاد پر کتنی بھرتیاں ہوئی ہیں، تمام محکموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): (الف) جی نہیں، صرف مخصوص محکمہ جات میں درجہ چہارم کے گریڈ ایک کے تمام ملازمین کی باقاعدہ آسامیاں ان کی سبکدوشی یا وفات پر ختم تصور کی جاتی تھیں اور ان کی تخلیق مقررہ تنخواہ پر کرانے کیلئے محکمہ خزانہ سے رجوع کرنا پڑتا تھا۔ حکومت نے اس فیصلے پر نظر ثانی کرتے ہوئے بذریعہ مراسلہ نمبر B.O-I/22-1/2007-08/FD مورخہ 29 جنوری 2008 کے تحت یکم جولائی 2008 سے ایسے تمام ملازمین کیلئے باقاعدہ بنیادی سکیل نمبر ایک کی منظوری دی ہے جس کی تفصیل مذکورہ بالا چٹھی میں ملاحظہ ہو۔

(ب) جی نہیں، اب تمام خالی آسامیوں پر تقرری این ڈبلیو ایف پی سول سرونٹس ایکٹ 1973 (ترمیمی ایکٹ 2005) کے تحت باقاعدہ بنیادوں پر کی جاتی ہیں۔

(ج) (i) چونکہ (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں نہیں، لہذا اس جز کے جواب کی ضرورت نہیں۔

(ii) ایضاً

269 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مانسہرہ تحصیل اوگی کے گاؤں چھپال میں سابقہ نواب کی ملکیتی اراضی میں سے سرپلس اراضی خسرہ نمبر 846 (170 کنال 15 مرلے) 1967ء کے تخمینہ لاگت پر محکمہ جنگلات کو Resumed Land کیلئے فروخت کی گئی تھی;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اراضی کی محکمہ جنگلات نے دوسری ارضیات سمیت وقتاً فوقتاً مجموعی طور پر ڈپٹی کمشنر ہزارہ کو -/6105372 روپے کی ادائیگی کی ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ڈپٹی لینڈ کمشنر ایبٹ آباد نے بذریعہ لیٹر نمبر 199/14/RL(B) مورخہ 10-10-83 کو ڈویژنل فارسٹ آفس ڈیمارکیشن سے مزید 5,10,360.74 روپے کی ادائیگی کے ضمن میں دریافت کیا جس کے نتیجے میں مذکورہ اراضی کی قیمت اور دیگر جملہ رقوم کی ادائیگی کی گئی ہے;

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا کے باوجود مذکورہ اراضی بذریعہ انتقال نمبر 272 مورخہ 30-03-1982 کو محکمہ جنگلات کی بجائے مقامی لوگوں عبداللہ وغیرہ کے نام انتقال کروائی گئی؛

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو انتقال نمبر 272 مورخہ 30-03-1982 کا جواز (Justification) کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی (وزیر مال واملاک): (الف) یہ درست نہیں ہے کہ اراضی خسرہ نمبر 846 تعدادی 170 کنال 15 مرلے واقع موضع چمیال 1967ء کے تخمینہ لاگت پر محکمہ جنگلات کو Resumed Land کیلئے فروخت کی گئی تھی، یہی اراضی نواب آف امب سے فاضلہ / سرپلس ہوکر صوبائی حکومت بذریعہ لینڈ کمیشن عبداللہ، سکندر، حفیظ اللہ، مسکین پسران عبیداللہ ساکنان چمیال، تحصیل اوگی ضلع مانسہرہ کو الاٹ کی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ مذکورہ اراضی کی بابت محکمہ جنگلات نے ادائیگی کی ہے، البتہ محکمہ جنگلات نے رقم مبلغ -/6105372 مختلف تاریخ ہائے کو بابت منتقلی دیگر رقبہ جات کی ادائیگی کی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ اراضی مذکورہ کی قیمت کی بابت ڈپٹی کمشنر ایبٹ آباد نے بذریعہ چٹھی نمبر 199/14/RL(B) مورخہ 10-10-1983 ڈویژنل فارسٹ آفیسر ڈیمارکیشن سے ادائیگی کے ضمن میں دریافت کیا، چٹھی ملاحظہ کی گئی۔ ڈپٹی لینڈ کمشنر کے جس خط کا ذکر کیا گیا ہے، اس کی تاریخ 10-10-1983 ہے جبکہ مذکورہ اراضی کی منتقلی کی تاریخ 20-03-1982 ہے۔ ڈویژنل فارسٹ آفسر ڈیمارکیشن کی اداشدہ رقم مبلغ 5,10,360.74 روپے بابت منتقلی دیگر رقبہ جات ہے۔

(د) یہ درست نہیں ہے۔ تفصیل فراہم کی گئی۔ تفصیل اراضیات منتقلہ بنام محکمہ جنگلات واقعہ موضوع چمیال اس طرح سے کہ بروئے انتقال نمبر 220 موضوع چمیال مورخہ 15-05-1979 قطعات 67 تعدادی 8622-16 محکمہ جنگلات کو بعوض مبلغ 2,41,366.62 روپے منتقل ہوئے۔ مذکورہ انتقال میں ماسوائے نمبر خسرہ 846 کے دیگر نمبرات خسرہ کا ذکر ہے۔ مابعد نمبر خسرہ 846 تعدادی 170-15 بروئے حکم جناب ڈی ایل سی صاحب مانسہرہ / ڈپٹی کمشنر بنام عبداللہ وغیرہ منتقل ہوئی کیونکہ نمبر خسرہ فاضلہ ہونے پر عبداللہ وغیرہ کو الاٹ ہوا جو کہ قابض تھے۔ کاپی انتقال بابت منتقلی اراضیات بنام فارسٹ ڈیپارٹمنٹ فراہم کی گئی۔

(ہ) فقرہ نمبر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں نہیں ہیں، تاہم تفصیل یہ ہے کہ انتقال نمبر 272 مورخہ 30-03-1982 میں شامل رقبہ فاضلہ تھا جو کہ امب سے فاضلہ / سرپلس ہو کر صوبائی حکومت کو بذریعہ لینڈ کمیشن منتقل ہوا۔ مابعد یہی رقبہ عبداللہ وغیرہ کو الاٹ ہوا، حکومتی پالیسی کے مطابق قابضین / چھوٹے مالک یعنی کم از یکصد کنال کے مالکان کو الاٹ ہو سکتا ہے۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> چند معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن کے اسمائے گرامی ہیں: جناب محمد علی شاہ صاحب، ایم پی اے 12-03-2009؛ جناب کشور کمار صاحب 11-03-2009 تا 12-03-2009؛ جناب احمد خان بہادر صاحب، ایم پی اے 12-03-2009 تا 13-03-2009۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The leave is granted. Now coming to item No. 5, 'Privilege Motions':-----

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، میرا ایک پوائنٹ ہے کہ -----

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> عبدالاکبر صاحب۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> ستمبر میں آپ پروسیڈنگز کو چیئر کر رہے تھے اور یہاں پر میرا ایک بہت معمولی سا بل تھا جو میں اس اسمبلی کے فلور پر لایا تھا۔ جناب سپیکر، آپ نے اور اس ہاؤس نے بھی مہربانی کی اور اس کو آپ نے سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا تھا لیکن جناب سپیکر، سلیکٹ کمیٹی نے، تقریباً سات مہینے ہو گئے، میں آپ کی توجہ رول نمبر 94 کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Ninety?

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> Ninety four, Sir.

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Yes, ninety four.

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: "after a Bill has been referred to a Select Committee, the Select Committee shall meet from time to time in accordance with rule 91 to consider the Bill and shall make a report thereon within the time fixed by the Assembly".

اس میں اسمبلی نے کوئی ٹائم فکس نہیں کیا تھا، اب نیچے Proviso پہ آ جائیں، "Provided that where the Assembly has not fixed any time for the presentation of the report, the report shall be made before the expiry of three

".months"، یعنی اگر اسمبلی نے ٹائم فکس کیا ہے پھر تو اسی ٹائم کے اندر رپورٹ کو پیش ہونا ہے لیکن اگر اسمبلی نے ٹائم فکس نہیں کیا ہے تو پھر تین مہینے کے اندر اندر پیش ہونی چاہیئے اور اگر تین مہینے میں بھی نہیں تو پھر آپ Extension کیلئے ہاؤس سے اجازت لیں گے۔ جناب سپیکر، وہ بھی نہیں لی گئی اور اس رپورٹ کو سات مہینے ہو گئے جو کہ ابھی تک پیش نہیں کی گئی۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ رول 153 (3) کی طرف دلانا چاہتا ہوں، 155 سر۔

Mr. Acting Speaker: One?
Mr. Abdul Akbar Khan: One fity five, one fifty five.
Mr. Acting Speaker: One fity five.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس میں سب رول (3) ہے کہ "If a Committee does not present its report within the period prescribed," یعنی اگر فکس ہے تو ٹھیک ہے اور اگر فکس نہیں ہے تو or the time allowed, the Bill, subject or matter referred to it, may be considered by the Assembly, without waiting for the report, upon a motion by any Member or by the Minister concerned." جناب سپیکر، چونکہ I was the mover اور چونکہ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ Within stipulated time پیش نہیں کی ہے جو اسمبلی نے اس کو دیا ہے، اس کے اندر پیش نہیں کی اور اسمبلی نے Extension بھی نہیں دی تو اب جناب سپیکر، تین کی بجائے سات مہینے ہو گئے اور بہت معمولی سی امنڈمنٹ ہے تو اسلئے جناب سپیکر، میں رول (3) 155 کے تحت آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کو، Consideration اس میں ہے کیونکہ Introduction تو اس کی ہو چکی ہے لیکن رپورٹ چونکہ نہیں آئی ہے تو اسلئے اگر آپ مہربانی کر کے اس کو Consideration کیلئے ہاؤس کو Put کریں تو آپ کی مہربانی ہو گی جناب سپیکر۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: عبدالاکبر خان چه کومه خبره اوکړه، ډیره د اهمیت ده او ستاسو په دیکښے خپل هم پوره محنت وو نو مونږ به د دے تائید هم کوؤ او که تاسو دا مهربانی اوکړئ او نن تاسو اجازت ورکړئ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): سر، میں تو محمود عالم صاحب کیساتھ ان کی تحریک استحقاق ذرا ڈسکس کر رہا تھا۔ دا کوم دغه دے ، دا بل کوم یو دے ؟

Voices: Civil Servants (Regularization of Services act)

وزیر قانون: ښه ښه، زما خیال دے سر بریک ټائم کښے به مونږ کښینو، په خپلو کښے به پرے ډسکشن اوکړو چه یره څه لاره ترے رااوځی جی۔ سر، بریک ٹائم میں ان کیساتھ بیٹھ کر وہ دیکھ لیں گے کہ اگر Possibilityہے تو کرلیں گے سر۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس میں بات ایسی نہیں ہے بلکہ میں Consideration کیلئے کہہ رہا ہوں کہ اس کو اگر آپ ہاؤس کو Put کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: عبد الاکبر خان! زما دیکښے ستاسو سره خپل هسے ، مطلب دا دے دا ډیره Important issue ده او په دے باندے لږ ورک کول پکار دی نو زه وایمه چه د بریک نه پس، مطلب دا دے چه تاسو شئ او زمونږ ګران مشر ورور ارشد عبد الله صاحب شی، زه شمه، کښینو او په دے باندے دغه اوکړو، خوښه مو ده او هم نن After ، بیا خو خیر دے د بریک نه پس هاؤس کښے خبره کولے شئ۔ ډیره مننه، ډیره مهربانی۔

تحاریک استحقاق

Mr. Acting Speaker: Item No. 5. ‘Privilege Motions’: Mr. Mehmood Alam honourable MPA, to please move his privilege motion No. 51 in the House. Mr. Mehmood Alam, please.

جناب محمود عالم: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ ایک اہم معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ پی ایف 62 میں تحصیل کمپلیکس پالس کی تعمیر کیلئے نوٹیفکیشن ہو گیا ہے، اس کے باوجود ڈسٹرکٹ سے کمیشن بنایا گیا ہے، جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے کیونکہ سابقہ نوٹیفکیشن سے میں اتفاق کرتا ہوں، اس کے مطابق کمپلیکس کی تعمیر ہونی چاہیئے کیونکہ حلقے کا ایم پی اے میں ہوں، لہذا اس کمیشن کو ختم کیا جائے جو بعد میں بنا ہے۔ ڈسٹرکٹ کوہستان کے افسروں نے فزیبلیٹی رپورٹ بھی دی ہے اور نوٹیفکیشن جاری ہوا، اس کے مطابق ہوا ہے، اس کے مطابق بنایا جائے اور یہ جو نیا کمیشن بنایا گیا ہے، اس کو ختم کیا جائے اور چونکہ نیا کمیشن کل جا رہا ہے، آج اس نے کوہستان جانا ہے، کل جا کر وہاں کارروائی کرنی ہے، لہذا آج ہی اس کمیشن کو ختم کیا جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آنریبل ممبر نے پریویلج موشن کے ذریعے جس ایشو کو اٹھایا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اگر گورنمنٹ اس کو ایشورنس دے دے تو پریویلج موشن As such پھر یہ نہیں بنے گی کیونکہ Already ایک رپورٹ Submit ہو چکی ہے، Competent authority نے رپورٹ Submit کی ہے اور اس میں ایم پی اے کا، ڈی سی او کا اور سب کا Concurrence شامل ہے کہ یہ کمپلیکس اسی جگہ پر ہونا چاہیئے۔ اگر ایک ایم پی اے اور ساری ایڈمنسٹریشن جب کہتی ہے کہ یہ جگہ ٹھیک ہے اور سب Agree ہیں تو پھر ایک اور کمیشن کی کیا ضرورت ہے؟ جناب سپیکر، میں کہتا ہوں کہ فی الحال اگر گورنمنٹ اس کمیشن کو Hold off کرے، اس پر Further کارروائی نہ کرے اور پھر یہ Minister Concerned یا چیف منسٹر صاحب کیساتھ بیٹھ کر اس کا کوئی حل نکالیں گے لیکن اگر ایک کمیشن نے رپورٹ دے دی ہے، اب اگر دوسرا کمیشن جاتا ہے، پھر وہ رپورٹ آتی ہے اور اس رپورٹ پر ایکشن ہو جاتا ہے تو پھر تو سب کچھ ختم ہو جائے گا، پھر تو ان کا جو Concern ہے وہ بھی نہیں رہے گا، تو میں منسٹر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ کم از کم فی الحال اس کمیشن کو جانے سے روکیں، ہم سب چیف منسٹر صاحب اور منسٹر صاحب کیساتھ بیٹھ جائیں گے اور اس مسئلے کا کوئی حل نکال لیں گے۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر، بات یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمود عالم صاحب۔

جناب محمود عالم: یہ کمپلیکس آفتاب احمد خان شیرپاؤ صاحب کے دور میں منظور ہوا تھا اور پندرہ سال ہو گئے ہیں کہ اس تحصیل کمپلیکس کی جو تعمیر ہے، یہ اسی طرح لٹکتی رہی ہے تو اس کے بعد پچھلے دور میں مولانا عصمت اللہ صاحب منسٹر تھے، اس نے یہ جگہ منتخب کی تھی اور سابقہ ڈسٹرکٹ ناظم، سابقہ گورنمنٹ اور سابقہ ریونیو منسٹر نے خود ہی یہ جگہ سلیکٹ کی تھی، ریونیو منسٹر بھی وہی تھے۔ آج جب میں اس کے مقابلے میں جیت گیا ہوں تو اس نے میرے لئے ایک مسئلہ کھڑا کیا ہوا ہے تو میں یہ نہیں چاہتا ہوں، میں کہتا ہوں کہ اس کی تعمیر اب کینسل ہونے اور نئے کمیشن سے ایک اور مسئلہ کھڑا ہو جائے گا، مسئلہ سیاسی بن جائے گا، وہاں پہ دو بڑی قومیں ہیں، دو بڑی قوموں کے درمیان جھگڑا ہو گا تو تحصیل کمپلیکس کیلئے جو جگہ سلیکٹ کی گئی ہے، اس کا نوٹیفکیشن بھی ہو گیا ہے۔ اب اگر آپ کوئی نیا کمیشن بناتے ہیں تو اس سے میرا بھی استحقاق

مجروح ہوتا ہے اور میں بھی Concerned MPA ہوں، میں یہ چاہ رہا ہوں کہ اس کمیشن کو بالکل ختم کیا جائے، میں اس کمیشن کو نہیں مانتا ہوں کیونکہ اس سے پہلے جگہ Already منتخب ہو چکی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری تحصیل کے لوگ دوسری تحصیل میں جاتے ہیں کیونکہ دفتر دوسری تحصیل میں ہے تو جلد از جلد اس پہ کام شروع کیا جائے۔ سپیکر صاحب، جو سابقہ نوٹیفکیشن ہو گیا ہے، ڈی سی او، ڈی آر او، ٹی ایم اے اور سابقہ کمشنر ہزارہ ڈویژن جاوید صاحب نے بھی اس نوٹیفکیشن سے اتفاق کیا ہے اور اب بار بار کمیشن بنا کر اس سے مسئلہ اور پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ کل اس نئے کمیشن نے جانا ہے، میں کہتا ہوں کہ آج ہی اس کمیشن کو ختم کیا جائے اور اگر وہاں مسائل ہیں، قوموں کا کوئی ٹکراؤ ہے تو اس کی ذمہ داری میں لیتا ہوں اور وہاں مختلف قسم کے سیاسی ہتھکنڈے، میرے مقابلے میں سابقہ جو امیدوار تھے، وہ مختلف قسم کی مشکلات وہاں پیدا کریں گے اور کہیں گے کہ لوگ نہیں مانتے ہیں، میں کہوں گا کہ میں پانچ چھ ہزار لوگوں کو لے آؤں گا، میں کہوں گا، یہ نہیں مانتا ہے، وہ کہے گا کہ یہ نہیں مانتا ہے۔ کام اس نے خود کیا ہے، ڈسٹرکٹ ناظم اور سابقہ منسٹر نے خود جگہ سلیکٹ کی ہے تو میں کہتا ہوں کہ اس کمیشن کو آپ آج ہی ختم کریں کیونکہ اس کمیشن نے آج ہی جانا ہے، آج جائے گا اور میرے لئے وہاں پہ مسئلہ کھڑا ہو گا تو پھر میں وہاں جا کر اپوزیشن کیساتھ بیٹھ جاؤں گا تو اسلئے میں کہتا ہوں کہ اس کمیشن کو آج ہی ختم کیا جائے بس۔

(تالیاں)

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: جناب مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: میں تو اسلئے کھڑا ہوں کہ میں ان کو اپوزیشن میں ویلکم کرنا چاہوں گا کہ اگر وہ اپوزیشن میں آنا چاہیں تو وہ اسی ایوان میں رہے گا باہر نہیں تو وہ شرط لگا کر نہ آئیں، بغیر شرط کے تشریف لائیں۔ اپوزیشن میں تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت زیادہ اچھا ہو گا، ہمارے لئے خوشی کی بات ہو گی اور ہماری قوت میں اضافہ ہو گا۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: جی، جیسا کہ Suggest کیا گیا ہے، میں بالکل۔۔۔۔۔

<u>جناب محمود عالم</u>: جناب، ووٹنگ کرائی جائے کیونکہ کمیشن نے آج جانا ہے، آج جائے گا تو میرے لئے مسئلے کھڑے ہوں گے، آپ ووٹنگ کرائیں اور اس کمیشن کو آپ ختم کریں۔

وزیر قانون: یہ میں ہاؤس میں آپ کو ایشورنس دے رہا ہوں کہ ابھی جب بریک ہو گی اور اس کے بعد سیشن ختم ہو گا تو جو بھی Concerned committee ہے، ان کے ہیڈ سے، چیئر مین سے میں بات کرلوں گا کہ They should not proceed any further اور یہ کمیشن کس نے بنایا ہے اور اس میں کون کون ممبر ہیں، یہ کسی کی اتھارٹی ہے، آپ کے استحقاق میں بالکل کچھ بھی Mention نہیں کہ کونسا ڈیپارٹمنٹ اس کو ڈیل کرتا ہے، نہیں کرتا؟ تو یہ ساری تفصیلات میں ان سے لے کر I will call over the chairman، چیئر مین کو میں فون پہ کرتا ہوں یا جس طرح بھی کرتا ہوں، ان کو میں Further proceeding سے منع کر دوں گا اور جو بھی ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ ہے، اگر کوئی منسٹر ڈیل کر رہا ہے تو ان سے کہہ دیں گے کہ پرانا والا جو Notified commission ہے یا اس کو بحال رکھا جائے یا جو بھی کوئی نیا طریقہ نکلتا ہے تاکہ ان کو بیچ میں، Decision making میں بھی، We will involve him in any event.

جناب محمود عالم: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: محمود عالم صاحب۔

جناب محمود عالم: میں مطمئن نہیں ہوں، میں مطمئن اسلئے نہیں ہوں کہ کمیشن نے آج جانا ہے اور یہ جو نوٹیفکیشن جاری ہو گیا ہے، ابھی ایک مہینہ پہلے نوٹیفکیشن ہوا ہے، وہ اتنا پرانا بھی نہیں ہے، اس کے بعد ڈسٹرکٹ سے افسروں کو لے کر نیا کمیشن بنایا گیا تو یہ میرے ضلع کے افسروں کی بھی توہین ہے اور میری بھی توہین ہے۔ کمشنر ہزارہ، ڈی سی او مانسہرہ اور ڈی سی او ایبٹ آباد پر مشتمل نیا کمیشن بنایا گیا ہے، میں کہتا ہوں کہ آج وہ چلے جائیں گے، اس کیلئے ووٹنگ کرائی جائے، میں اس چیز سے مطمئن نہیں ہوں، آج اس کمیشن کو ختم کیا جائے بس۔ اس کیلئے ووٹنگ ہونی چاہیئے کیونکہ تحصیل کا ایم پی اے میں ہوں اور کوئی ممبر ہے نہیں، وہاں سے صرف ایم پی اے میں ہوں اور کوئی دوسرا ایم پی اے اس جگہ سے ہے نہیں۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: دوئ د استحقاق په حواله باندے خپل دغه کړے دے جی، استحقاق کمیټۍ ته د لاړ شي چه دوئ د دے هر رنګه تسلي وائي، هلته هغه تسلي به بیا اوشي، نور دیکښے بله خبره کیدے نه شي، د هغه ځائے نه به مطلب دا دے

مطمئن شی۔ د دوئ تجویز دا دے چه د دوئ استحقاق مجروح شوے دے او کمیټئ ته د لاړ شی۔

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion No. 51 moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it; the privilege motion is referred to the Committee concerned. Mr. Atif-ur-Rehman honourable MPA, to please move his privilege motion No. 52 in the House, Atif-ur-Rehman.

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ میں مورخہ 11 مارچ 2009 کو کیپیٹل پولیس آفس پشاور گیا، جہاں پر سی سی پی او آفس کے متعلقہ سٹاف نے میرے حلقہ کے حامیوں کے سامنے میرے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیر خان! ته بالکل د ډسپلن خیال نه ساتے 'شرماؤ'، From tomorrow I am noting to you، مطلب دا دے ته بالکل، کله یو ځائے کله بل ځائے، Please take serious and listen to your honourable Members.

جناب عطیف الرحمان: نازیبا سلوک روا رکھا اور ہتک آمیز رویہ اختیار کیا جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا ایوان میں بحث کے بعد اس کو مجلس قائمہ برائے استحقاق کے سپرد کیا جائے۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

وزیر قانون: ٹھیک شوه سر، مونږ ته څه اعتراض نشته جی، لاړ د شی۔

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion No. 52 moved by the honourable Member may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it; the privilege motion is referred to the concerned Committee.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Acting Speaker: Item No. 7, 'Call Attention Notices': Mr. Muhammad Zahir Shah Khan, honourable MPA, to please move his call attention notice No. 162 in the House. Mr. Muhammad Zahir Shah Khan.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، میں آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ، سر، د دے وزیر تعلیم توجه نشته جی، د چا خلاف چه زه دا دغه پیش کومه جی، هغه ټول بل طرف ته په دغه کښے لګیا دی، دے دغه کوی جرګے کوی جی هلته کښے۔

جناب سپیکر، میں آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میرا حلقہ پی ایف 87 شانگلہ میں محکمہ تعلیم آئے روز اساتذہ کے تبادلے غیر منتخب لوگوں کی ایماء پر کرتا رہتا ہے جس کی وجہ سے ایک طرف ان اساتذہ کے تبادلوں سے بچوں کا تعلیمی وقت ضائع ہوتا رہتا ہے جبکہ دوسری طرف اساتذہ میں بے چینی پھیل رہی ہیں اور عوام میں حکومت کے خلاف نفرت اور شکوک وشبہات پھیلتے ہیں جس کے نتیجے میں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے، لہذا اس مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے تاکہ محکمہ تعلیم کے غلط اقدامات منظر عام پر آسکیں اور ان کا تدارک ہو سکے۔

جناب سپیکر، چه کله الیکشن شوے دے او په دے صوبه کښے د اے این پی او د پیپلز پارټۍ مخلوط حکومت جوړ شوے دے نو زمونږ اپوزیشن هم د دوئ اتحاد او مرسته کړے ده، د دوئ حمایت مو کړے دے، دوئ له مو ووټ ورکړے دے، په دوئ باندے مونږ اعتماد کړے دے او د دے ځائے روایات شفاف دی، مونږ دلته کښے دوئ بلا مقابله راوستی دی خو چه کله الیکشن شوے دے نو په شانګله کښے دوئ توړ پهوړ شروع کړے دے جی، ټولو محکمو کښے ئے توړ پهوړ کړے دے، په پولیس کښے ئے کړے دے، په نورو محکمو او هیلتھ کښے ئے کړے دے۔ اوس هغه استاذان ئے په مخه کړی دی، روزانه د دے فیکسونه ما ته راغلی دی، هره ورځ استاذان بدلوی چه یو استاذ هغه ځائے ته رسی فوراً ورپسے بل آرډر لیږی، هغه دوئ د یو ځائے نه بل ځائے ته بدل کړی دی جی۔ سپیکر صاحب، زه خو په دے نه پوهیږم چه دومره انتقام زما نه اخلی نو دلته دوئ سره جیل دے، ما د په جیل کښے واچوی کنه، دا استاذان زما په سر ولے تنګوی، پوهه شوے، دا غریب ملازمان ولے تنګوی، پوهه شوے ؟ که د شانګلے

خلقو مونږ له ووټ را کړے دے نو پکار ده چه دوئ د دے مینډیټ احترام اوکړی۔ دا خو د جمهوریت اصول دے چه په کوم ځائے کښے ورله خلق ووټ ورکړی نو خلق د هغوی احترام کوی، دا هم صحیح طریقه نه ده سپیکر صاحب، لکه دوئ چه کومه اختیار کړے ده۔ زه خو حیران یم دے بابک صاحب ته، دے وائی زه د اے این پی ورکر یمه نو که د باچا خان پیروکار دے ، دا هغه خو مونږ ټول پیروکار یو او د هغه پالیسی څه وه سر؟ 'عدم تشدد' وو، *(تالیاں)* بیا ولے انتقامی کارروائی کوی، ده ولے د تشدد لاره اختیار کړے ده، دے ولے د باچا خان اصول خرابوی، دوئ ولے داسے غلط کار کوی؟ زه خو اے این پی ته وایم چه یا د دے د پارټئ نه اوباسی یا د دے د خپل وزارت نه لرے کړی، اخر ولے دوئ داسے غلط کارونه کوی چه په هغے باندے پارټی هم بدنامیږی او حکومت هم بد نامیږی؟ د اسمبلئ او د جمهوریت خلق خو داسے نه کوی۔ زما خیال وو چه دوئ به د جمهوریت پیداوار وی، ما ته دا ښکاری چه دے چرته د مارشل لاء دے ، چرته د جنرل مشرف سره دے یا د دوئ په روح کښے د ضیاء الحق هغه دغه ننوتے دے ، اخر زه خو ډیر زیات تنگ شوے یمه۔ سپیکر صاحب، په خدائے یقین اوکړه، زه ډیر زیات تنگ شوم، زما په وجه استاذان په دے هفته کښے بدل کړے شوی دی۔ مهربانی اوکړئ ته خپله یو کمیټی جوړه کړه، پخپله د دے کمیټئ سربراه شه، دے رااوغواړه، دا آرډرونه کینسل کړه، دوئ استاذانو له سزا ګانے ورکوی۔ د دے نه مخکښے په خدائے یقین اوکړه کلاس فور بهرتیانے شوے دی، شپاړس کسان یو وو، دولس بل وو، ما چیف منسټر ته سوال اوکړو چه ما له پکښے یو راکړه، دا هغوی ټول دے بابک له ورکړل، ما له ئے یو رانه کړو، هغه دغه ده ته ملاؤ شو جی۔ سپیکر صاحب، زه تاسو ته دا خواست کوم، دا سوال کوم چه زما په ځائے دے خلقو له سزا مه ورکوئ، د دے د پاره سپیشل کمیټی جوړه کړئ او سپیکر صاحب، که دوئ د دے خبرے نه نه قلاریږی نو هلته امن و امان خرابیږی، خلق هسے هم د دے دغه نه متنفر دے نو بجائے د دے چه هلته طالبانو له درخواست ورکومه، زه طالبانو له درخواست ورکوم پوهه شوے ، زه تا له درخواست درکوم چه دا د فوراً کینسل شی، زه سوال کوم تاسو ته جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بابک صاحب! د ظاهر شاه خان د جذباتو خیال اوساتئ او د هغوی چه څه Grievances وی، د هغے ښه جواب ورکړه، مطمئن به شی، د هغوی د جذباتو خیال اوساتئ۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): ظاهر شاه صاحب خو حقیقت دا دے چه زما زړه ئے نرے کړو جی۔ زمونږ مشر دے او زما یقین دا دے چه مونږ خو د اول نه واخله تر اوسه پورے داسے څه حرکت هلته نه دے کړے ، بیا هم چه دوئ ته داسے څه اعتراض وی، انشاء الله زمونږ مشر دے او یوه ډیره زیاته د خوشحالئ خبره دا اوشوه چه زمونږ میاں صاحب محترم چه مذاکراتو له ځی، سوات ته ځی، اوس خو مونږ ته پته اولګیده چه ظاهر شاه صاحب هم د هغوی ملګرے دے نو انشاء الله مونږ میاں صاحب ته وایو چه په پیښور کښے د هغه سره مذاکرات کوئ، انشاء الله که خیر وی۔ زه Assure کومه انشاء الله ظاهر شاه صاحب ته چه سپیکر صاحب، داسے ده چه دا ډیر لوئے ډیپارټمنټ دے، Huge department دے، داسے نه ده چه په بدنیتئ باندے هلته داسے کیږی، ډیپارټمنټل چه یو ځائے کښے پوسټ Vacant وی، یو ځائے کښے Mutual وی نو ظاهره خبره ده چه هلته کښے ضرورت وی، داسے کیږی چه څه هم داسے خبره وی، هغه Specific case که زمونږ په نظر کښے راځی نو انشاء الله مونږ ټول هاؤس ته دا باور ورکوؤ، یواځے ظاهر شاه خان ته نه چه بالکل مونږ به ازاله د هغے خبرے کوؤ، بالکل دا ایشورنس ورکومه ظاهر شاه خان ته جی۔ مهربانی۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: زما خو دا درخواست دے چه دا د کینسل کړی جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ظاهرشاه خان او بابک صاحب! تاسو د بریک نه پس کښینئ کنه جی، د بریک نه پس کښینئ، که زما چیمبر کښے کښینئ یا که۔۔۔۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: دا د کینسل کړی کنه جی۔ تاسو ما او دوئ خپل دفتر ته رااوغواړئ او پخپله موجودګئ کښے دا دغه اوکړئ جی چه دا آرډرونه د کینسل شی جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بابک صاحب! د بریک نه پس تاسو تشریف راوړئ زما چیمبر ته، دوئ به هم راشی نو مطلب دا دے چه څه Grievances وی نو په هغے باندے به خبرے اوکړو۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب!

جناب قائم مقام سپیکر: میاں افتخار صاحب، میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، داسے ده چه یو خو بابک صاحب ډیر نرم جواب، لکه دوئ پخپله تسلیم کړو او ورته ئے اووئیل چه کښیبنو۔ لږ د اعتماد اوکړی، خیر دے ډیرے مرحلے پرے تیرے شوی دی، کیدے شی چه په دیکښے ئے حل رااوځی او که رااونوتلو نو مونږ چرته تلی نه یو خو دا یو دوه خبرے ئے اوکړے، بابک صاحب زمونږه ډیر مینه ناک، ډیر صبر ناک، ډیر تجربه کار وزیر دے، زمونږ پارټی پرے ویاړ کوی، څنګه چه ظاهر شاه ډیر پښتون سړے دے او مونږ ټول پرے ننګ کوؤ داسے بابک صاحب زمونږ ډیر Young او ډیر Energetic وزیر دے، که لږ ډیر کمے بیشے وی نو په رضا باندے به ئے د یو بل سره حل کوؤ۔ چونکه تاسو یو خبره اوکړه نو په دے بنیاد باندے طالبانو له درخواست مه ورکوه پخپله به خراب شے ځکه چه دا شے ډیر وران دے (تالیاں/قہقہے) او خدائے د هغوی ته مه پاتے کوه، طالب ډیر محترم لفظ دے خو چه دوئ په کوم Sense کښے اووئیل، وروروولی ده په نره به ئے حل کوؤ، هغوی به هم مطلب دا دے رضا کوؤ او تا به هم رضا کوؤ او په وروروولئ به دا کار بوځو۔ کیدے شی چه تاسو په دے بریک کښے مطمئن شئ که نه وی نو دا خبره خو چرته تلے نه ده۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ته هم مونږ سره کښینه پکښے۔

وزیر اطلاعات: کښینم به د رسره، کښینم به د رسره۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: تشریف کیږدئ جی، هومره صبر اوکړئ۔ کفایت اللہ صاحب! آپ کو میں اجازت دے دیتا ہوں، آپ تشریف رکھیں فی الحال۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت صوبائی اسمبلی (اختیارات، بریت اور استحقاقات) مجریہ 2009ء کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Now item No. 8 and 9: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, honourable MPA, to please move that the NWFP Provincial Assembly (Powers, Immunities & Privileges) (Amendment) Bill, 2009 may be taken into consideration at once. Mr. Saqibullah Khan Chamkani.

<u>Mr. Saqibullah Khan Chamkani</u>: Thank you very much, Sir. I request this august House that the NWFP Provincial Assembly (Powers, Immunities & Privileges) (Amendmennt) Bill, 2009 may be taken for consideration at once.

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> شکریہ سر، میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ سر، یہ جو امنڈمنٹ آ رہی ہے، یقیناً یہ پارلیمنٹ کی Empowerment کیلئے ہے لیکن سر، میری اس میں چند گزارشات ہیں۔ ایک تو سر، یہ Basically اسلئے ہے کہ جو Semi government, government institution اور Autonomous body کی اگر میٹنگ ہو تو ایم پی اے اگر موجود ہو گا تو وہ اس کو Preside کرے گا، Already Sir ہمارے پاس ایسے Acts موجود ہیں کہ جس میں وائس چانسلر اس کو Preside کرتا ہے اور یہ Act of the Parliament ہے، اگر آپ یہ لیجسلیشن پاس کرتے ہیں تو یہ بالکل Contradictory ہو گا اور ایک ایکٹ ہمارے پاس اگلا بھی آ رہا ہے جو عبدالولی خان یونیورسٹی کے سلسلے میں ہے، اس میں بھی یہی Propose ہے، میرے ٹیبل پر پڑا ہوا ہے۔ دوسرا سر، کل کو ایک میٹنگ ہوتی ہے جس میں گورنر ہو تو اس قانون کے مطابق گورنر کی میٹنگ میں بھی ایم پی اے ہی اس کو Preside کرے گا۔ تیسرا سر، ڈی سی او جو کہ ٹیکنیکل کمیٹی کو Preside کرتا ہے، اس میں اگر کسی ایم پی اے کی سکیمیں ہوں اور وہ وہاں پر جاتا ہے تاکہ اس میں Participate کر سکے، اگر نمائندہ ہو چلو پھر تو بات ختم ہو گئی، اگر ایم پی اے موجود ہو گا تو وہ اس کو Preside کرے گا، اس کے بعد نئی سکیمیں آئیں گی، ڈی ڈی ڈبلیو پی، پی ڈی ڈبلیو پی کیلئے تو ممبر کو ہر کہیں پر اس کو Present کرنا میرے خیال میں مشکل ہو گا۔ دوسرا Suppose اگر کل کو کوئی سنڈیکیٹ کی میٹنگ ہے اور ہم اس کو Overriding effect بھی

دے دیتے ہیں اور ہم اس میٹنگ کو Preside کریں، Aggrieved ہونگے، ان میں لیکچررز بھی ہونگے، جن کی اپوائنٹمنٹس ہوجاتی ہیں، کسی کے پروموشن کیسز ہونگے تو سر، جب وہاں پر ان کو By name چارج کرلیں، وی سی کے کیسز تو یہ ہوتے ہیں کہ ادارہ اس کو Follow up کرتا ہے لیکن اگر ایم پی اے ہو تو یہ لکھ کے نہیں لایا کہ اس کی تیس سال یا پینتیس سال کی نوکری ہے، ہوسکتا ہے اگلے Tenure میں اس کو موقع نہ ملے تو اس لیجیسلیشن کی وجہ سے عدالتوں میں اگر اس کے کیسز بھی بن گئے تو اس کا Follow up کون کرے گا؟ سر، میرے خیال میں Empowerment کی بجائے ہمارے لئے شاید مشکلات آجائیں تو میری ان سے یہ درخواست ہوگی کہ In principle ہم اس کیساتھ Agree کرتے ہیں لیکن اگر اس میں ایڈمنسٹریٹیو سیکرٹری لیول کی کوئی ایسی میٹنگ ہو اور ساتھ کوئی ایسا میکنزم ہو کہ کل کو اگر کوئی Aggrieved ہو اور کیس کرے تو اس کا Follow up کرنے کیلئے ادارہ اس کو Take up کرے تو میں کہتا ہوں کہ ایک اچھی ترمیم ہے لیکن اگر ثاقب خان Agree کریں اور ہم اس کو کمیٹی کو ریفر کرلیں تاکہ اس سارے میکنزم پر بات ہوسکے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب!

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: شکریه جی۔ سپیکر صاحب، دا خو زما یو ډیر Informed ورور دے، هغوی ما ته یو دغه کړے دے سر، په دے پریولیجز کښے یو آرټیکل دے، 32(A) زه به هغه اووایم۔

"Over-riding effect:- Notwithstanding anything contained in any other Provincial Law for the time being enforced and without prejudice to the generality of the Act, the provisos of the Act shall over-ride all other provisions of the Provincial Laws, if found inconsistent with the provisions of this Act."

جناب سپیکر صاحب، دا تاسو هم کتلے دے، هم ستاسو نه مونږ ته امداد هم ورکښے ملاؤ شوے دے جی۔ دا Over-riding effect د دے شته دے جی، دا زمونږ په قانون کښے دے، That should not be a problem۔ مسئله ورکښے چه کومه ده، هغه دا ده، Responsibility باندے دا ایکټ او دا امنډمنټ چه مونږ راولو لګیا یو، دا د دوه دغه د پاره دے، څنګه چه زمونږ آنریبل ممبر، زما ورور اووئیل چه بهئ Responsibility او دا Supremacy of Parliament د

پا رہ دے ، د هر یو سړی د یکښے نور هیڅ د غه نه بد لیږی ، که Litigation، هغه هم که چیف ، بالکل چه زمونږ خو پینځه کاله یا دوه کاله او چه څومره زمونږ Tenure وی خو چه هلته آفیشلز ناست وی ، بحیثیت چیئرمین ناست وی ، که هغه وائس چانسلر دے ، که هغه سیکرټری دے ، که هغه هر څوک هم دے نو هغه هم بنیادم دے ، د هغه هم ټرانسفر کیږی ، د هغه هم ریټائرمنټ شته دے ، یو وائس چانسلر به وی ، د هغه به یو کال پاتے وی، Litigation به اوشی او د هغے نه پس به هغه ریټائر شی ، نو بیا دا ده چه هغه به ځی ، After retirement به هم ، پرسنل هم په هغوی باندے کیږی نو سر ، زما په خیال کښے اسرار الله خان ګنډاپور صاحب چه دا کوم دغه کړی دی نو زما په خیال کښے دا شے به دومره Valid نه وی۔ زه بیا هم دوئ ته وایمه چه دا اوس چونکه د دے خو ټائم اوشو ، Consideration stage ته ئے راولئ ، پیش ئے کړئ ، که وروستو دوئ امنډمنټس ورکښے راولی نو سر ، دا خو د قران ټکے هم نه دے او کم از کم زه ئے د قران ټکے نه ګڼړم ، په دیکښے سر ، د پارلیمنټ Ensure Supermacy کیږی ، We are the people who translate public interest in legislation and governance او د دغے د پاره دا دغه دے نو سر زما به دا ریکویسټ وی چه Consideration stage ته ئے دغه کړئ ، امنډمنټس دوئ هسے هم ورکښے نه دی راوستی ، که بیا وروستو راولی ، کوی دی ، بالکل د اوکړی جی۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ اس میں سر، یہ نہیں ہے کہ ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: عبدالاکبر خان! دا یو Important issue ده ، دا لږ دغه کړئ یو Important issue ده ، لږ په دے باندے مطلب دا دے چه خبره به کول غواړی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں بات یہ نہیں ہے کہ ہم نے Timely اس میں امنڈمنٹس نہیں ڈالیں، ہم نے امنڈمنٹس بھی ڈالی تھیں لیکن آپ کے سیکرٹریٹ کی طرف سے رول 212 کے سب رول (3) کا حوالہ دیا گیا کہ اگر Suppose کوئی Negative voting کا اثر رکھے تو اس میں امنڈمنٹ Consider نہیں ہوتی کیونکہ یہ One point امنڈمنٹ ہے تو سارا بل ہی اس سے ختم ہونا تھا۔ سر،

میرا مقصد اس میں یہ نہیں ہے، اگر اختیار ملے گا، ہم بھی وزراء کی لسٹ میں نہیں ہیں، ایم پی ایز ہی ہیں لیکن میں سر خود گومل یونیورسٹی سنڈیکٹ کا ممبر ہوں، وہاں پر Suppose اگر ایک میکنزم ہے، اس میں Follow up ہو رہا ہے، اس میں Over-riding effect بھی ہے لیکن اگر کل کو اس طریقے سے ہم وہاں پر جاتے ہیں، ایک Heart burning، دوسرا ہمارے پاس میکنزم نہیں ہے، جیسے باقی سارے پارلیمنٹ کا ہے، میں ان کی مرضی، راستے میں حائل نہیں ہونا چاہتا لیکن سر، میں یہ چاہتا ہوں کہ اس میں ایسا میکنزم ہونا چاہیئے کہ جس میں ہمیں پروٹیکشن بھی ہو، میٹنگ ہم Preside کرلیں گے، Aggrieved ہونگے By name، ہم پر کیسز ہونگے، خود اپنے پیسوں پہ ہمیں وکیل رکھنے پڑیں گے اور ان وکلاء کا خرچہ پھر کوئی بھی برداشت نہیں کرے گا اور کبھی اگر ہم کورٹ میں پیش نہیں ہونگے تو توہین عدالت کے زمرے میں آئیں گے تو Empowerment جو ہوگی سر، وہ میرے خیال میں ہمارے گلے پڑ جائے گی۔ شکریہ سر۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: جناب ثاقب اللہ خان۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر صاحب، خبرہ داسے دہ جی، هغه وائی چه "With power comes responsibility, with absolute power comes absolute responsibility" نو دا یو شے خو پکار دہ چه خالی دا یو امنډمنټ یا ایکټ د دے د پارہ Reject کول چه یرہ دیکښے به We will not responsible نو دا خو سر، زما په خیال کښے یو Valid Argument نه دے جی۔ زہ خو اوس هم اسرار خان گنډاپور صاحب ته دا ریکویسټ ستاسو په وساطت باندے کومه چه که دیکښے داسے څه Guards دوئ راوستل غواړی، هغه د راولی، هغه خو جی امنډمنټ دے او دوئ هرکله راوستے شی، ایډیشن هم کولے شی، دغه کولے شی خو اوس په دغه ټائم باندے به زہ دا ریکویسټ کومه چه دا Consideration stage کښے دے، تاسو مهربانی اوکړئ او د هاؤس نه تپوس اوکړئ چه هغه Consideration کوی که نه کوی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، ثاقب خان نے جو امنڈمنٹ Propose کی ہے، اس کیلئے تو رول 82 کے تحت جو Provision ہے کہ تین دن کا وقفہ امنڈمنٹ کیلئے دیا جائے گا، وہ تو دیا گیا۔ جناب سپیکر، اب

رول 82 کے بعد جب Consideration stage آتا ہے تو جو Valid point تھا، وہ آنریبل ممبر نے اٹھایا ہے، اگر وہ امنڈمنٹ کے ذریعے یہ پیش کرتا تو آج اس ہاؤس میں اس پر بات ہوتی لیکن وہ کہتے ہیں کہ نہیں، وہ کہتے ہیں کہ چونکہ میں نے تو یہ Deletion کی بات کی تو Deletion کی اگر آپ بات کرتے ہیں تو پھر امنڈمنٹ نہیں ہوئی، پھر تو آپ پورے ایکٹ کو جو بنا ہے، اس کو پھر آپ ختم کر رہے ہیں۔ اگر آپ اس میں کوئی Increase کرنا چاہتے ہیں، کچھ کم زیادہ کرنا چاہتے ہیں تو امنڈمنٹ تو اسی کو کہتے ہیں لیکن اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ بل ہی ختم کیا جائے تو پھر تو بل ہی ختم ہو جاتا ہے۔ جناب سپیکر، اب میں آپ کی توجہ رول 85 کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ “Discussion of principles of Bills.- (1) On the day on which any of the motions referred to in rule 82” انہوں نے جو موشن موو کی ہے یہ رول 82 کے تحت انہوں نے Consideration stage پہ موو کی ہے، “On the day on which any of the motions referred to in rule 82 is made or on any subsequent day to which the discussion thereof is postponed, the principles of the Bill and its provisions may be discussed generally.” ٹھیک ہے انہوں نے بھی، آنریبل ممبر نے بھی اپنی جو بات تھی، وہ کہہ دی، آنریبل موور جو ہے، انہوں نے بھی بات کر دی تو یہ تو ڈسکشن ہو گئی، جنرلی ڈسکس ہو گیا، “the Bill and its provisions may be discussed generally but the details of the Bill shall not be discussed further than is necessary to explain its principles” لیکن اس میں یہ جو دوسرا ہے، یہ سب سے Important ہے، “(2) At this stage no amendments to the Bill may be moved” یعنی Consideration stage پہ جب آپ ڈالتے ہیں ہاؤس کو، وہ موو کرتا ہے تو اس سٹیج پر امنڈمنٹ جو ہے نا، یہ رول 82 Allow نہیں کرتا۔ جناب سپیکر، میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ اگر آنریبل ممبر اس میں کچھ امنڈمنٹس کرنا چاہتے ہیں، اس طرح نہیں کہ ساری Substantive clause، اگر آپ Substantive clause کو ختم کریں تو پھر تو بل کی ضرورت ہی نہیں رہی، پھر تو امنڈمنٹ نہیں ہوئی، پھر تو وہ Bill rejection، پھر تو وہ Almost reject ہو گیا کہ بس ختم کرو اس بل کو۔ جناب سپیکر، میری درخواست ہو گی کہ فی الحال آنریبل ممبر اگر اس پر زور نہ دیں، چونکہ Consideration stage میں ہے تو Let it go to the consideration stage اور پھر اگر آنریبل ممبر اس میں کوئی امنڈمنٹ لانا چاہتا ہے تو اس کے بعد امنڈمنٹ لائے تو پھر ہم اس کو سپورٹ کریں گے، ہم Contention پہ ان کیساتھ کسی حد تک

Agree کرتے ہیں کہ انہوں نے جو بات کی ہے، اس سے ہم Agree کرتے ہیں لیکن رول اس وقت ہمیں Allow نہیں کرتا کہ ہم اس میں امنڈمنٹ لائیں۔ ہاں، میں مانتا ہوں کہ ان کی بات میں وزن ہے لیکن جناب سپیکر، اگر آپ اس کو فی الحال رول 85 کے تحت چلنے دیں اور جو پراسس ہے، اس سے گزار دیں تو اس کے بعد ہم بھی آنریبل ممبر سے ریکویسٹ کریں گے، ہم اس کیساتھ بھی بیٹھیں گے اور ہم بھی چاہتے ہیں کہ چونکہ یہ Contention کر رہے ہیں، اس میں غلطی نہیں ہے لیکن ابھی چونکہ انہوں نے بل لایا ہے، Proper amendment نہیں آئی ہے تو اب اس کے بل کو آپ، مطلب ہے Through کر دیں تو مہربانی ہوگی۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر!

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر، میں نے تو جیسے پہلے بات کی کہ یہ صرف میری ذات کا مسئلہ نہیں ہے، سارے ممبران کا ہے، اس میں سر جو Wording ہے اور جہاں تک عبدالاکبر خان نے بات کی کہ اس سے سارا بل ہی ختم ہو جاتا ہے تو سر، اس میں اسمبلی سیکرٹریٹ نے مجھے جو حوالہ دیا ہے، وہ رول 212 کا سب رول (3) ہے، اس میں ہے، "Rules as to amendment- (3) An amendment shall not be moved, which has merely the effect of a negative vote" ابھی سر، Negative vote کی Explanation میں آپ جائیں تو Negative vote کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ کیسا؟ جب آپ اس کو Presume کرتے ہیں تو آپ انڈین پارلیمنٹ کے پروسیجر سے Analogy لیتے ہیں کہ چونکہ وہاں پر بھی ایسا ہے لیکن سر، ہمارے پاس تو اپنا آئین ہے، اپنے رولز آف بزنس ہیں، وہ ہمارے پاس Binding effect اس کا نہیں ہے۔ ٹھیک ہے، میں Agree کرتا ہوں کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کی ایک Observation اس پر ہے لیکن اگر اس میں ممبر صاحب Agree کریں اور یہ 'Shall be presided' کی بجائے 'May be' کر دیں تو پھر میرے خیال میں مسئلہ حل ہو جائے گا، پھر یہ ہوگا کہ ممبر کی Discretion ہوگی، وہ ڈی سی او سے کہتا ہے کہ، کیونکہ Basically تو اس وجہ سے ہے کہ بیوروکریسی At time جو نئے ممبران اسمبلی ہوتے ہیں، ان کو وہ Weight نہیں دیتے جو بطور نمائندہ ان کا حق ہوتا ہے اور یہ جب آئے گا تو اس کا Basic یہ ہے کہ کنٹرول ہمارا ہے، ہم جس طریقے میں اس کو Allow کرتے ہیں تو اگر آپ اس کو May be کر دیں گے تو اس میں یہ ہوگا کہ Suppose گورنر صاحب بیٹھے ہیں، میں کہونگا کہ سر، پلیز آپ Preside کریں، اگر ڈی سی صاحب ہونگے تو میں سمجھونگا

کہ میری Competency اس میں اتنی نہیں ہے کیونکہ ان کیسز کو سٹڈی کرنا پڑتا ہے، اس میں آپ کیساتھ یونیورسٹی سنڈیکیٹ اور ان کا رجسٹرار وغیرہ ہوتے ہیں، کیس ٹو کیس ان کو سٹڈی کرنا پڑتا ہے اور ہمارے پاس یہ ہوتا ہے کہ اتنا ٹائم نہیں ہوتا ہے، پھر ڈی سی او Technical approval دے دیگا، وہاں پر ڈی ڈی ڈبلیوپی، پی ڈی ڈبلیوپی کی میٹنگز ہونگی، وہ سب کے کیسز وہاں پر Present کرے گا تو میری اس میں یہ گزارش ہے کہ اگر ممبر صاحب اس میں Agree کرتے ہیں تو 'Shall' کی بجائے 'May be' ڈال دیں تو پھر ہماری Discretion ہوگی۔ تھینک یو، سر۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: جناب ارشد عبداللہ خان۔

<u>وزیر قانون</u>: مهربانی جی۔ خبره دا ده جی چه که دا 'Shall' په 'May be' کښے تبدیل کړو کنه جی نو Whole purpose is redundant، د دے Bill چه کوم مقاصد دی، هغه بالکل فیل کیږی۔ بل دا چه زمونږ د آنریبل ممبر چه کوم تحفظات دی جی، هغوی دا وائی چه لکه کیسز به په دے چیئرمینانو باندے جوړ شی او دغه به اوشی نو هغه Being a Member پرے هم کیدے شی، هغه خو په هغه پوره کمیټئ باندے کیس کیدے شی، صرف په چیئرمین نه وی، که په چیئرمین وی نو هغه د هغه په Person باندے نه وی جی، This is against the department concerned نو هغه کیسز، که څه کیس کیږی هم، لکه دا خو زما خیال دے بیوروکریسی هر څه دغه چه کړے دے او دوئ ته ئے په ذهن کښے څه دغه کړی دی، یو Apprehension ئے اچولے دے نو که کیسز کورټ ته ځی هم نو هغه به د ډیپارټمنټ خلاف ځی او باقی ګورنر صاحب چه یو کمیټئ کښے ناست وی نو دا د پراونشل ګورنمنټ د پروټوکول خپل یو طریقه کار دے، He is the head of the province او بل د سټیټ، د فیډرل ګورنمنټ نمائنده دے، د صدر نمائنده دے، د هغه خپل Status دے او یو MPA can not obviously preside a meeting when he is sitting around، دا خو ګورنر صاحب ترینه لرے کړئ، باقی چه کوم سول سرونټس دی نو زما په خیال د دے Bill سره چه کوم دی، Public representative چه کوم دی، د هغوی Empowerment کیږی لګیا دے او زما په خیال دا خو We should all comment چه چمکنی صاحب زبردست لیجسلیشن راوستو چه هغه د دے هاؤس د هر یو ممبر د عزت، که هغه د

اپوزیشن وی، که هغه د ټریژری بنچز دے نو زما خیال دے چه We should all appreciate او په دے Right away ووټنګ پکار دے او په دے باندے دویمه خبره نه ده پکار۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: سپیکر صاحب!

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: جناب ثاقب اللہ خان۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، څنګه چه زما ورور لاء منسټر صاحب خبره اوکړه چه د ګورنر، په دیکښے د پراونشل منسټرز، کیبنټ، سپیکر، ډپټی سپیکر، دا د هغوی یو خپل امنډمنټس دی، خپل یو پروټوکول ئے دے، خپل دغه دے، دا هغه نه Touch کوی جی۔ ایم پی اے به کله هم ګورنر ته نه وائی چه بهئ You please preside، هغه څکه چه هغه Already defined دغه دے This Bill or this amendment is not to disturb that protocol چه د پراونشل منسټرانو دے، د چیف منسټر، د سپیکر، د ډپټی سپیکر دے۔ بل سر تاسو خپله هم ماشاء اللّٰه وکیل یئ، دلته زمونږ په دے Legislators کښے ډیرو ورونړو وکالت کړے دے خو سسټم کښے 'سیفټی والز' شته دے جی، هغه سسټم کښے 'سیفټی والز' کیدے شی۔ مونږ ته دومره زیاته پته نه وی، تاسو به سروسز ټریبونل کښے پاتے شوی یئ، ایکسپرټ به یئ، تاسو ته به زیاته پته وی، 'سیفټی والز' شته دے جی، داسے نه ده چه یو کس به راپاڅی او هغه د کمیټئ ممبر یا چیئرمین پسے به هغه کوی چه یره بس دا اوس مونږ په ده باندے کیس اوکړو او هغه به د هغه دغه کیږی، There is a system 'سیفټی والز' شته دے جی، زه به خپل ورور ته دا وایمه چه هغوی 'سیفټی والز' لږ سټډی کړی، که د هغے نه پس هم څه مسئله وی نو بالکل امنډمنټس د راولی په دغه کښے خو دا 'Shall be' او 'May be'، دلته سر زه یو وضاحت بل هم کول غواړمه۔ د دے مقصد چه دے جی، بالکل پکار ده چه ایم پی اے ګانو ته پوره Respect ملاؤ شی خو روح چه دے، Spirit د دے شا ته دا نه دے، د دے دا دے چه مونږ دلته کښے ناست یو، مونږ له خلقو ووټ راکړے دے، مینډیټ ئے راکړے دے، که هغه د اپوزیشن ملګری دی او که مونږ یو نو مونږ ته ئے مینډیټ راکړے دے او چه کوم Public feelings دی، Public desires, interests دی،

هغه زمونږ نه زیات زما خیال دے چه بیوروکریسی ته به پته نه وی، اوس چه کوم زه خپل لیجسلیشن کښے او رولز کښے مسئله ګورمه، هغے کښے دا ده چه هغے کښے اکثر زمونږ د خلقو د پاره چه کوم رولز جوړ دی او دیکښے لږ غوندے Isolation او Differences دی نو چه کله یو سړی ته میندیټ ملاؤ شوے وی د خلقو نه، خلقو کښے ناست وی، هغه ته پته ده چه د خلقو تکلیفونه څه دی؟ بیوروکریسی ته خو د خلقو ډیر کم Access وی، ډیره ګرانه ده چه هغه هر یو سړی ته رسی خو سر، تاسو دلته په دے August parliament کښے ناست یئ، په دے چیئر ناست یئ، تاسو ته خو چوبیس ګھنټے Access دے، نو د دے ټول مقصد دا دے چه دا پاور مونږ ورکوؤ لګیا یو، دا Responsibility ورکوؤ چه زمونږ لاز، زمونږ رولز چه کوم هم جوړیږی لګیا دی چه په هغے کښے پبلک انټرسټ او Public feelings translate کیږی جی۔ ډیره مهربانی۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب!

جناب قائم مقام سپیکر: اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: چمکنی صاحب چه کوم Bill راوړے دے، حقیقت دا دے چه په هغے کښے د ټولو ممبرانو د ډیر وقار او د عزت خبره ده او په دیکښے که چیئرمین هغه جوړ شی نو همیشه چه کورټ ته څوک ځی نو هغه په عهده باندے ځی چه هلته چیئر کوی څوک او عهده خو د هر یو سړی Right دے، که چرته هغه ګورنر صاحب یا کمشنر صاحب By name هم چارج کوی نو بیا هم چارج کولے شی او حقیقت دا دے، مونږه هم ګنډاپور صاحب ته وایو چه په دیکښے 'May' او 'Shall' چه راشی نو د شی هغه کوم وزن چه دے، هغه ختمیږی نو مونږه پخپله ټول هم د دے سپورټ کوؤ او زما خیال دے چه دا د دے ایوان د پاره ډیره د عزت خبره ده جی۔

(تالیاں)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر!

جناب قائم مقام سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس میں سر، جیسے میں نے پہلے بات کی کہ میرا مقصد کسی کلاس کی Loyalty دکھانا ہرگز نہیں ہے، اللہ کی مہربانی سے خود اس پارلیمنٹ کا دوسری بار میں رکن ہوں لیکن مجھے جو چیز نظر آرہی ہے، وہ یہ کہ اس لاء کی وجہ سے آپ کا یہ سیکرٹریٹ پریولج موشنز سے بھرا پڑا ہو گا کیونکہ سر، جب گورنر کا وہ کہہ رہے ہیں کہ پروٹوکول، پروٹوکول جو ہے، کل کو Say Sir، ایک پارٹی کیساتھ میرا تعلق بھی ہے، ایک اکیڈیمک ڈسکشن ہے، کل کو سر، میرا ایک پارٹی کیساتھ تعلق ہے، گورنر صاحب کی میٹنگ ہے کیونکہ اس میں Suppose to be , suppose to be, Sir اس کو میں اس انداز میں لیتا ہوں کہ میں وہاں پر جاتا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ میرے حلقے کا وہاں پر انٹرسٹ ہے اور میں چلا جاتا ہوں، اس میں یہ نہیں ہے کہ پہلے گورنمنٹ اس کو Notify کرے گی کہ آپ کی وجہ سے میٹنگ میں ہیں، میں ایک میٹنگ میں گھس جاتا ہوں I am suppose to safeguard the interest of my constituency میں بیٹھ جاتا ہوں اور ان سے کہتا ہوں کہ مہربانی کر کے آپ چیئر چھوڑیں اور مجھے دیں تو وہ نہیں دے گا اور یہ شاید ہو سکتا ہے کہ میں ایک پارٹی کا ممبر ہوں تو میں گورنر صاحب کو، اگر میری ان کیساتھ نہیں لگتی، At time ایسا بھی ہو جاتا ہے سر، میری نہیں لگتی، میں ان کے خلاف پریولج موشن لے آتا ہوں تو اسمبلی سیکرٹریٹ کیا کرے گا، اس لاء کی وجہ سے مجھے Entertain کرے گا؟ پروٹوکول جو ہے، اس لاء کیساتھ Over-riding effect اس کا نہیں ہے، باقی جیسے میرے دوست۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ذرا Kindly اگر آپ بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میرے دوست نے جیسے بات کی، میرا اور سارے ممبران کا بھی یہ Consensus ہے، گورنمنٹ بھی اس کو Approve کرتی ہے، میں بالکل مخالفت نہیں کرتا، میرے خیال میں جو باتیں تھیں، وہ میں نے ہاؤس کے سامنے رکھ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زہ یو وضاحت کول غواړمه جی چه زمونږ لا ء چه د ه کنه جی That is subordinate to federal law، مونږ چه کوم رولز جوړوؤ

That is subordinate to federal law او هغه فیډرل لا ء، دا پروټوکول د ګورنر چه د ے جی That has been established by the federal rules and laws نو د هغے د وجے نه به هم دا پرابلم نه د غه کیږی خو زه بیا هم د خپل ورور شکریه ادا کومه جی چه دوئ دا اووئیل۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر!

جناب قائم مقام سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ریکارڈ کی درستگی کیلئے۔ سر، لاء جو ہے، این ایچ اے کا بھی ہے، ٹھیک ہے لاء میں اور نوٹیفیکیشن میں فرق ہے، پروٹوکول جو ہے، وہ آپ کے رولز ہیں، وہ Subordinate legislation ہے، اس کے ہم ماتحت نہیں ہیں، فیڈرل لیجسلیشن کے ہیں۔ این ایچ اے والے جو ہیں، وہ ہمارے پاس نوٹیفکیشن لائے ہیں کہ ہم نے پرائم منسٹر سے اس پر Approval لی ہے، کیا ہم اس کو مانتے ہیں؟ ہم اس کو نہیں مانتے، اس وجہ سے نہیں مانتے کہ وہ لاء کا حصہ نہیں ہے، وہ ان کی Subordinate legislation ہے، بہر حال میں زور نہیں دیتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: اگر یونیورسٹی کے بارے میں میٹنگ ہو تو اس کو کون Preside کرے گا؟ اب اگر مثال کے طور پر یونیورسٹی کا ایکٹ ہے تو اس میں تو یہ لکھا ہوتا ہے کہ سنڈیکیٹ کو کون Preside کرے گا؟ وہاں گورنر چانسلر ہو گا، گورنر Preside کرے گا فلانا چیز کو تو کیا یہ بل اس سارے Institutes کو Over-ride کرے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: عبدالاکبر خان! یہ اصلی بات ہے، اس پر آپ غور کر لیں، This is the matter کیونکہ اگر آپ یونیورسٹی ایکٹ دیکھ لیں، ایگریکلچر یونیورسٹی ایکٹ دیکھ لیں، اس میں ہے، چیئر مین وائس چانسلر ہوتا ہے، پرو وائس چانسلر ہوتا ہے، چانسلر ہوتا ہے، ہم جو یہ بنا رہے ہیں تو This is inconsistent with those laws، یہاں پر سیکشن 32 Applicable ہے، پھر اس میں یہ لکھا ہے کہ This law over-rides the provincial law تو اس میں یہی بات ہے کہ آپ اس پر-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب عبدالاکبر خان: ان لاز کا کیا ہوگا کہ ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں نہیں، میرا مطلب ہے جی کہ جو Other Laws ہیں، جس میں لکھا ہے کہ DDAC کو ڈی سی او Preside کرے گا، جس میں لکھا ہے کہ گورنر جو ہے نا اس میٹنگ کو Preside کرے گا تو یہ Over-riding effect اس حد تک تو نہیں کہ یہ سارے انسٹی ٹیوٹس جو ہیں، وہ ختم ہو گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ دیکھیں نا، Let me read section 32 (A) of the North West Frontier Province Provincial Assembly (Powers, Immunities and Privileges) Act, 1988, it says: "Notwithstanding anything contained in any other Provincial Law for the time being enforced and without prejudice to the generality of the Act, the provisions of the Act shall over-ride all other provisions of the Provincial laws, if found inconsistent with the provisions of this Act." For example اگر پشاور یونیورسٹی ایکٹ دیکھ لیں، ایگریکلچر یونیورسٹی ایکٹ دیکھ لیں، انجینئرنگ یونیورسٹی ایکٹ دیکھ لیں تو اس میں پہلا ان کا جو سیکشن فور ہے، سنڈیکیٹ ہے یا اس کا سیریل جو ہے، اس کا چیئرمین جو ہوتا ہے، وہ وائس چانسلر ہوگا اور جب یہ لاء ہم یہاں پر Introduce کر لیں تو ہمارا ممبر وہاں پر ہونا تو One of the honourable MPA as a member of the syndicate, one of the honourable is the member of senate تو وہاں پر جا کر Then he will preside the meeting of that syndicate in view of this new amendment, in view of this new insertion of law of section تو پھر یہ چیز ہوگا ایک بات۔ دوسری بات یہ ہے کہ اب سنڈیکیٹ کی جو باڈی ہے، وہ تو یونیورسٹی کی بہت پرنسپل باڈی ہے، ان کے رولز ریگولیشنز، ان کا بجٹ، ان کا اے ڈی پی، ان کے پراجیکٹس، ان کی پروموشنز، سارے ہونگے تو پھر ہمارا ایک ایم پی اے وہاں پر جا کر اتنا سٹڈی کر سکتا ہے کہ وہ دیکھ لیں گے، اتنا ٹائم ان کو دے سکتا ہے؟ اب فرض کریں ایک میٹنگ ہے اور ایک ایم پی اے اگر کسی وجہ سے نہیں جا سکتا، ایک ایم پی اے صاحب کسی وجہ سے نہیں جا سکتا ہے تو مطلب ہے ہاؤس کی مرضی ہے لیکن اس میں یہ ایک چیز بہت ضروری ہے، اسلئے میں نے ثاقب اللہ صاحب کیساتھ اپنے چیمبر میں ڈسکشن بھی کی تھی اس بات پر کہ اگر ہم ایک ایڈمنسٹریٹیو کمیٹی کو لے لیں، جو ایڈمنسٹریٹیو کمیٹیاں ہوتی ہیں، فرض کریں ان کی ایک سلیکشن کمیٹی کو ہم لے لیں، کسی ہسپتال کی

ہے،ایل آر ایچ کی ہے یا کمپلیکس کی ہے تو اس میں اگر ہمارے ایم پی اے صاحب ممبر ہے تو He should preside over the meeting of that Selection Board لیکن اگر اتنے بڑے بڑے ادارے ہیں، یونیورسٹی خود ایک Big organization ہے، ان کے اپنے کچھ رولز ہوتے ہیں تو پھر ایک ایم پی اے صاحب کیلئے وہ نہیں ہو گا کہ وہ اتنا Burden اٹھا سکے تو اسلئے ایک تو یہ ہے کہ ہم یہاں پر اس وجہ سے اس لاء کو پاس کر لیں کہ یہ ایم پی اے کی عزت ہے، اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایم پی اے کی عزت ہے کیونکہ ہم سارے عوامی نمائندے ہیں، اس میں کوئی بات نہیں ہے لیکن اگر ہم یہاں پر ایسا قانون لائیں یا ہم ایسی چیز Introduce کریں کہ کل ہم پچھتائیں یا وہ لوگ پچھتائیں تو اسلئے میں نے آپ کو خصوصاً کہا کہ اس چیز پر توجہ دے دیں۔ ایسا ہے کہ اگر ہم Hurry میں اس کو پاس کر لیں یا Consideration stage پر لے جائیں تو پھر اچھی بات نہیں ہو گی کیونکہ آپ خود بڑے سینیئر پارلیمنٹیرینز ہیں اور سنڈیکیٹ کو آپ جانتے ہیں، میں خود سنڈیکیٹ کا ممبر رہ چکا ہوں، When I was the President of the University Student Union بھی، Ex-officio جو میں تھا تو مجھے پتہ ہے کہ ان کی سینٹ کی کیا پرفارمنس ہوتی ہے، ان کے کیا فنکشنز ہوتے ہیں تو پھر وہاں پر یہ چیز ہمارے ایک ایم پی اے صاحب کیلئے It is very difficult for him، مطلب ہے ان کی پرفارمنس، ان کے رولز کو دیکھنا، ان کو پڑھنا، ان کو سمجھنا پھر ان کیلئے بھی تکلیف ہو گی اور اس ادارے کیلئے بھی تکلیف ہو گی تو اس پر آپ سوچیں۔ مسٹر ثاقب اللہ!۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! اس پر ذرا۔۔۔۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب عبدالاکبر خان، عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> آنریبل ممبر صاحب نے جو موشن پیش کی ہے، میرا تو یہ خیال تھا کہ Over-riding effect نہیں ہو گا کہ Where all Provincial Laws پر Over-riding effect اس کو دے دیں گے تو یقیناً جس طرح آپ نے کہا کہ اس کے پھر Consequences ہیں اور Fallout جو ہے ناوہ پرابلم پیدا کرے گا، تو میری ایک درخواست ہو گی کہ ان کی امنڈمنٹ تو آئی ہوئی تھی، میری تو یہ درخواست ہو گی کہ ہم اسے ایک کمیٹی کو ریفر کر دیں اور آپ اس پر قدغن لگائیں کہ Monday کے دن اس کی رپورٹ ہاؤس کو پیش کی جائے اور Monday کو یہ بل Consideration اور پھر Passage stage سے گزارا جائے اور جو Apprehensions آنریبل ممبر کی ہیں تو وہ بھی ٹھیک ہو جائیں گی لیکن

میرا خیال یہ نہیں تھا کہ یہ Over-riding effect دے گا لیکن یہ اگر Over-riding effect دے رہا ہے تو پھر ان کو پرابلمز۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: In my humble opinion, it will be better to refer it to a Committee, if the House allows?

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زه یو وضاحت کول غواړمه، دیکښے خو جی ما مخکښے تاسو ته اووئیل چه With power comes responsibility and with absolute power comes absolute responsibility سر، تاسو خبره کوئ چه یو کمیټئ ته سړے ځی، ممبر ځی نو As a Member هلته دغه کیږی نو دا چه څومره کار روان وی او په غټ دغه کښے کار روان وی نو دومره ټائم د ممبر سره نه وی چه هغه د سټډی اوکړی۔ سر، داسے چل دے چه مونږ ته دا Responsibility ملاؤ شوے ده، دا زمونږ په کار کښے ده جی، This is our job چه که فرض کړه زه بحیثیت ممبر هم یو کمیټئ ته لاړ شمه جی، اوس زه خپله د ایچ ایم سی ممبر یمه جی، زه هلته ناست یمه نو چه زه په خپل قانون هم نه پوهیږمه او چه ما ته پته نه وی چه زما هلته کردار څه دے، هلته کار څه کیږی لګیا دے نو زه بیا هلته ایچ ایم سی کښے څه کومه جی، که ممبر یمه او که چیئرمین یمه؟ زما دغلته کار دے چه زه هغه ځائے کښے کښینمه، هغه لاء سټډی کړمه۔ سر، تاسو چه د سنډیکیټ ممبر وئ، یواځے چیئرمین نه وئ، تاسو به هغه لاء کتله که نه به کتله جی؟ زه چه ایچ ایم سی کښے ناست یمه یا زمونږ دا نور ملګری په مختلف کمیټیانو کښے ناست وی نو مونږه هلته د څه د پاره ځو؟ خالی کښینو او چه چا خبره اوکړه د هغے سره مو 'هاں' اوکړو او چا خبره اوکړه د هغے سره مو 'ناں' اوکړه سر۔ سر چه بحیثیت ممبر هم ځم نو زما دا Argument دے، پکار ده چه یو آرګنائزیشن ته ځو، که هغه وړوکے وی او که لوئے وی چه د هغے په اصول ځان پوهه کړو، د هغے په لاء ځان پوهه کړو، په رولز باندے ئے ځان پوهه کړو چه هغه څومره هم ګران وی چه که نه شو پوهیدے، نه ئے شو کولے نو پکار دا ده چه دا زمونږه فرض دی چه د خلقو د پاره هغوی ته

مونږ وایو چه په دے لاز، په دے رولز مونږ نه پوهیږو، مونږ د دے ځائے نه واخلئ نو دا جواب چه کوم تاسو وایئ، دا خالی د چیئرمین نه دے، د هغے د ممبر هم دے سر۔ زه بیا هم دا وایمه چه ما ته هیڅ دغه نه دے، تاسو معلومات اوکړئ، دے هاؤس نه تپوس اوکړئ چه دا کمیټۍ ته ریفر کړو، که نه دا دغه کړو؟ کله تاسو د هر یو ممبر، کمیټۍ کښے بحیثیت ممبر یئ که چیئرمین یئ، دا په تاسو باندے فرض دی، دا ستاسو Responsibility ده چه تاسو د هر یو، د هغے ادارے لاز به هم ګورئ، سټډی کوئ به ئے او چه نه ئے شے کولے نو بیا به تاسو د هغه ځائے نه Resign کړئ۔

جناب قائم مقام سپیکر: ثاقب الله خان! ستاسو خبرے ټولے ټهیک دی، ستاسو خبرے-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: یو منټ، ستاسو خبرے خو ټولے ټهیک دی، پکار دا ده چه مونږ، مونږه د دے خپل کوئسچنز Answers سټډی نه کوؤ، د دے مطلب دے مونږه خپل رولز نه سټډی کوؤ، هغه خبرے به کوؤ چه کوم Realities وی، دا رولز ما ته پوره یاد نه دی، زه مطلب دا دے Preside کوم لګیا یم، دا رولز ما ته نه یادیږی او نه زه دومره کتے شم نو مونږ به هغه خبرے کوؤ چه کوم Realities وی او سبا هغه مونږ Easily face کولے شو۔ اوس خو مطلب دا دے ټهیک ده، مونږه ټول د دے هاؤس ممبران یو او عوامو مونږ له ووټ راکړے دے خو دومره شوک دغه کولے شی د هغه ځیزونو چه هغه ډیر دغه دی او-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر!

جناب قائم مقام سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، ثاقب اللہ خان کی جو بات ہے، In principle تو سارا ہاؤس Agree کرتا ہے کہ Empowerment of the Parliament ہو لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ Within days ہم یہ Decision لیں، نمبر ایک۔ ساتھ ہی سر، اگر ہم ایک لیجسلیشن پاس کر دیتے ہیں، آپ کا جو Form of government ہے یا پارلیمنٹری سسٹم ہے، اس کو Presidential کے Sense میں نہ لیں کہ ہم جو ہیں one verse پر ہیں اور ہم یونیورسٹی سے، اکیڈمک سے اور اس سائڈ سے

آئے ہیں اور ہم جہاں پر بیٹھ جاتے ہیں تو ہمیں پورا علم ہوتا ہے؟ ہمیں اتنا علم نہیں ہوتا۔ ثاقب خان کی بات کیساتھ In principle ہم Agree کرتے ہیں کہ Empowerment ہونی چاہیئے لیکن سر، اس کا Over-riding effect ہے، اس سے معاملات آپ کے ٹھیک نہیں چلیں گے، آپ کی اور میری یہ Apprehensions ہیں لیکن اگر آپ ووٹ کیلئے Put کریں گے Being a Member of this House میں اس کو Oppose نہیں کروں گا لیکن سر، میرا اب بھی یہی خیال ہے کہ یہ عبدالولی خان یونیورسٹی کا ایکٹ پڑا ہوا ہے جو کہ ایکٹ بن جائے گا، "The Voice Chancellor who shall be the Chairperson"، یہ کہتے ہیں کہ ممبر بھی ہو سکتا ہے، ٹھیک ہے کہ ممبر کیوں نہیں ہو سکتا لیکن جب Minutes ایشو ہوں گے، چیئر پرسن اس کو کرے گا، چیئر پرسن اس پر دستخط بھی کرے گا اور یہ چیز جائے گی اور ٹائم اتنا آپ Spare نہیں کر سکتے، جو پشاور کیساتھ قریب ہی ہیں، وہ آ سکیں گے لیکن اگر مجھے ڈی آئی خان سے کہا جائے کہ پی ڈی ڈبلیو پی کی میٹنگ ہے اور آپ پہنچیں، میرے حلقے میں کوئی کام ہو اور شاید میں نہ آؤں تو اس طریقے سے جو آپ کی سکیمیں وغیرہ ہیں تو وہ ساری، ایک ایم پی اے Suffer نہیں کرے گا؟ میں نہیں جاؤں گا، اگر حلقے کے جتنے بھی کام ہیں اور ساتھ جتنے بھی ہیں تو ان ساروں کے کام رک جائیں گے اور پھر ان سے کوسچن کیا جائے گا۔ مخدوم صاحب کھڑے ہونگے اور وہ مجھ سے کوسچن کرینگے کہ یہ جو پی ڈی ڈبلیو پی کی میٹنگ ہوئی، اس نے Represent نہیں کیا اور میرے حلقے کے سکیمیں بھی رہ گئیں تو ایم پی اے کے استحقاق آئیں گے ایم پی اے کے خلاف تو میرے خیال میں آپ اس کو دیکھ لیں، عبدالاکبر خان نے بھی اس کو دیکھ لیا ہے، مخالفت ہم نہیں کرتے، کمیٹی کو ریفر کر دیں، اس کی جو Wording ہے سر، اس کو Kindly دوبارہ Set کر لیں۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: ثاقب اللہ خان۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: Sorry Sir۔ سر، دا چہ کوم امنډمنټ دے، دیکښے ئے لیکلی دی، Presiding power over a meeting دے جی چہ کلہ ممبر نہ وی، ھلتہ چہ کوم دا Default یا کوم ایکټ ھغہ وائی چہ چیئرمین وی سی دے، ھغہ بہ چیئرمین وی، دا خو چہ کلہ When he is present, when he or she for that matter is present، ھغہ وخت د Presiding power over a meeting چہ کلہ ھغہ نہ وی نو دا ریگولر چہ کوم دغہ دے، اسرار خان تہ ھم ریکویسټ کوؤ، بل سر یو بلہ خبرہ ھم دا بار بار راغی لګیا دہ، پکار دہ چہ مونږ کښے یو

Responsibility راشی۔ ګوره د کلی زمیندار به وی، هغه به یو بل ته کنځلے منځلے اوکړی، جنګ جهګړه به اوکړی، پولیس به ئے 107 کښے چالان کړی، بیا هغه وئیلے شی چه یره زه خو د 107 نه نه ووم خبر؟ چه په ان پړه او د کلی په جاهل سړی باندے مونږ 107 کوؤ، سر، تاسو هم وکیل یئ، دا دلته هم دغه دی چه.Ignorance of laws is no excuse او چه کوم زما ورور ګنډاپور صاحب خبره کوی لګیا دے، زه دا وایم چه This is the presiding power over a meeting، چه کله هغه نه وی، There is a Chairman، هغه هر یو ایکټ دے، هر آرډیننس دے، د هغه بیل بیل دغه دے، هغه به تاسو اوکړئ۔ زه د دے نه پس هم وایم سر، تاسو د هاؤس نه تپوس اوکړئ، که فرض کړه هغوی دا کمیټئ ته غورځوی، بالکل ما ته هیڅ اعتراض نشته خو زه دا وایمه چه ښه ده چه دا ایکټ لږ اوچلیږی، دغه کیږی، څه د قرآن ټکے نه دے، بیا د وروستو امنډمنټس راولی، په هغے کښے د دوئ خبره اوکړی۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> ثاقب الله خان! که ستاسو دغه وی، مطلب دا دے Consensus باندے نو خیر دے دا به مونږ کمیټئ ته حواله کړو او Within three days یا Four days یا Within this Session به دا ډسکس کړو، Pros and cons به د دے اوګورو چه څنګه دوئ اووئیل لکه ټول به کښیښنو ورسره نو بیا به ئے دغه اوکړو، څنګه ستاسو خوښه ده، مطلب دا دے د هاؤس نه به بیا تپوس اوکړو خو ستاسو نه Consent اخلمه، ستاسو Consent ضروری دے ځکه چه ډیره ښه خبره ده، ډیره ښه دا کوم کوشش چه تاسو کړے دے We appreciate, all the honourable Members appreciate you چه دا تاسو پوره کوشش کړے دے خو مونږ دا وایو چه هسے نه چه رااورسی او بیا داسے یو معامله وی چه سبا دغه وی نو د دے وجے نه مونږ سره کمیټئ شته دے، هغوی به ورله ټائم کیږدی، تاسو به هم پکښے ممبران شئ، عبدالاکبرخان به شی، زمونږ اکرم درانی صاحب او۔۔۔۔۔

<u>جناب ثاقب الله خان چمکنی:</u> سر، د هاؤس نه تپوس اوکړئ چه هاؤس غواړی نو کمیټئ ته ئے پیش کړئ۔ سر، د هاؤس نه تپوس اوکړئ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! اس سلسلے میں میری عرض یہ ہے کہ جیسا کہ میرے بھائی ثاقب اللہ صاحب نے فرمایا تو ان کی خدمت میں درخواست یہ ہے کہ وہ اس پر زور نہ دیں اور اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں، وہاں پر اس پر غور کر لیں گے اور اس پر ڈسکشن ہو جائیگی اور ہم سب اس طرح سے مطمئن ہو سکتے ہیں کہ اسے کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: عبدالاکبر خان، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس ضمن میں میری عرض یہ ہے کہ ایک شخص ڈسکشن کیلئے میٹنگ بلاتا ہے He is not a Member of the Assembly اور اسمبلی کے ممبران کو لاء اینڈ آرڈر کے متعلق کسی میٹنگ میں بلاتے ہیں تو پھر اسی کے تحت گورنر تو Preside نہیں کر سکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ اس میں امنڈمنٹ بھی نہیں لا سکتے کیونکہ اگر آپ اس میں یہ امنڈمنٹ لاتے ہیں کہ یہ اور لاز کو Over-riding effect نہیں دے گا تو پھر آپ کا جو پریولیج ایکٹ ہے، وہ خراب ہو جاتا ہے تو میری درخواست ہو گی، سب درخواست کر رہے ہیں اور ہم بھی ثاقب اللہ خان سے درخواست کرتے ہیں کہ اتنا نہیں، دو دن کیلئے انشاء اللہ تعالیٰ یہ رپورٹ جو ہے نا، یہ کمیٹی پیر کے دن رپورٹ لائیگی، اسی سیشن میں ہم اس کو مطلب ہے کہ پھر Consider کریں گے لیکن ہماری ایک ریکویسٹ آپ مان لیں کہ اس پر زور نہ دیں، Consideration stage اور Passage پر۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ما خو ستاسو مخکښے هم دغه کړے دے جی او ما خپل Explanation ورکړلو جی چه په دیکښے لږ غوندے Misunderstanding ضرور شته دے، دا که تاسو اووایئ، ما خو تاسو ته اووئیل چه زه خو په ډیموکریټک پروسیجر باندے اعتبار لرمه، بالکل کمیټئ ته که ورکوی، بالکل د ورکړی جی، زما پرے څه داسے اعتراض نشته۔

(تالیاں)

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the Bill be referred to the Standing Committee on Law for consideration?

Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it; the Bill is referred to the Committee concerned. Thank you very much.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! آپ اس میں یہ بھی Add کر لیں اور ان کو یہ ڈائریکشن دے دیں کہ یہ Within three or four days اس ہاؤس میں اپنی رپورٹ دے تاکہ اس پر وہ کر سکیں۔

Mr. Acting Speaker: Yes, with further direction that it should be within three days.

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں ایک بات یہ کہ یہ کونسی کمیٹی کے تحت ہوگا؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں نہیں، لاء سٹینڈنگ کمیٹی جو ہے، سٹینڈنگ کمیٹی جو ہے۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جو لاء ریفارمز والی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ہاں، لاء ریفارمز والی۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، لاء ریفارمز والی کمیٹی کو آپ ڈائریکٹیو دے دیں کہ اس چیز کو Three days میں Thrash out کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جو Committee concerned ہے نا، لاء پارلیمنٹ والا وائی، لاء وائی Concerned Committee on law, Parliamentary، وائی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زہ ستاسو او د دے ټول هاؤس شکریه ادا کومه۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زہ به شکریه ادا کومه د اسرار اللّٰه گنډاپور صاحب، د عبدالاکبر خان صاحب او د ټولو، Specially د اپوزیشن لیډر صاحب چه په دیکښے مونږ د ومره ډسکشن او کړو۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Acting Speaker: Thank you very much. Mr. Saqibullah Khan, thank you very much. Now item No. 10. ‘Resolutions’-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): زہ په پوائنټ آف آرډر باندے خبره کول غواړم جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب میاں افتخار صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور سینئر وزیر (بلدیات) پر قاتلانہ حملے کی مذمت

<u>وزیر اطلاعات:</u> زه جی پخپله لږ لیټ راغلے یم، د هغے بخښنه غواړم۔ سپیکر صاحب، ما دلته معلومات اوکړل، د بشیر خان پرون ډیره غټه واقعه شوے ده او په هغے باندے دلته څه خبره نه ده شوے نو هاؤس کښے پکار دا وو چه په ابتداء کښے دا خبره شوے وے، یو خو هغه د دے، (مداخلت) یو سیکنډ چه زه خبره اوکړم بیا قرارداد وروستو دغه کړئ، زه په پوائنټ آف آرډر یم۔ ما خو وئیل سر چه دیکښے به یا قرارداد راغلے وو یا به چا خبره کړے وه، (مداخلت) او جی، نو اوس لکه کوی کنه، زه اوس خبر شوم چه دا تاسو وایئ، دا سے خبر یم۔ دا سے ده جی چه دومره غټه واقعه شوے ده او زمونږ د دے هاؤس تش په قرارداد باندے دا خبره نه کیږی، مونږ هر ځل دا خبره کوؤ، پکار دا وو چه ابتداء د دے نه شوے وے او په دے باندے ډسکشن شوے وے۔ د دے Message ورکول غواړی او Message دا دے چه هغوی زمونږ نه منع کیږی نه۔ بشیر خان زمونږ سینیئر ملګرے هم دے، د دے هاؤس ممبر هم دے، زمونږ وزیر هم دے او زمونږ پارلیمانی لیډر هم دے۔ ربښتیا خبره دا ده چه په کومه طریقه په هغه باندے اټیک شوے دے، د خپل ترقیاتی کارونو د پاره تلے وو او هغه د خپل معمول مطابق تلے وو، چونکه بشیر خان په مونږ کښے هغه ملګرے دے چه هغه د دے هر څه باوجود هم د خپلے حلقے سره مکمل رابطه ساتلے ده۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب میاں افتخار صاحب۔۔۔۔۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> زه د بشیر خان په حواله دا خبره کوم چه دا مونږ ټولو ته خطره ده خو چه کوم ملګرے Easy target کښے راځی نو بشیر خان هم په هغه خلقو کښے په دے حساب دے چه هغه د دے ټول ماحول باوجود هم خپله رابطه مکمل ساتلے ده۔ تاسو به د پریس په ذریعه هم خبریږئ، خپل ټول ترقیاتی کارونو له تلل، خپل پروګرامونه کول، خپل اجلاسونه او میټنګونه کول، دا د هغه جرات هم دے او همت هم دے چه هغه ته بار بار د دے خبرے په مختلفو طریقو باندے اظهار شوے دے چه ته خپل حفاظت کوه، حفاظت کوؤنکے خدائے دے او دا دویم ځل دے چه په هغه باندے خودکش دهماکه کیږی او دا اوس چه کومه شوے ده نو بیخی ورته

لنډ رارسیدلے وو، هغه سره په لاس کښې هینډ ګرنیډ هم وو، خود کش واسکټ ئے هم اچولے وو او ورسره کلاشنکوفے هم وے، دوه کسان ورسره نور هم وو، هغوی د کلاشنکوفو ډزے کړے دی، خدائے دوئ بچ کړی دی۔ هینډ ګرنیډ ئے چه خلاصولو، د هغه پښه لختی کښې راغلے ده نو د هغے وجے نه د هغه بیلنس هغه نه دے پاتے شوے نو دوه درے ځله هغه هینډ ګرنیډ اوچت کړے دے، هغه هم لیدلے شوے دے، بشیر خان پخپله لیدلے دے، قدرت هغه بچ کولو او د هغوی خپل ګن مینان د هغوی سره وو، هغوی بیا په دے باندے پهل کړے دے او هغوی خپلے ډزے کړے دی او دا سړے چه کله تختیدو نو یو داسے لارے ته ورغلے دے چه هغه بنده لار وه او د هغے بندے لارے په حساب باندے مخکښے ورته لار ملاؤ نه شوه نو یو کور ته ورد ننه شو او چه کور ته ورد ننه شو، پولیس هم په دے دوران کښے ورپسے وو نو د خپلے ګرفتارئ د یرے د وجے نه هغه بیا خپل واسکټ کهلاؤ کړے دے او د هغے کور دوه بے ګناه زنانه په هغے کښے شهیدانے شوے دی۔ بچ کولو والا خدائے دے، خدائے هغه بچ کړو خو Indication هم هغه دے چه د حلقے په حساب باندے دلته په پیښور کښے، زه د دے هاؤس په اعتماد کښے د اغستو د پاره چه دا هم هغه سلسله ده چه هغوی د دے ځائے هغه خلق ټول ټارګټ کړی دی چه په هغوی خبر جوړیږی او په دے معاشره کښے یره پیدا کیږی او د دے هاؤس هر یو ممبر د په ذهن کښے دا اووائی چه دا داسے حالات دی چه د خپل ځان به، د دے موقعو په مناسبت سره ځان ورته اوښیار ساتی۔ هیڅوک د په غفلت کښے په دے خبره پاتے کیږی نه، مونږ چه کوم په دے پراسس کښے روان یو او په کومو حالاتو کښے مونږ سوات، هغے سره به زه یو اشارتاً خبره کوم خو د بشیر خان دا خبره په دے باندے راغونډوم چه داسے نه ده چه یو ملګرے به زمونږ نه جدا شی نو مونږ به پرے واویلا کوؤ یا یو سړے به شهید شی نو مونږ به د همدردئ خبره کوؤ۔ کوم سړے چه ژوندے پاتے شی، د هغے نه خو زیاته واویله پکار ده ځکه چه په دے بنیاد باندے هغه زمونږ یو ممبر یروی او هغه به د خپلو خلقو سره رابطے نه ساتی او عوام به د خپل منتخب ممبرانو نه په فاصله کښے ساتی او هغه به دا یره محسوسوی، هر سړے به دا یره محسوسوی چه زه څمه نو ګنی یا به سر په تلی

کښې اوړم ګنی نو زما بله لار نشته دے۔ د بشیر خان جرات او همت ته هم سلام پیش کوؤ، هغه زمونږ د دے ځائے یو نر او ډیر بهادر ایم پی اے دے، زمونږ مشر هم دے او د هغے سره سره زمونږ سیکیورټی ایجنسئ په دغه موقع هم خپل کردار ادا کړے دے، کوم چه د دوئ سره محافظین وو، هغه هم د سرکار ملازمین دی او هغوی هم په همت او جرات باندے خپل کار کړے دے او چه کوم پولیس موجود وو او په دیکښې نورے اشارے هم په مینځ کښې شته، د تحقیقاتو نه مخکښې زه خبره کول نه غواړم ځکه چه تحقیقات اوشی، خبره به مینځ ته راځی خو دا د هغے خلقو تسلسل دے، د پیښور د پاره هغوی خپل ټیمونه جوړ کړی دی او دا خبره مخکښې هم راغلے وه۔ عالمزیب د خدائے پاک سره د خاورو اوبخښی او د هغه برکت د خدائے په مونږ باندے واچوی۔ د هغے نه مخکښې هم چه کوم اطلاعات وو، دا د هغے تسلسل دے۔ عالمزیب چه کومو خلقو شهید کړے دے، په بشیر خان چه چا اټیک کړے دے، دا د هغے خلقو چه کوم دے په هغے کښې اشارے دی۔ د عالمزیب په هغے کښې هم څه خلق په ګوته شوی دی، په دیکښې هم څه خلق په ګوته شوی دی خو د تحقیقات نه پس به مکمل خبره میدان ته راځی۔ مونږ د دے هاؤس په وساطت، ګرانو ملګرو! چه نن د بشیر خان سره کومه واقعه شوے ده، تاسو ټولو او مونږ سره پیښیدے شی او خدائے پاک په هغه فضل اوکړو، بچ شو، هیڅ پته نه لګی چه تاسو او مونږ کښې د بچ کیدو امکانات به وی او که به نه وی، مونږ هغه خلقو ته چه کوم خلق دا حرکت کوی، هغه خلقو ته دا یاداشت ورکول غواړو چه مونږ په دے حرکتونو ویریږو نه، مونږ د اسمبلئ یو ممبر هم په دے خبره ویریږو نه، مونږ به د خپلو عوامو سره رابطه ساتو، مونږ خپلو عوامو ته د دے خبرے اظهار کول غواړو چه دا کوم خلق ستاسو او زمونږ په مینځ کښې رادننه شوی دی او دوئ کومه ایجنډا راوړے ده، ستاسو او زمونږ په مینځ کښې فاصلے پیدا کوی، د عوامو او د منتخب نمائندګانو په مینځ کښې نو پکار دا ده چه عوام په خپل جرات باندے هم دا منصوبے ناکامه کړی۔ زه دے هاؤس ته یو اشارتاً چه زه سوات ته تلے ووم، درے ورځے ما په سوات کښې تیرے کړے، واجدعلی خان صاحب زما سره وو، مونږ یو ځائے تلی وو، هغلته چه کومه معامده مونږه کړے ده، ډیر خلق کوشش کوی چه دا معامده په څه نه څه طریقه

باندے بریک شی، دا ناکامه شی او دا د هغے خلقو کار دے چه دا کوم خلق دلته دهماکے کوی، دا د هغے خلقو کار دے چه کوم خلق دلته خودکش دهماکے کوی او هغوی غواړی چه د سوات، د دیر او د بونیر حالات د خراب وی، مونږ په هغے کښے کوشش کړے دے او زه د صوفی محمد صاحب هم په دے خبره کښے مشکور یم چه مونږ هغه ته کومه خبره حواله کړے وه او هغه مونږ سره کومه وعده کړے وه، په هغے باندے هغه کار کوی لګیا دے۔ د سوات په حواله باندے زه تاسو ټولو ملګرو ته وایم چه پرون نه هغه بله ورځ پکښے یو بریک راغلے وو، دا د خوشحالئ خبره ده چه صوفی محمد صاحب پخپله هم په ټی وی اووئیل چه زه د حکومت د کارګزارئ نه مطمئن یم۔ مونږ چه کومه هغلته معاهده کړے ده، مونږ د حکومت د Writد قائمیدو د پاره کړے ده، مونږ چه کومه معاهده کړے ده، د دهشت ګردئ د ختمیدو د پاره مو کړے ده، مونږ چه کومه معاهده کړے ده، 99% د ملاکنډ ډویژن د خلقو مطالبه وه چه نظام عدل به رائج کوئ، د نظام عدل د پاره دلته وزیراعلیٰ صاحب دستخط اوکړو، ګورنر صاحب دستخط اوکړو، مرکز ته تلے دے، سیفران نه پس به پریذیډنټ صاحب ته ځی، مونږ په اعتماد کښے اغستے دے او زما یقین دے هغوی به ئے زر تر زره دستخط کوی خو هغلته بیا هم په ملاکنډ ډویژن کښے د 1994 هغه آرډیننس د نظام عدل شته دے، د هغے په رو سره مونږه قاضیان هغلته مقرر کړل او د قاضیانو په حواله باندے مونږ عدالتونه هغلته اوټاکل او ستاسو د خوشحالئ د پاره چه نن به پولیس، ایف سی، لیوی او زمونږ قاضیان به خپلو خپلو عدالتونو ته ځی او دوئ به ورسره ځی او په هغوی باندے مونږ دا تسلیم کړه چه د حکومت د Writ د قائمیدو د پاره ستاسو هغه غټه مطالبه مونږ منظوره کړه، تاسو به حکومتی Writ نه چیلنج کوئ نو زمونږه د دے خبرے به دا یو ګټه ضرور کیږی چه انشاء الله امن به راځی نو چه کوم خلق په نظام عدل مئین وو، کوم په شریعت مئین وو، کوم په ریښتونی باندے د دے مطالبے خلق وو، هغه خلق به په دے خبره مطمئن شی چه حکومت په دیکښے مخلص دے او په دغه حواله مونږ خبره کوؤ چه مونږ په سوات کښے مخلص یو نو مونږ د دے خاورے په ګوټ ګوټ کښے مخلص یو، مونږ د خلوص په بنیاد خبره کوؤ چه مونږ مذاکرات کوؤ، مونږ افهام

و تفهیم کوؤ، مونږ ورورولی کوؤ او نن چه دوئ کوم کارونه کوی، هغه کارونو ته مونږ وایو چه دا شیطانی کار دے، د انسان وینه تویول د خدائے رسولﷺ په نیز باندے جرم دے۔ د رسول اکرمﷺ حدیث شریف دے چه د یو انسان وینه تویول د ټول انسانیت وینه تویول دی۔ دوئ که نن په بشیر خان اټیک کړے دے، نن کوم خلق زمونږ شهیدان شوی دی، که دوئ د لاء اینډ آرډر سیچویشن جوړوی، که حکومتی Writ چیلنج کوی، مونږ دے ته کلک ولاړ یو، مونږ دا همت کوؤ، مونږ د مینے ژبه پیژنو، مونږ د محبت ژبه پیژنو، مونږ د مذاکراتو ژبه پیژنو، دا هم زمونږ عقیده ده، دا هم زمونږ ایمان دے چه په مرګ باندے ویریږو نه، په بدمعاشئ او په ظلم ویریږو نه، د چا په بربریت ویریږو نه، د چا د ځناورتوب په انداز باندے ویریږو نه، د مینے ژبه پیژنو، د ورورولئ ژبه پیژنو، د محبت ژبه پیژنو، خواست کوؤ او منت کوؤ چه څومره وینه توئے شوے ده هغه کافی ده، چه څومره زمونږ دا خاوره په تکلیف کښے شوے ده، دا کافی ده، څومره چه مونږ د دنیا نه وروستو شو دا کافی ده، چه کوم شکل زمونږ دنیا ته مخامخ شو، دا کافی ده، نور دا د برداشت کیدو قابله نه ده، راځئ چه د مینے محبت لار خپله کړو، راځئ چه د ورورولئ لار خپله کړو او په دے لار کښے منت او زاری هم کوؤ او ورسره دا خبره هم کوؤ چه کوم خلق په دے کار کښے ملوث دی او د تحقیقاتو نه پس به مونږ دا ثابتوؤ چه دوئ له به داسے مثالی سزا ورکوؤ ځکه چه دا د خدائے او رسولﷺ په نیز جرم دے، د انسانیت په رو باندے جرم دے، د پښتو په نیز جرم دے، د قوم پرستئ په نوم جرم دے، د خپلے خاورے سره جرم دے، دے مجرمانو له به داسے سزا ورکوؤ، داسے سزا ورکوؤ چه دوئ دا جرات اونه کړی چه دوئ د یو انسان وینه تویوی یا د هغوی مخے ته چه داسے حرکت کوی۔ *(تالیاں)* زه یو ځل بیا د بشیر خان جرات ته سلام پیش کوم، د همدردئ اظهار هم ورسره کوؤ، کلک هم ورسر ولاړ یو او خدائے چه هغه بچ کړے دے، د خدائے ډیر لوئے مشکور یو، خدائے پاک د زمونږ د ټولو محافظ شی او زمونږ د معاشرے د محافظ شی، خدائے د په مونږ فضل اوکړی، خدائے د مونږ د تشدد نه راواړوی، د مینے محبت او د عدم تشدد لارے ته مو د مخه کړی۔ ډیره مهربانی، تشکر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، ابھی میرے آنریبل ممبر میاں افتخار صاحب نے جو باتیں کی ہیں، یہ تمام باتیں اس صوبے کیساتھ Related ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ بشیر صاحب ہمارے ایک سینیئر پارلیمینٹرین ہیں، ایک اچھا انسان ہے اور اس تمام صوبے کیلئے جو امن معاہدات ہوئے ہیں، پاکستان مسلم لیگ جو قائداعظم کی جماعت ہے، وہ ان تمام امن معاہدات کی مکمل طور پر حمایت بھی کرتی ہے اور میں اپنی جماعت کی طرف سے یہ یقین بھی دلاتی ہوں کہ ان امن معاہدات کیلئے اگر گورنمنٹ ہمیں اپنے ساتھ On board رکھے گی تو جہاں تک ہوگا، ہم امن کیلئے ان کیساتھ بات کریں گے لیکن کل جو بزدلانہ کارروائی بشیر بلور صاحب کیساتھ ہوئی، پاکستان مسلم لیگ جو قائداعظم کی جماعت ہے، وہ اس کی بھرپور مذمت کرتی ہے اور ان تمام لوگوں کو اس ہاؤس سے ایک Message جانا چاہیئے، ان لوگوں کو ایک پیغام چلا جانا چاہیئے کہ یہاں پر تمام آنریبل ممبرز، میں ممبرز کی بات کر رہی ہوں، یہاں پر جتنے بھی 123، 124 ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، یہ تمام ان لوگوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے کیونکہ دو کروڑ عوام نے ان کو جو مینڈیٹ دیا ہے، وہ اس مینڈیٹ کی توہین نہیں کر سکتے اور ہم اپنے ان دو کروڑ عوام کیلئے جنہوں نے ہمیں اس ہاؤس تک پہنچایا، ہم یہاں پر ان کے مسائل طے کرنے کیلئے آئے ہیں، امن کے مسائل حل کرنے کیلئے آئے ہیں۔ بشیر بلور صاحب جو ہر موقع پر اور ہر جگہ تعمیراتی کاموں کیلئے بھی جاتے تھے، یہاں پر ہر ممبر جو بھی یہاں موجود ہے، وہ تمام لوگ اپنے تعمیراتی کاموں کیلئے بھی جاتے ہیں، اپنے حلقے کے لوگوں کے مسائل حل کرنے کیلئے بھی جاتے ہیں لیکن یہاں پر میں ان سفاک درندوں کو واضح طور پر یہ پیغام دینا چاہتی ہوں کہ یہاں پر بیٹھا ہوا ہر ایک ممبران کا مقابلہ کرے گا، چاہے وہ کوئی بھی ہو اور ان کو یہ سبق دے دیگا کہ ہم ڈرنے والوں میں سے نہیں ہیں، ہم اسی طرح اپنے عوام کی خدمت کرتے رہیں گے، ہم اسی طرح اپنے حلقوں میں جاکر اپنے لوگوں کی دادرسی کرتے رہیں گے، وہاں پر جو کام ہو رہے ہیں ہم اس کی نگرانی کرتے رہیں گے اور موت تو جناب سپیکر صاحب، ایک دن آنی ہے اور جو گولی جس کیلئے لکھی جا چکی ہے، وہ گولی کوئی اور لے نہیں سکتا، جو قبر جس کیلئے ہو، اس قبر میں کوئی اور جا نہیں سکتا۔ میں یہ کہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے صوبے کے ہر بچے اور ہر شخص کو اپنے حفظ وامان میں رکھے لیکن کیا ان سفاک درندوں کو تھوڑا سا بھی رحم نہیں آیا ہوگا کہ جب سات دن کی دلہن جو سرخ جوڑا پہن کر اپنی ماں کے گھر آئی ہوگی اور جب

اس کی لاش وہاں سے اٹھائی ہوگی تو کیا ان کی اپنی مائیں، بہنیں نہیں ہیں، وہ یہ نہیں دیکھتے کہ کل یہ چیز ان کیساتھ بھی ہو سکتی ہے؟ لیکن جناب سپیکر صاحب، یہ وہی لوگ ہیں، یہ RAW کے لوگ ہیں، یہ جتنے بھی بیرونی لوگ ہیں جو ہمارے صوبے کے امن کو تباہ کرنا چاہتے ہیں، میں ان تمام ایجنسیوں کو جو کہ RAW ہے، دوسری ایجنسیاں ہیں، جو ان تمام چیزوں میں ملوث ہیں اور ہمارے معصوم لوگوں کو ورغلاء کر یہ کام کرنے پر مجبور کر رہے ہیں، میں ان کو تنبیہہ کرنا چاہتی ہوں کہ بس اب یہاں کی ہر عورت اور ہر مرد ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا ہے اور این ڈبلیو ایف پی جو جنت کی زمین تھی، اب اس کو دوبارہ جنت کی سرزمین ہم لوگ بنائیں گے اور یہاں پر امن کا جو سلسلہ شروع ہو چکا ہے، جو سوات سے شروع ہو چکا ہے، یہ صرف این ڈبلیو ایف پی میں نہیں بلکہ پورے پاکستان میں پھیلے گا اور ہم ان لوگوں کو جن لوگوں نے یہاں پہ امن کیلئے کام کیا، میں ان کو بھی مبارکباد دیتی ہوں کہ امن کیلئے جتنی کوششیں انہوں نے کیں، ہم ان کیساتھ ہیں اور ہر اس اچھے سٹیج پہ پاکستان مسلم لیگ ان کا ساتھ دے گی جو امن کیلئے کام کر رہے ہیں لیکن بشیر بلور کیلئے یہاں پہ جو بات ہم کر سکتے ہیں، وہ ضرور کریں گے کہ ان پر یہ قاتلانہ حملہ اور ان کو جان سے مارنے کا جو منصوبہ بنایا گیا تھا تو ان سفاک درندوں کو، ان ظالموں کو یہ پتہ چل جانا چاہیئے کہ جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔

(تالیاں)

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> شکریہ جی۔ مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ برادرم میاں افتخار صاحب نے جس اہم نکتے کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے، ہم نے اس میں تھوڑا سا قدم اٹھایا تھا، ایک مشترکہ قرارداد بھی ہم نے تیار کی تھی اور جناب سپیکر صاحب، ہم پیش بھی کرنا چاہتے تھے لیکن اچھا ہوا کہ اس پر بات بھی ہو گئی ہے۔ ایک عرصے سے صوبے کے اندر جو بے چینی تھی، اس کے اندر بہت زیادہ کمی آگئی ہے اور خاصکر سوات کے معاہدے کا کوئی معقول شخص مخالفت نہیں کر سکتا اور ہم اس کو نہ صرف مکمل سپورٹ کرتے ہیں بلکہ حکومت کے بھائی ہمیں بتائیں کہ ہمیں اس میں کیا Role ادا کرنا ہے، ہم اس Role کیلئے بھی تیار ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کو متوجہ کروں گا کہ اے این پی اور جمعیت علمائے اسلام میں ایک بنیادی فرق ہے اور وہ فرق یہ ہے کہ ہم شریعت کے نام پر ووٹ مانگتے ہیں، ادھر شریعت کو نافذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کیلئے تگ و دو کرتے ہیں۔ اے این پی کی جو جماعت ہے، یہ شریعت کے نام پر

ووٹ نہیں مانگ رہی اور پھر شریعت کو ہی ہدف بنا کر اپنے منشور کا حصہ نہیں بتاتی، منشور تمام پارٹیوں کا موجود ہے لیکن اب حالات ایسے آ گئے ہیں تو انہوں نے ایک Step لیا، ایک قدم اٹھایا اور انہوں نے اپنے منشور کو بھی نہیں دیکھا بلکہ وہاں کے عوام کا جو مطالبہ تھا، اس کو سامنے رکھا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اے این پی اور پیپلز پارٹی نے اپنی انا کی بات نہیں کی، ان کو بہت سارے طعنے سننا پڑے، ان کو یہ بھی کہا جانے لگا کہ آپ کب سے مولوی بن گئے لیکن یہ تمام طعنے پیپلز پارٹی اور اے این پی نے جو کہ ہماری کولیشن گورنمنٹ ہے، انہوں نے سنے ہیں اور برداشت کئے ہیں اور انہوں نے طے کیا ہے کہ نہیں، ہم امن کیلئے نفاذ شریعت نافذ کریں گے اور نظام عدل نافذ ہو گا اور یہ ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ یہ وقت کریڈٹ کا نہیں ہے اور میں مانتا ہوں کہ یہ حساس وقت ہے، یہ کریڈٹ کی بات نہیں ہے اور بعض اوقات ہمیں سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر سوچنا پڑتا ہے اور یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ جب اپنے ملک پر اور عقیدے پر ضرب آ جاتی ہے، تو جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہمارے ہاؤس، پوری اپوزیشن اور گورنمنٹ کی بنچوں نے جتنی زیادہ بالغ نظری کا مظاہرہ کیا ہے اور جتنا زیادہ کوآپریٹیو ماحول پیدا کیا ہے، میں چیلنج سے کہتا ہوں کہ ہماری سسٹرز اسمبلیاں اس قسم کے ماحول سے محروم ہیں اور ان میں یہ ماحول نہیں ہے، نہ بلوچستان اسمبلی کے اندر یہ ماحول ہے، نہ سندھ اسمبلی کے اندر یہ ماحول ہے اور نہ یہ ماحول پنجاب اسمبلی میں پایا جاتا ہے۔ یہ ماحول یا طرہ امتیاز جناب سپیکر، جس اسمبلی کو آپ چیئر کر رہے ہیں، یہ اس کا طرہ امتیاز ہے اور ہمیں اس پر فخر ہے۔ (تالیاں) انتہائی قابل احترام جناب سپیکر صاحب، جن الفاظ سے یہ مطمئن ہونا چاہتے ہیں، ہم ان کو مطمئن کرنا چاہتے ہیں اور ہم ساتھ دینا چاہتے ہیں، ہم ڈسٹربنس یعنی ایسا نہیں کہ اپنی طرف سے کوئی قدم اٹھائیں جس سے Mismanagement ہو لیکن اگر ہم بتائیں، امن کیلئے یہاں کی اپوزیشن سمیت، چونکہ ہماری حکومتی بنچوں کے بھائیوں نے تو بتا دیا لیکن میں اپوزیشن کی طرف سے عرض کر رہا ہوں کہ اگر امن کیلئے ہمارے خون کی قربانی ضروری ہوئی تو انشاء اللہ ہم اس قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے انشاء اللہ۔ (تالیاں) بشیر احمد خان بلور صاحب کی بات بہت زیادہ افسوسناک ہے اور اتفاق کی بات یہ ہے کہ آپ اس کو اتفاق سمجھیں، وہ کسی استاد نے اپنے شاگرد سے کہا تھا کہ "اتفاق کو جملہ میں استعمال کر دیں" تو جناب سپیکر، اس نے کہا کہ اتفاق سے جس دن میرے والد کی شادی ہوئی تو اسی دن اتفاق سے میری ماں کی شادی بھی ہو گئی ہے، تو اس طرح کا اتفاق ہوا ہے جی۔ کل میں ان کی چیئر پر گیا ہوں اور میں نے ان سے گزارش کی تھی کہ بڈھ بیر میں جو 9 پولیس والے ہلاک ہو

گئے تھے اوران کا جنازہ تھاتواس کے بعد آپ نے میڈیا سے بات کی ہے تو آپ کا لہجہ بہت زیادہ سخت تھا، آپ کو ایک ایسے دشمن سے مقابلہ کرنا ہے جس کی قوم بھی معلوم نہیں، جس کا مذہب بھی معلوم نہیں، جس کا علاقہ بھی معلوم نہیں، اس کا نام بھی آپ نہیں جانتے تو ایسے میں آپ Formality تو پوری کریں لیکن آگے تک آپ نہ جائیں، آپ کو دشمن کا اندازہ نہیں ہے تو پھر آپ قدم کس طرح اٹھائیں گے، یعنی چھپا ہوا دشمن زیادہ نقصان دے سکتا ہے اور ہم تو چھپ نہیں سکتے؟ میں آج بھی کہتا ہوں کہ غیرت یہ نہیں ہے کہ چھپ کر حملہ کیا جائے، غیرت تو یہ ہے کہ چیلنج دے کر سامنے آ جائے اور جو لوگ انسانیت کے دشمن ہیں، ان کے اندر یہ بہادری کبھی بھی نہیں آ سکتی، یہ بزدلی ہے اور اس بزدلی کا ان کو بھرپور جواب ملے گا انشاء اللہ العزیز۔ انتہائی قابل احترام جناب سپیکر، میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ میں نے ان سے کل یہ کہا کہ آپ اس طرح احتیاط کریں اور میں صوابی گیا تھا، وہاں اندازہ ہوا کہ وہاں تو پٹی چل گئی تو مجھے اپنی پڑ گئی کہ کاش یہ اتفاق آج نہ ہوتا۔ آج میں نے بات کی تو آج یہ واقعہ آج نہ ہوتا یا اگر آج ہونا تھا، تو میں یہ بات نہ کرتا تو میں بہت زیادہ شرمندہ بھی ہوا اس پر (قہقہے) لیکن میں اس کے باوجود بھی عرض کرتا ہوں کہ بشیر احمد بلور پر جو حملہ ہوا ہے، یہ بشیر احمد بلور پر حملہ نہیں ہوا، یہ مجھ پر حملہ ہوا ہے اور جناب سپیکر، آپ ناراض نہ ہوں، یہ آپ پر حملہ ہوا ہے اور بشیر احمد بلور پر یہ حملہ حکومت کے نمائندے پر نہیں بلکہ ایک معزز آدمی اور ایک معزز شہری پر حملہ ہوا ہے، ہمیں اس کا سدباب کرنا پڑے گا۔ ہم نے اپنے ہاتھوں سے عالمزیب خان کا جنازہ اٹھایا ہے اور ہم مزید جنازوں کے متحمل نہیں ہو سکتے، ہمیں نہ ڈرایا جائے، ہم یہ اب بات بانگ دہل کہنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے کہ یہاں کا ہر ایک ایم پی اے معزز ہے اور اس کی عزت کرنا ہمارے لئے ضروری ہے اور جو لوگ اس طرح بے چینی پیدا کرنا چاہتے تھے، وہ خبردار ہو جائیں کہ اگر نظام عدل کا اعلان نہ ہوتا اور آپ کوئی غیر ضروری و غیر اسلامی کارروائی کرتے تو ایک بات تو سمجھ میں آتی تھی کہ چلو نظام عدل کی بات نہیں مانی، اب اے این پی جیسی عوامی جماعت نے آپ کیلئے نظام عدل کا پیکج دیا ہے اور آج وہاں قاضی القضات اور اسلامی نظام عدل کا نفاذ شروع ہے، پھر اس طرح کی کارروائیوں کے معنی یہ ہیں کہ یہ لوگ عوام کے چین کے مخالف ہیں، عوام کے امن کے مخالف ہیں اور اس ملک کی بنیادوں کے مخالف ہیں۔ ہم کچھ بھی کر سکتے ہیں، آپس میں ہم اختلاف رائے بھی رکھ سکتے ہیں لیکن ملک کی بنیاد کے مخالف لوگوں کو ہم قطعاً یہ موقع نہیں دیں گے، ہم ان کے مقابلے میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں اور

انشاء اللہ یہ بتائیں گے کہ وہ بزدل ہیں اور بہادر ہم ہیں انشاء اللہ۔ (تالیاں) میں اس کی مذمت کرتا ہوں-----

Mr. Acting Speaker: Thank you.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

Mr. Acting Speaker: Let us proceed further-----

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، میری بات جاری ہے۔ میرے بھائی عبدالاکبر خان ذرا بے صبر ہوگئے ہیں، میں نے ایک دفعہ پہلے بھی بتایا تھا کہ ایک آدمی نے دوسرے سے پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ میرا نام ہے خدا تو اس نے اس کو پکڑا اور نیچے دبوچا، اس کی آنکھیں نکل گئیں اور وہ بہت پریشان ہوگیا۔ جب وہ مرنے کے قریب ہوا تو اس کو چھوڑ دیا گیا تو اسے تھوڑی سی بات کرنے کا موقع ملا، اس نے کہا یار! تم خدا بنتے ہو، تو اس بیچارے نے کہا کہ میں خدا نہیں ہوں، میں خدا بخش ہوں لیکن آپ نے بخش کہنے کا موقع نہیں دیا۔ (قہقہے) تو عبدالاکبر خان! میں خدا بخش ہوں، آپ بخش کہنے کا موقع دے دیں۔ بشیر احمد بلور پر جو حملہ ہوا ہے، میں اس کو اس تناظر میں دیکھتا ہوں کہ بدامنی چاہنے والوں نے پرامن لوگوں پر حملہ کیا ہے، میں اس طرح سمجھتا ہوں کہ ملک کیساتھ محبت کرنے والوں پر ملک کے دشمنوں نے حملہ کیا ہے اور ان لوگوں کی نفسیاتی امن اور نفسیاتی سکون کو برباد کرنے والوں نے ایک امن دینے والوں پر حملہ کیا ہے، لہذا اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے بلکہ میں قرارداد کے حق میں ہوں لیکن اس کے معنی یہ نہیں کہ صرف قرارداد پر اکتفا کر دیا جائے، جناب سپیکر، آج آپ بیٹھیں، پہلے ہمارے Full fledge سپیکر صاحب بیٹھے ہوئے تھے، تھوڑے سے ہم ان سے ناراض بھی رہتے ہیں، گلے شکوے بھی ہوتے ہیں، آج آپ بیٹھے ہیں تو مجھے امید ہے کہ ہمیں Bold step لینا چاہیئے (تالیاں) اور ایک ایسا قدم لینا چاہیئے کہ قتل کی بنیاد پر آئندہ ہماری زندگیاں محفوظ ہوں اور اگر ہم اپنے ساتھیوں کی زندگی محفوظ کر دیں تو یہ Message جائے گا کہ اس صوبے میں اب بدامنی کی مزید کوئی گنجائش نہیں، کوئی نہیں اور کوئی نہیں۔

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: Thank you very much۔ مفتی کفایت اللہ صاحب ډیرے ښے خبرے اوکړے۔ Further proceedings به کوؤ، د قرارداد مطلب دا دے اجازت به ورکړو-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! که ستا سو اجازت وی نو د دے متعلق یوه خبره ده۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: زه خو اول د مفتی کفایت صاحب ډیر مشکور یم جی، ډیر په ښه انداز کښے ئے د خپلو جذباتو اظهار اوکړو، دا یوه خبره چه څان ئے ډیر په طریقه بچ کړو چه گنی زه ورله هسے راغلے وومه او یو اتفاق وو، (قهقهے) اتفاق نه وو، ښه په اراده راغلے وو (قهقهے) او رښتیا خبره دا ده چه مولانا فضل الرحمان صاحب بیگاه بشیر خان ته ټیلیفون اوکړو نو هغوی ورته هم دا خبره اوکړه، هغوی ورسره چه اظهار همدردی کوله نو ورته ئے وئیل چه ستاسو یو کس راغلے وو او ما ته ئے وئیلی وو، (قهقهے) بهرحال دیکښے جی شک نشته چه عوامی نیشنل پارټی دے معاشرے ته خپل یو سوچ او فکر لری، جمعیت العلمائے اسلام خپل سوچ او فکر لری او د وخت د مناسبت سره دے ټولو پارټو د یو بل سره اتحادونه هم کړی دی، د یو بل سره شریک تلی هم دی او یو ځائے پروگرامونه ئے هم چلولی دی او د قدرت خبره ده چه دلته په دے پاکستان، زمونږ په دے صوبه کښے چه کله د شریعت آغاز کیدو او د دے ښځو حصه تسلیمیده نو دا هم زمونږه ډاکټر خان صاحب کړے وو، دا د نصیب خبرے دی او د قدرت د تقسیم خبرے دی، زمونږ په نصیب کښے به خدائے پاک دا ښه ورځ لیکلی وه چه نن زمونږ د لاس نه د دے نیک کار آغاز اوشو او دا یوه خبره ضرور ده چه د 1973ء آئین د لاندے دا ټوله خبره، په هغے کښے اجازت شته او د 1973ء آئین متفقه آئین دے او هغے باندے د ټولو مشرانو دستخطے دی او مونږ په دے بنیاد باندے داسے نه وایو چه د دے پارټئ څه دغه دے۔ زمونږ د منشور په حواله باندے هم د 1973ء آئین په حساب دا خبره په هغے کښے هم شته دے ځکه چه هره پارټی ځان ته یو وجود لری چه د قرآن و سنت خلاف به مونږ یو کار هم په دے ځائے کښے نه منو، دا اوس هم زمونږ د منشور حصه ده او په هغے باندے مونږ عمل پیرا یو۔ دے معاشرے ته یقیناً چه مونږ یو خپل جدا نظر لرو، مونږ خپل سوچ او فکر لرو، د معاشرے د مخکښے بوتلو د پاره مونږ د دوئ د

نظر هم احترام کوؤ او د خپل نظر د پاره هم خپله مبارزه کوؤ۔ په اسلام مئین یو، په خاوره مئین یو، په وطن مئین یو، په مذهب مئین یو او د خپلو ملګرو د مسئلے د حل کیدو د پاره خپل کوشش کوؤ خو زه د ټولو پارټو په دے خبره کښے مشکور یم چه په دے مسئله کښے د نظام عدل په حواله چه دا ټول ملګری راغلی وو، دا د عوامی نیشنل پارټئ کریډټ نه دے، دا یواځے د پیپلز پارټئ کریډټ نه دے، دا د دے ټول هاؤس کریډټ دے، دیکښے چه کوم کوم خلق او ملګری شامل دی، مونږ سره په دیکښے هغوی ملګرتیا کړے ده او خدائے د مونږ په دیکښے کامیاب کړی او د دے صله د خدائے پاک دے ټولو له ورکړی۔۔۔۔

آوازیں: آمین۔

وزیر اطلاعات: ډیره مهربانی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، سر۔ میں مفتی صاحب کی طرح صرف بخش کہنے پر ایک گھنٹہ نہیں لونگا۔ جناب سپیکر، کل جو واقعہ ہوا ہے، میں اپنی طرف سے، اپنی پارٹی اور سارے ایم پی ایز کی طرف سے اس پر افسوس کا اظہار کرتا ہوں اور اس کی مذمت کرتا ہوں اور ان لوگوں کیساتھ بھی افسوس کا اظہار کرتا ہوں جو وہاں پر اس واقعے میں شہید ہوگئے جو کہ بالکل بے گناہ تھے۔ جناب سپیکر، ایک بات تو سمجھ میں نہیں آ رہی ہے کہ یہاں پر سوات اور باجوڑ میں امن کے جو معاہدے ہوئے اور نظام عدل کا بھی نفاذ ہونے والا ہے اور ہم سوچ رہے تھے کہ اس سے حالات صحیح ہوجائیں گے، وہاں پر تو حالات معمول پر تقریباً تقریباً آ رہے ہیں تو جناب سپیکر، یہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ کوئی ایسی فورس ہے کہ وہ اس عمل کو Sabotage کروانا چاہتی ہے، وہاں پر سوات، باجوڑ یا کسی اور جگہ پر جو پراسس چل رہا ہے، کچھ لوگ یہاں اس ملک میں ہیں جو کہ وہ چاہتے ہیں کہ اس کو Sabotage کیا جائے۔ جناب سپیکر، بلور صاحب نہ صرف ایم پی اے تھے بلکہ وہ ایک پارٹی کے پارلیمنٹری لیڈر اور سینیئر منسٹر بھی تھے، ایسے اہم شخص کو ٹارگٹ بنانا یقیناً یہ ایک بہت بڑی سازش ہوگی اور میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس واقعے کا سخت نوٹس لے کہ کہیں اگر وہ بلور صاحب پر حملہ کر سکتے ہیں تو پھر عبدالاکبر تو ان کے مقابلے میں کچھ نہیں ہے کیونکہ ان کیساتھ

سیکیورٹی بھی کافی تھی اور وہ ایک سینیئر منسٹر تھے اور پشاور کے رہنے والے تھے۔ جناب سپیکر، میں ایک دفعہ پھر اپنی طرف سے افسوس کا اظہار کرتا ہوں اور مذمت کرتا ہوں۔

<u>جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب سکندر شیر پاؤ صاحب۔

<u>جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ:</u> ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر، زه هم په دے واقعه باندے خبره کول غواړمه، څنګه چه نورو ملګرو په دے باندے خبره اوکړه نو زه هم د خپلے پارټئ د اړخه د دے واقعے مکمل مذمت کومه او د افسوس اظهار پرے کومه خصوصاً چه کوم کسان پکښے شهیدان شوی دی، د هغوی د خاندان سره، کوم زخمیان دی، د هغوی د خاندانونو سره د تعزیت اظهار هم کومه او ورسره دا دغه کومه چه پکار دا ده چه حکومت په دے باندے ایکشن واخلی او څنګه چه عبدالاکبر خان اووئیل، د دے تحقیقات ضروری دی ځکه چه د دے هاؤس په یو ممبر باندے حمله نه ده، دا په دے ټول هاؤس باندے یو لحاظ سره حمله ده او د دے تحقیقات کول پکار دی او څنګه چه میاں صاحب اووئیل نو مونږ ته پکار دا دی چه مونږ هغه خلقو له یو داسے میسج ورکړو چه په دے څیزونو او په دے حرکتونو مونږ ځوک د عوامو نه نشی بیلولے، مونږ د عوامو نه یو او د عوامو د خدمت د پاره هم دلته کښے راغلی یو او خپل هغه کار، خپل جد وجهد به مونږ جاری ساتو او که د چا دا خیال وی چه دا قسمه حرکات به کوی او زمونږ د سیاسی پارټئ مشران یا د دے صوبے ایم پی ایز به د خپلو عوامو نه کټ شی او هغوی به هغه شان خپل کردار نه ادا کوی نو دا غلط سوچ دے، دا د هغوی غلط سوچ دے۔ د خپلے پارټئ د اړخه زه حکومت ته دا مکمل یقین دهانی ورکومه چه د امن د پاره او د دے دهشتګردئ چه کوم دا واقعات دی، د دے د روک تهام له پاره څه قسمه هم ضرورت وی نو پاکستان پیپلزپارټی شیرپاؤ به دوئ سره مکمل حمایت کوی او په دغه کښے به مونږ د دوئ سره پوره مرسته کوؤ۔ (تالیاں) ډیره مهربانی۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> منور خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، سر۔ سر، جیسا کہ میرے دوسرے ایم پی ایز صاحبان اور پارلیمانی لیڈران نے بشیر بلور صاحب کے واقعے پر جس افسوس کا اظہار کیا ہے، پی ایم ایل (ن) بھی اس واقعے کی پر زور مذمت کرتی ہے اور سر، ہمارے قائد کا یہی اعلان ہے کہ مذاکرات سے مسائل حل ہو سکتے ہیں نہ کہ بندوق سے۔ یقیناً اے این پی کی حکومت نے سوات میں جو امن قائم کیا ہے، میں ان کو اس سلسلے میں مبارکباد دیتا ہوں اور سارے صوبے میں یہ مذاکرات اور امن میں کامیاب ہوئے ہیں سر، اس پر سارے صوبے کو خوشی ہے لیکن کل بشیر بلور صاحب کا جو واقعہ ہے، اس کی پی ایم ایل (ن) بھی اسی طرح مذمت کرتی ہے اور انشاء اللہ پی ایم ایل بھی ہر موقع پر ان کا ساتھ دے گی اور میرے خیال میں بشیر بلور صاحب آ بھی گئے ہیں اور یہ لوگ جس طرح۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جملہ اراکین اسمبلی جناب بشیر احمد بلور، سینیئر وزیر کے احترام میں کھڑے ہو گئے)

(تالیاں)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب بشیر بلور صاحب کے آنے پر ایوان نے ان کو جو داد دی ہے سر، ان کی جرات پر یقیناً رشک کرنا چاہیئے اور کل بشیر صاحب نے ٹی وی پہ بھی یہی کہا تھا کہ ہم بندوق کے زور پر کسی کیساتھ مذاکرات نہیں کرتے لیکن جو امن چاہتے ہیں تو ان کیساتھ ہم ہر جگہ پر ہر موقع پر مذاکرات کرتے ہیں، جیسا کہ ان کو سوات میں کامیابی ملی ہے، باجوڑ میں کامیابی ملی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ پی ایم ایل (ن) بھی ان کو ہر جگہ پہ ہر وقت سپورٹ کرے گی۔ تھینک یو، سر۔

(تالیاں)

مذمتی قرارداد

Mr. Acting Speaker: Mr. Ateef-ur-Rehman, to please move the joint resolution on behalf of all the honourable MPAs.

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ مونږ ټولو په مشترکه طور باندے دا یو قرارداد مذمت تیار کړے دے چه په دے باندے د عبدالاکبر خان، د راجه فیصل زمان صاحب، د مفتی کفایت الله صاحب، د اکرم خان درانی صاحب، د سکندر خان شیرپاؤ صاحب، د منور خان صاحب، د قلندر لودهی صاحب او د نورو ممبرانو صاحبانو دستخطے موجود دی۔

یہ اسمبلی بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر) پر قاتلانہ حملے کی مذمت کرتے ہوئے اس کو بزدلانہ فعل قرار دیتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ پولیس کی بروقت کارروائی کو سراہتی ہے، جس کی وجہ سے ان کی جان بچائی گئی، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ان مجرموں کی گرفتاری کیلئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب شکریہ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

یہ اسمبلی بشیر احمد بلور صاحب (سینیئر وزیر) پر قاتلانہ حملے کی مذمت کرتے ہوئے اس کو بزدلانہ فعل قرار دیتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ پولیس کی بروقت کارروائی کو سراہتی ہے، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی جان بچائی، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ان مجرموں کی گرفتاری کیلئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ اسمبلی بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر) پر قاتلانہ حملے کی مذمت کرتے ہوئے اس کو بزدلانہ فعل قرار دیتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ پولیس کی بروقت کارروائی کو سراہتی ہے، جس کی وجہ سے ان کی جان بچائی جا سکی، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ان مجرموں کی گرفتاری کیلئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کر کے انہیں سزا دی جائے۔

جناب سپیکر! مجھے اس کے علاوہ آپ کا ایک منٹ چاہیئے ہوگا، اگر مجھے آپ Allow کریں؟

جناب قائم مقام سپیکر: اجازت ہے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، شروع ہی سے ہمارے نوجوان چیف منسٹر صاحب نے آتے ہی حلف سے پہلے ہی اخباروں کے ذریعے یہ عندیہ دیا تھا کہ یہ صوبہ اور زیادہ خون ریزی کا متحمل نہیں ہو سکتا تو اس میں خون کی ہولی اب نہ کھیلی جائے۔ اس کے بعد مذاکرات کی سطح پر بھی ہم نے مذاکرات کئے، سب کچھ کیا، سب کچھ ہو گیا اور اب باجوڑ اور سوات میں بھی یہ مسئلہ ہو گیا۔ جناب سپیکر، ان ذمہ داروں سے یہ پوچھتا ہوں اور میں یہ اللہ کے سامنے کہ اے اللہ! ہم اب یہاں پشاور میں کس سے مذاکرات کریں گے؟ وہاں تو طالبان ہمیں نظر آئے، وہاں دہشتگرد ہمیں نظر آئے، ملاکنڈ میں جو کچھ ہوا، یہاں پشاور میں کون ہے ایسا کہ جس سے ہم مذاکرات کریں کہ یہاں بھی ہمیں امن معاہدہ چاہیئے؟ یہ تو امن کی جگہ تھی، یہ تو

صوبے کا صدر مقام ہے اور امن کا مسئلہ ہے۔ میں اس بات پر میاں صاحب کو اب کہوں گا کہ اس کے بعد یہ نہ کریں کہ منت زاری، روزانہ یہ باتیں کر کے، یہ ہم بہت زیادہ منت زاری کس کیساتھ کریں گے؟ اس کیساتھ کریں گے جو انسانیت کو سمجھتا ہو، جس میں انسانیت ہی نہیں ہے، جو مسلمان ہی نہیں ہے، جو سمجھتا ہی نہیں ہے کہ کیا کرنا ہے، کیوں بے گناہ ان کے گھر میں گھس گیا اور وہاں دلہن تھی، جیسے بھی ہم نے سنا عورتیں تھیں، ہماری بیٹی ہو گی، ہماری بہن کی طرح ہو گی، میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ہمارا بہت ہی سینیئر پارلیمنٹرین اور ہمارا ایک اثاثہ، صوبے کا اثاثہ بشیر صاحب بچ گئے لیکن وہ لوگ، پولیس والے اور بے گناہ خواتین اس میں شہید ہو گئیں، وہ بھی تو ہمارا جگر تھیں، وہ بھی تو ہماری بہنیں تھیں۔ ہمارے گھر میں اگر یہ کچھ ہو جائے تو ہم کیا کریں گے؟ تو آپ آگ کے گھر میں اب جل رہے ہیں تو جناب سپیکر، گورنمنٹ ان کو بھی کوئی مؤثر Compensation دے، چونکہ ہم پر یہ صدقہ لگا ہے کہ بشیر صاحب کو اللہ نے بچایا لیکن اس کا صدقہ وہ لے گئے ہیں اور صدقے میں گورنمنٹ زیادہ سے زیادہ Compensation دے سکتی ہے، چاہے تو ہم سے بھی اس میں Contribution لے سکتی ہے (تالیاں) ہم بھی دینے کیلئے تیار ہیں لیکن انہیں Compensate کیا جائے، خاصکر اس گھر والوں اور ان خواتین کو۔ جناب سپیکر، اس کے بعد میاں صاحب سے میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ بس جو ہو گیا سو ہو گیا، جو دشمن ہے وہ دشمن ہے، اس کو روزانہ دوست کہنے سے، روزانہ بھائی بھائی کہنے سے، روزانہ ورورولی رکھنے سے، وہ ورورولی نہیں رکھتا اور چیف منسٹر صاحب میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، بشیر بلور صاحب کیساتھ تو گارڈز بھی ہیں اور عبدالاکبر خان نے کہا کہ ہم تو نہتے لوگ ہوتے ہیں، آتے ہیں اسمبلی کیلئے اور اللہ ہی ہمارا رکھوالا ہے لیکن چیف منسٹر صاحب کو اس پر بھی سوچنا چاہیئے کہ باقی بھی ایک سوچ ہیں ان کے جو ایم پی ایز ہیں، وہ بھی ٹارگٹ ہی ہیں تو موت تو آنی ہے لیکن کم از کم ایسا نہ ہو کہ کوئی بے غم ہو کر مارا جائے۔ اب ان پر حملہ کیا لیکن وہ بھاگ گئے، اسلئے بھاگ گئے کہ ان کیساتھ گارڈز تھے، ان کیساتھ پولیس تھی ورنہ ایک دفعہ بھی ان کا Aim خطا ہو جاتا تو دوبارہ وہ کر لیتے، دوبارہ وہ نشانہ لیتے، سہ بارہ لیتے لیکن وہ اسلئے بھاگ گئے کہ ان کے پاس وسائل تھے، یہ وسائل اس ہاؤس کو مہیا کئے جائیں، میری آپ سے یہ ریکویسٹ ہے جناب سپیکر۔

<u>جناب عطیف الرحمان:</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب عطیف الرحمان صاحب۔

جناب عطیف الرحمان: ما چه وختی د پولیس خلاف کوم تحریک استحقاق پیش کړے وو او چه هغوی پرون کومه د بهادرئ مظاهره کړے ده، زه ورته شاباشے ورکومه او په هغه بنیاد باندے چه هغوی ښه کارکردگی کړے ده چه د بشیر بلور سره کومه واقعه شوے وه نو په هغه بنیاد باندے زه دا خپل تحریک استحقاق واپس کوم جی۔

(تالیاں)

Mr. Acting Speaker: Thank you. On the request of the Mover, the privilege motion is withdrawn. The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acing Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is adopted unanimously.

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، زه په دے خبره کول غواړم۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیر شکر گزار یمه۔ زه د خپل ټول هاؤس د ورونړو شکر گزار یمه چه دوئ مهربانی اوکړه او زما په غیر موجودگئ کښے ئے دومره مهربانی ما سره اوکړه چه دا ریزولیوشن ئے پاس کړو۔ سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت زه د صوبے ټولو عوامو ته دا وایم چه د خدائے په فضل سره زمونږ ایمان دا دے چه زمونږ دا سیاست چه دے، مونږ د عدم تشدد سیاست کوؤ او باچا خان د انگریز خلاف جدوجهد کړے وو نو انگریز غوندے لوئے طاقت د خدائے په فضل سره د دے ملک نه ورک شو او ملک آزاد شو په عدم تشدد باندے۔ زمونږ اوس هم ایمان دے چه دوئ به ځومره گولئ چلوی، ځومره بمونه به خلاصوی، انشاء الله زمونږ دا سینے چه دی، ورته مخامخ به ولاړ یو او مونږ دے ټولو خلقو ته چه کوم خلق دا کار کوی، ورته وایو چه که ستاسو خیال یا دا سوچ وی چه دا حکومت به تاسو له لاره درکړی خو نه، انشاء الله زمونږ دا ایمان دے چه مونږ به د خپل قام، د خپل ملک، د خپل عوام

تحفظ به هم کوؤ او مونږ به خپل ځانونه قربان کړو خو د خپلو عوامو تحفظ به انشاء الله ضرور کوؤ۔ زه د خپل ټول هاؤس شکر گزار یم او ورسره د هغه خلقو چه کوم خلق، زه لاړمه او ما ئے جنازه هم اوکړه، دا یو کس مړ وو، بل دا څلور کسان یو کور کښے وو، تاسو سوچ اوکړئ، یو جینئ چه د هغے درے څلور ورځے مخکښے واده شوے وو، هغه پکښے شهیده شوه، د هغے مور پکښے شهیده شوه او تقریباً د چهبیس کالو ورور ئے وو، هغه هم شهید شو، هفته پس د هغه واده وو او یو د هغوی خور وه چه هغه پکښے هم شهیده شوه نو تقریباً څلور کسان د یو کور نه، هغه کور ټول تباه شولو او بیا یو بل عاجز سړے روان وو، هغه هم پکښے مړ شو، یو ماشوم اوس زخمی دے، بل سړے زخمی دے، زه ټولو ته اوگرځیدمه، هسپتال ته هم لاړم۔ زه تاسو ته دا خواست کوم او مفتی صاحب ته خواست کوم چه د هغوی د ټولو په حق کښے یو دعا اوکړی او خدائے د مونږ د دے جوگه کړی چه مونږ د دے مقابله په عدم تشدد او مینه محبت اوکړو او خدائے د اوکړی چه زمونږ دا صوبه د دے تباهئ نه بچ کړے شی او دلته بیا خدائے هم هغه شان امن راولی۔ زه به مفتی صاحب ته خواست اوکړم چه یو دعا د ټولو په حق کښے اوکړی۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> مفتی کفایت اللہ صاحب! دعا فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر خودکش حملہ میں شہید ہونے والوں کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> مختیار صاحب! تاسو لږ بهر لاړ شئ، مختیار صاحب، تاسو لږ بهر لاړشئ، دا د شوگر مل څه مزدوران راغلی دی د خزانے نه۔۔۔۔

<u>جناب مختیار علی ایڈوکیٹ:</u> زه ورشم؟

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> او لږ ورشئ، د ځان سره بل څوک، شیر اعظم هم د ځان سره بوځئ چه د هغوی څه خبرے وی، ډیر وخت نه ولاړ دی، انتظار کوی، دا چټ راغلے دے۔ چائے کیلئے بیس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے، بیس منٹ کے بعد اجلاس جاری رہے گا۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی بیس منٹ تک کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ دوباره کارروائی شروع کوؤ، ټولو معزز ممبرانو ته خواست دے چه هر ځائے کښنے وی نو هاؤس ته د راشی چه مونږه باقاعده کارروائی شروع کړو۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! آج ہماری کافی قرار دادیں ہیں، اگر آپ اس وقت قرار دادیں شروع کر دیں تو یہ وقت بچ جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: تشریف رکھیں، بس ابھی لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میں ایک ضروری مسئلے کی طرف جناب کی توجہ مبذول کراؤنگی۔ جناب سپیکر، جو لوگ ان حملوں میں ہلاک اور متاثر ہوئے ہیں، ان کے حوالے سے عرض ہے کہ ان لوگوں کو ہمارے سی ایم صاحب ضرور Compensate کریں گے لیکن جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ ایسا ہو کہ ہمارے صوبے کی پولیس خوشی سے ایسی جگہوں پہ جاسکے، چونکہ ان کو پتہ ہو گا کہ ہماری Salaries اور ہمارے شہید ہونے کے بعد حالات ایسے ہوں چونکہ ان کی زندگی اور موت تو خدا کے ہاتھ میں ہے لیکن ان کو پتہ نہیں چلتا کہ کس وقت وہ زندہ گھر جائیں گے یا مردہ گھر جائیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ ہمارے صوبائی چیف ایگزیکٹیو صاحب سے یہ بات کریں اور میں اس صوبائی اسمبلی کے توسط سے بھی ان سے یہ درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ ایک تو ہماری پولیس کی تنخواہوں میں اضافہ کریں، دوسرا ان کو Well equipped کریں۔ تیسرا یہ کہ ہماری پولیس کے سپاہی سے لیکر، مطلب ہے بڑے رینک کے افسران اور اہلکاروں میں سے جو بھی شہید ہو جاتا ہے تو ان کو انہی کے مطابق معاوضہ دیا جائے اور فی الفور معاوضہ دیا جائے لیکن اس کیساتھ ساتھ ان کی تنخواہوں میں اضافہ بھی کیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ چونکہ پنجاب میں اضافہ ہو چکا ہے، سندھ میں اضافہ ہو چکا ہے، بلوچستان میں اضافہ ہو چکا ہے لیکن ہمارے یہاں این ڈبلیو ایف پی کی پولیس کی Salaries میں ابھی تک کسی قسم کا بھی اضافہ نہیں ہوا، نہ ہی ان کیلئے کوئی ایسی، مطلب ہے مراعات انائونس کی گئی ہیں کہ جس سے ان کے حوصلے بلند ہوں اور جو کچھ بھی انہیں ملتا ہے تو وہ ان کے ورثاء اور بچوں کی تعلیم کیلئے کافی ہو گا۔ جناب سپیکر صاحب، سی ایم صاحب اگر مجھے تھوڑی سی توجہ دیں، یہ پولیس کا معاملہ ہے سی ایم صاحب! اور ان کا ڈیپارٹمنٹ آپ کیساتھ ہے، میں جناب سپیکر صاحب کی وساطت سے آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ ہمارے این ڈبلیو ایف پی کی پولیس کو اس وقت انتہائی مشکلات کا

سامنا ہے، ان کی زندگی اور موت خدا کے ہاتھ میں ہوتی ہے لیکن کسی کو بھی پتہ نہیں چلتا، پولیس افسران سے لیکر پولیس کے ایک چھوٹے سپاہی تک کو کہ وہ جب صبح گھر سے نکلتے ہیں تو بچوں کو الوداع کہہ کر نکلتے ہیں اور رات کو پتہ نہیں کہ ان سے مل پاتے بھی ہیں یا نہیں؟ حالات ایسے ہیں تو ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔ جناب سپیکر کی وساطت سے آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ ان کو وہ مراعات دی جائیں کہ اگر وہ ایسی جگہ پہ جاتے ہیں تو خوشی سے جا سکیں، نہ صرف پولیس بلکہ ایف سی اہلکاروں کو بھی اور دوسرا یہ کہ آپ کی Jurisdiction میں جتنے بھی پولیس کے محکمے آتے ہیں تو میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ فی الفور اس کا نوٹس لیں اور ان لوگوں کیلئے اس کا اعلان کریں تو ساری اسمبلی کے لوگ اور دو کروڑ عوام آپ کو دعائیں دیں گے اور پولیس وافسران کے اہل خانہ بھی آپ کو دعائیں دینگے۔ تھینک یو، جی۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> دا یو 'چټ' راغلے دے، اللّٰه د او بخښنی، سابق سپیکر سیف الرحمان کیانی صاحب وفات پا گئے ہیں، جن کا جنازہ آج شام پانچ بجے شامی روڈ سے اٹھایا جائے گا۔ په دے سلسله کښے دا وایم چه یو ډیر شریف سړے وو، ښه سړے وو، زمونږ سابقه سپیکر هم پاتے شوے وو او یو ښه پارلیمنټیرین وو، د هغوی په دغه کښے، مطلب دا دے دعا کول پکار دی۔ مفتی جانان صاحب ته خواست دے چه د هغوی په حق کښے دعا اوکړی۔

(اس مرحلہ پر سابق سپیکر، سیف الرحمان کیانی صاحب (مرحوم) کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

<u>مفتی سید جانان:</u> جناب سپیکر، زه یو عرض کول غواړم، دعا اوشوله، وزیر اعلیٰ صاحب هم موجود دے، خیر دے دا خبره به اوکړم، دا ښه خبره اوکړله تاسو، د دے نه به فائده واخلو ګنی داسے خو هسے هم وخت نه راکوئ۔ جناب سپیکر صاحب، زه ستاسو توجه یوے مسئلے طرف ته اړول غواړم۔ د بشیر بلور صاحب سره چه پرون کومه واقعه شوے ده، الحمدللّٰه د پولیس دا اسباب وو د دنیا او په هغے وجه باندے الحمدللّٰه هغوی محفوظ پاتے شوی دی او بچ شوے دے، هم دغه شان دا واقعه زما سره هم، د بل سره هم او د هر یو ممبر سره کیدے شی نو ستاسو خدمت کښے زما دا عرض دے چه څومره انتظامی پولیس محکمے دی، هغوی ته دا حکم اوکړلے شی چه متعلقه ممبر، ایم پی اے کوم ځائے ته ځی نو د هغوی څه ضروریات وی، کم از کم د هغوی سره پولیس که هر وختے نه وی خو چه هغه ورته اطلاع اوکړی نو د اطلاع نه بعد د هغوی سره یو ګارډ یا دوه

گارډز یا مطلب دا دے حسب معمول د هر ایم پی اے ته د پولیس یو موبائل گاډے چه کوم ځائے ته هغه ځی، د ضرورت مطابق هغوی ته مهیا کړلے شی۔ مهربانی، جزاک من اللہ۔

جناب حیات خان: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: ملک حیات اللہ خان۔

جناب حیات خان: زمونږه د سابقه وزیر حافظ حشمت صاحب چه د زکواة و عشر او سوشل ویلفیئر وزیر وو، د هغوی والد صاحب نن په حق رسیدلے دے او گیاره بجے د هغه جنازه شوے ده نو زما به درخواست وی چه د هغه په حق کښے هم مفتی جانان صاحب دعا اوکړی۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، زمونږ معزز ممبره د محترمه شگفته صاحبے چاچی هغه بله ورځ وفات شوے ده نو چه د هغے هم فاتحه اوشی جی، د هغے هم دوه بجے جنازه ده۔

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی جانان صاحب! دا دعا هم اوکړئ، اللہ پاک د هغوی له اجر ورکړی۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

قراردادیں

Mr. Acting Speaker: Now coming to Item No. 10. 'Resolutions': Mr. Muhammad Zahir Shah Khan MPA, to please move his resolution No. 24 in the House. Mr. Muhammad Zahir Shah Khan, please.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ سوات اور شانگلہ میں حالیہ خانہ جنگی اور بغاوت سے لوگوں کے جو جانی اور مالی نقصانات ہوئے ہیں، ان کے ازالے کے طور پر ان لوگوں کی دوبارہ آبادکاری اور مالی امداد اور روزگار کی فراہمی کیلئے فوری طور پر اقدامات کئے جائیں تاکہ متاثرہ لوگ دوبارہ اپنے پاؤں پر جلدی کھڑے ہو سکیں۔ شکریہ۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): سر، دیکښے خو مونږ ته اعتراض نشته خو دا ده چه گورنمنټ به د خپل وسائلو په بنیاد باندے هلته امداد کوی، اوس هر سړی ته

روزگار ورکول یا هر یو سړی ته دومره پیسے ورکول چه د هغه نقصان شوے دے ، دا به ممکناتو کښے نه وی خو په خپل وس کښے چه کوم وی نو دومره امنډمنټ پکار دے چه د گورنمنټ چه څه Potential دے ، د هغے مطابق چه څه Help کوی ، هغه به گورنمنټ کوی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ظاهر شاه خان۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: سر ، د حکومت هسے هم ډیوټی ده ، دا د دوئ په فرائضو کښے شامل دی چه کوم خلق د حکومت په دغه باندے دغه شوے دے ، تباه شوے دی ، د هغوی مړی دی پکښے ، جائیدادونه تباه شو ، مکانونه دغه شو ، دا خو دومره د دغه خبره نه ده ، دا خو د حکومت هسے هم ډیوټی ده ، باوجود چه دا قرارداد دے ، دغه والا قرارداد دے ، یو بے ضرره غوندے قرارداد دے ، دا د پاس شی کنه ، دوئ ته څه اعتراض دے ؟ زمونږه د خلقو دلجوئ به اوشی ، زمونږ د خلقو دغه به اوشی جی چه کم از کم دا منتخب حکومت دے ، جمهوری حکومت دے او په دیکښے د متاثره خلقو دغه خبرے کیدے شی۔ زه وزیر صاحب ته دا درخواست کوم چه تاسو د دے لږ سپورټ اوکړئ ځکه دا ستاسو د دغه د پاره زه دغه کوم ، ستاسو لا سونه مضبطوؤ ، ستاسو Help کوؤ۔ زما په خیال چه دا متفقه طور باندے ، زه درخواست کوم چه دا د پاس کړے شی جی۔

جناب محمد زمین خان: پوائنټ آف آرډر ، زه په دے باره کښے خبره کول غواړمه جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب زمین خان۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب ، په دیکښے زه یو امنډمنټ کول غواړم چه یره دغه شان نقصانونه او دغسے جانی او مالی نقصانونه په دیر لوئر کښے هم شوی دی نو دا یو امنډمنټ پکښے زه کول غواړمه چه یره ستاسو په وساطت سره دے آنریبل هاؤس ته ، چیف منسټر صاحب هم ناست دے چه یره دغه نقصانات کوم چه زمونږ په دیر لوئر کښے شوی دی نو چه د هغے هم ازاله اوشی۔ ډیره مهربانی ، شکریه۔

حاجی قلندر خان لودهی: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: قلندر لودهی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، اس طرح سے نقصانات ہر جگہ پر ہوئے ہیں، ہمارے وہاں پر ہوئے ہیں، لہذا ہمیں بھی شامل کر لیا جائے اور اس قرارداد کو امنڈمنٹ کیساتھ مشترکہ طور پر پاس کر دیں تو اس پر کوئی بات نہیں بنتی کیونکہ ویسے بھی گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ کسی کا جتنا نقصان ہے، اسے Compensate تو ویسے بھی گورنمنٹ کرتی رہی ہے تو ایسی قرارداد پیش ہو جائے جس سے لوگوں کے سامنے اپناوہ Face saving ہو جائے گی۔

جناب سید رحیم: جناب والا! زه يو گزارش كول غواړم۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سید رحیم خان کا مائیک آن کریں، پلیز۔

جناب سید رحیم: جناب والا، زه دا گزارش کومه چه په ډګر کښے، په پیر بابا کښے، په سواړئ کښے، په شل بانډئ کښے، په دیوانه بابا کښے او په داسے مختلف ځایونو کښے دھماکے شوی دی او په هغے کښے زمونږ ډیر خوږ او درونړ وزیر اعلیٰ صاحب ته ما باقاعده د هغے متعلق ریکویسټ هم کړے دے او دوئ هغوی ته هم Show کړی دی خو د نن تاریخه پورے فنانس والا یوه پیسه هم هغوی ته ورنکړه او چه کوم درخواستونه هوم ډیپارټمنټ ته مارک شوی دی، نه هغوی چه کوم دے ورکړه نو زما ستاسو په وساطت باندے وزیر اعلیٰ صاحب ته دا درخواست دے چه په بونیر ضلع کښے د دھماکو په ذریعه باندے کوم کورونه، دوکانونه یا مقصد دا دے نور څه ځایونه تباه شوی وی چه هغه په دے معاوضه کښے باقاعده شامل شی او جناب والا، بونیر کښے چه څومره مالکانو ته نقصان رسیدلے دے، د هغوی املاک ته، د هغے معاوضه د ورکړے شی۔ ډیر مننه۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ارشد عبداللہ خان۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! یو دوه منټه غواړم جی۔

جناب قائمقام سپیکر: جی انور خان۔

جناب انور خان: تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، مخکښے جی هم مونږ په دے ایوان کښے خبره کړے وه، نن لیډر آف دی هاؤس سی ایم صاحب هم راغلے دے، دلته تشریف فرما دے جی، په چوکیاتن کښے جی په پولیس وین باندے

حمله شوے وه د نن نه تقریباً شپږ میاشتے مخکښے او په هغے کښے څه پولیس سپاهیان هم شهیدان کړے شوی وو او په هغے کښے د سکول د ماشومانو چهټی شوے وه او ماشومانے جینکئ د هغے وین خوا ته تیریدے او هغه وړے ماشومانے هم پکښے شهیدانے کړے شوے وے ، شپږ میاشتے ئے اوشوے جی۔ مخکښے مونږ دا ریکویسټ کړے وو خو د نن ورځے پورے هغه کسان بار بار مونږ له راځی، تقریباً شپږمه اوومه میاشت ده د هغوی د بم بلاسټ، کومے ماشومانے چه وژلے شوے وے ، شهیدانے کړے شوے وے ، هغوی ته پیسے نه دی ملاؤ شوی۔ نن د دیر نه یو جرګه راغلے ده، اته کسان زمونږ سره په دے هاؤس کښے هم ناست دی، د هغه ځائے مشران راغلی دی۔ زما سی ایم صاحب ته او تاسو ته، ټولو ته دا ریکویسټ دے چه هغه کومه معاوضه د بم بلاسټ چه شپږ میاشتو پس هم هغه معاوضه نه ملاویږی، پکار دا ده چه زمونږ سره مخکښے هم دا وعده شوے وه چه په بمونو کښے څوک بلاسټ شی، د ایم پی ایز په ذریعه به د هغے چیکونه مونږ په یوه میاشت کښے دننه دننه ورکوؤ، اول پندره ورځے بیا میاشت باندے شو۔ شپږ میاشتے اوشوے جی چه هغه کسانو ته هیڅ قسمه د حکومت د طرف نه دغه نه دے شوے۔ زه دا درخواست کومه جی، هغه ماشومانے چه کومے شهیدانے کړے شوی دی، د هغوی معاوضه د هغوی ته ملاؤ شی۔ تهینک یو سر۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> بشیر بلور صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر(وزیر بلدیات}:</u> سپیکر صاحب، دا زمونږ ورور خبرے اوکړے خو دوئ چرته مونږ ته نه دی وئیلی چه دا خبره اوکړو، کښیینو، خبره به اوکړو چه دا ولے نه دی شوی؟ سی ایم خو اوپن اعلان کړے دے ، فلور آف دی هاؤس دا خبره ئے کړے ده چه Within ten days زیات نه زیات هغوی به مونږ انشاء الله Compensate کوؤ نو نه پوهیږو چه دا ولے شپږ میاشتے اوشوے چه نه دی ملاؤ شوے ؟ دوئ د راشی، مونږ به ډی سی او سره خبره اوکړو، دا پراسس لږ دومره دے چه کنفرمیشن ډی سی او کوی او بیا هوم سیکرټری ته راشی او فنانس به Already پیسے ورله ورکړی، په دیکښے بالکل دوئ د ما سره کښینی او ټیلیفون به اوکړو، تپوس به اوکړو چه دا ولے تر اوسه پورے نه

دی ملاؤ شوے ؟ بالکل کہ نہ دی ملاؤ شوی، ډیر معذرت خواہ یو، ډیر زر تہ زرہ ورتہ بہ ملاؤ شی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکر صاحب، زہ د خپل قرارداد بارہ کښے عرض کوم۔ سر، ھلتہ د شانګلہ ھیڅ کوا رټر ئے قبضہ کړے وو او ھلتہ چہ کوم Destruction شوے دے، کومہ تباھی شوے دہ، سوات کښے چہ کوم شوے دہ، ھغہ خو ستاسو مخکښے خبرے موجود دی، زما خو Simple قرارداد دے جی، د دے نہ بہ د خلقو ھغہ مرھم پټئ اوشی او خلق بہ لږ دغہ شی چہ زمونږ د پارہ اسمبلئ کښے خبرے کیږی او کہ دا قرارداد پاس نہ شی، دا بہ یو Good message نہ وی د موجودہ حالاتو سرہ۔ زہ بہ دا درخواست کوم چہ زما دا قرارداد د As it is پاس شی نو ډیرہ مهربانی بہ وی جی۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر!

جناب قائمقام سپیکر: محمد علی خان۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، ځنګہ چہ ظاھر شاہ صاحب د خپلے علاقے مطابق قرارداد پیش کړے دے، داسے جی زمونږہ پہ شبقدر کښے ھم آپریشن شوے وو او د فوج د ګولہ باریٔ، بمباریٔ او د شیلنګ پہ وجہ چہ د ھغے ضرورت ھم نہ وو خو ھغوی اوکړو، ھلتہ ډیر زیات کورونہ وران شوی دی۔ وزیر اعلیٰ صاحب، مهربانی کړے دہ، د علاقے د پارہ ئے د یو پیکج منظوری ورکړے دہ، دستخطے ئے کړی دی خو ھغہ کوم کورونہ چہ وران شوی دی او کوم خلق چہ ھلتہ پہ آپریشن کښے مړہ شوی دی، ھغوی تہ اوسہ پورے څہ ریلیف نہ دے ملاؤ شوے، مهربانی د اوکړی، د ھغے ټول ریکارډ مونږہ ډی سی او لہ ورکړے دے نو د علاقے خلقو تہ، بے ګناہ خلقو تہ د څہ ریلیف ملاؤ شی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب سپیکر، بالکل یہ قرارداد پاس ہونی چاہیئے لیکن جیسے باقی ساتھیوں نے اس میں اپنے علاقوں کو بھی Include کرنے کی ریکویسٹ کی ہے تو میرے خیال سے سارے پختونخوا کے حوالے سے ایک قرارداد ہو جائے کیونکہ حکومت کی ویسے بھی ذمہ داری ہے لیکن اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے، اگر ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں تو ہم کہاں سے سب کو دیں گے؟ تو ہمارے جو موجودہ

وسائل ہیں، اس میں رہتے ہوئے تمام صوبے کے جہاں پر نقصانات ہوئے، ہر جگہ پر وہ ہماری ذمہ داری ہے، ہم پوری کریں گے۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution, as amended, moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر ذاکر اللہ خان۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ کو میں ٹائم دے دیتا ہوں۔ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، آج پھر پاکستان میں یکجہتی کا جو اظہار ہوا ہے، اس سلسلے میں عرض ہے کہ چونکہ ہمارا سیشن ہے اور ہم لوگ سیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں تو میرا خیال ہے کہ آج کی تمام قرار دادیں کوئی بھی منسٹر Oppose نہ کریں اور اس کو پاس کر دیں کیونکہ آج پھر تمام جماعتوں نے پاکستان کو بچانے کیلئے جس یکجہتی کا اظہار کیا ہے اور آپ کی سینٹ میں فاروق ایچ نائیک صاحب اور جان جمالی جب Unopposed آ گئے ہیں تو میرا خیال ہے کہ یہ ان تمام جماعتوں کیلئے، ایک تو آپ لوگوں کیلئے نیک شگون بھی ہے اور یہاں اس اسمبلی کیلئے بھی، تو میرا خیال ہے کہ آج اگر تمام قرار دادیں Unopposed پاس ہو جائیں، Unanimously تو میرا خیال ہے کہ بہتر ہو گا۔

(تالیاں)

Mr. Acting Speaker: Dr. Zakirullah Khan, honorable MPA, to please move his resolution No. 35 in the House. Dr. Zakirullah. Not present, withdrawn. Ms. Noor Sahar, honourable MPA, to please move her resolution No. 38 in the House.

محترمہ نور سحر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پشتو زبان وثقافت کو فروغ دینے کیلئے سرکاری طور پر صوبہ سرحد میں ایک الگ ٹی وی چینل کا قیام عمل میں لایا جائے۔

سپیکر صاحب، آپ کی اجازت سے میں ذرا Explanation کر دیتی ہوں۔ صوبے کے حوالے سے یہ ایک بہت اہم قرارداد ہے کیونکہ موجودہ وقت میں ہماری زبان کو قومی ٹی وی میں بہت کم وقت دیا جاتا ہے تو ایک تو ہمارا مطلب یہ ہے کہ وفاق میں اہم عناصر کی وجہ سے ہماری زبان کو صحیح وقت دیا جائے، نیز بہت سے پروگرامز ہماری تہذیب اور ثقافت کے آئینہ دار ہوں اور اسلامی اصولوں کے اندر ہوں کیونکہ بہت سی زبانوں کو اہمیت دی جاتی ہے اور پشتو کو نظر انداز کیا جاتا ہے، اس حوالے سے میں کہتی ہوں کہ یہ قرارداد منظور ہو جائے تاکہ ہماری پشتو زبان کو صوبہ سرحد کے حوالے سے نظر انداز نہ کیا جائے۔ تھینک یو۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned. Mian Ifthikhar Hussain Sahib.

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): زه د دوئ ډیر مشکور یمه جی، ډیره اهم خبره دوئ اوچته کړے ده۔ د ټی وی په حواله باندے په حکومتی سطح باندے دلته د اباسین د پاره مونږ خپل کوشش کړے دے او تقریباً هغه په داسے سټیج کښے دے چه بیخی د مرکز د طرف نه ئے Approval شوے دے۔ مونږ خپل وزیر اعلیٰ صاحب ته خواست کړے وو او هغه هلته مرکز کښے هم خواست کړے وو چه د پیسو لږه مسئله وه او په هغے کښے هغوی غور کوی نو زمونږ ټول پراسس کمپلیټ شوے دے او چه د پیسو په حواله باندے هغوی یو دوه درے ځائے کښے خبره کړے هم ده چه دغه خبره سر ته اورسی نو دلته به اباسین ټی وی سټیشن شروع شی۔ البته د دے قرارداد په حواله، د دے د سوچ و فکر په حواله دا خبره کوؤ چه د اباسین د پاره د مرکزی حکومت فی الفور خپل فنډ ریلیز کړی نو زمونږ دا کار به بیخی اسان شی او مونږ د خپلے صوبے د طرف نه چونکه دا د مرکز سره وی او مرکز د هغے اجازت ورکوی، فنډنګ هم د هغه ځائے نه وی نو مونږ خپله کارروائی کړے هم ده او د دوئ د دے خبرے سره به نور هم تقویت ملاؤ شی۔ په هغے کښے د پښتو سره سره د مقامی ژبو چه کوم دے، د هغے هم خپل یو ځائے دے او مونږ د دے صوبے د ټولو ژبو د احترام په بنیاد د اباسین ټی وی چینل چه کومه خبره کړے ده، د هر چا به پکښے خپل خپل ځائے وی خو دا به زمونږ علاقه، د دے صوبے خپل ټی وی په دے بنیاد باندے وی چه هغه به زمونږ په کنټرول کښے وی او مونږ به چه څنګه بولان ټی وی سټیشن دے نو هغه په بلوچستان کښے چلیږی،

داسے به زمونږ دا اباسین ټی وی سټیشن دلته چلیږی او د دے ټولے صوبے د هرے یوے ژبے په هغے کښے خپل خپل مقام وی او مونږ د دے قرارداد حمایت کوؤ او ورسره دا خبره ضرور کوؤ چه مرکزی حکومت د فی الفور فنډ ریلیز کړی۔

جناب سلیم خان(وزیر بہبود آبادی): جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: سلیم خان صاحب۔ د سلیم خان مائیک آن کړی کنه؟

وزیر بہبود آبادی: جناب سپیکر، مقامی زبانوں کے حوالے سے یہاں پہ اباسین چینل کی بات ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر، آپ کو معلوم ہے کہ صوبہ سرحد کے اندر بہت ساری زبانیں بولی جاتی ہیں تو پشتو جو ہے، میجارٹی میں ہے اور 70% ہے، اس کے بعد۔۔۔۔

ایک آواز: 74% ہے۔

وزیر بہبود آبادی: جی 74% ہے، اس کے بعد سرائیکی ہے اور اس کے بعد یہاں پہ تیسرے نمبر پہ چترالی بھی ہے تو جناب سپیکر، میری ایک گزارش یہی ہے کہ اباسین چینل میں مقامی زبانوں کیساتھ ساتھ چترالی زبان کو بھی اگر تھوڑا Space دیا جائے تاکہ چترالی زبان میں خبریں اور چھوٹے موٹے وہاں پہ ثقافت کے کچھ پروگرامز اگر نشر ہو جائیں تو جناب سپیکر، یہ چترال کے عوام کیساتھ اور چترالی زبان جو لوگ بولتے ہیں، گلگت اور غزے تک لوگ اس زبان کو بولتے ہیں تو ان کو تھوڑی سی Encouragement ملے گی۔ جناب سپیکر، یہ میری گزارش ہے پورے ہاؤس سے۔Thank you very much, Sir۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, Mian Ifthikhar Hussain Sahib.

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، شاید میں پشتو میں بول پڑا تو سلیم بھائی نہ سمجھے ہوں۔ میں نے تو پہلے ہی یہ کہہ دیا کہ یہاں پہ جو بھی زبان ہے، اس کو اس میں حصہ ملے گا اور یہ میں نے احتیاطاً اسلئے کہا کہ قرارداد میں چونکہ اس کا ذکر نہیں تھا تو میں نے کہا کہ یہ بھائی ناراض نہ ہوں تو میں نے اس کی بھی وضاحت کر دی اور ساتھ میں نے یہ بھی کہا کہ سب کچھ ہم کر چکے ہیں صرف فنڈ کے حوالے سے کہتا ہوں کہ مرکز سے ہمیں فنڈز ریلیز کیا جائے۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member, with amendment proposed by the honourable Minister Mr. Salim Khan, may be

passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Hafiz Akhtar Ali, honourable MPA, to please move his resolution No. 50 in the House. Hafiz Akhtar Ali Sahib.

حافظ اختر علی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ حلقہ پی ایف 28 مردان کے ان علاقوں میں بجلی کی ترسیل کو یقینی بنانے کیلئے اقدامات کرے جہاں پر بجلی کی ترسیل تا حال نہیں کی گئی ہے تاکہ عوام کی تکالیف کا ازالہ ہوسکے۔

Mr. Acting Speaker: The Minister concerned. The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Syed Muhammad Ali Shah Bacha. He is on leave, his resolution is deferred. Mr. Akram Khan Durrani Sahib, honourable MPA, please. On his behalf Mufti Kifayatullah, please move it.

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ کے اسی ہزار ملازمین کو برطرف کردیا گیا ہے جوکہ ان کیساتھ سراسر ناانصافی ہے، لہذا حکومت مذکورہ پراجیکٹ کیلئے فنڈ ریلیز کرکے ملازمین کو بے روزگاری سے بچائے تاکہ وہ اپنے خاندانوں کی کفالت کرسکیں۔

Mr. Acting Speaker: The Minister concerned. The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! ما خو یو بل عرض هم کولو-----

جناب قائم مقام سپیکر: موقع به درته ملاؤ شی خیر دے۔

(قہقہے)

Mr. Acting Speaker: Mr. Ghulam Muhammad, honourable MPA, to please move his resolution No. 120 in the House. Ghulam Muhammad Sahib, please.

جناب غلام محمد: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ضلع چترال میں اور خاصکر پی ایف 90 چترال میں حالیہ بارشوں سے کافی نقصانات ہوئے ہیں جس سے سونوغر، چنار، چوئینجے، گاؤں کہوت اور گاؤں چرون اویر بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں اور بہت سے لوگ بے گھر بھی ہو چکے ہیں، لہذا حکومت ان علاقوں کو آفت زدہ قرار دیکر متعلقہ لوگوں کی ہنگامی بنیادوں پر بحالی کیلئے اقدامات کرے۔

جناب سپیکر، اس میں 38 گھرانے ایسے ہیں کہ وہ ابھی سخت سردی میں ٹینٹوں میں گزارہ کرتے ہیں تو میری Minister concerned سے یہ گزارش ہے کہ وہ اس کی مخالفت نہ کریں بلکہ اس کو Unanimously pass کرادیں یا ERRA کے Through یا کسی این جی او کے Through ان لوگوں کی بحالی کیلئے اقدامات کریں تو میری گزارش ہے، اس تمام ہاؤس سے بھی گزارش ہے کہ اس کو Unanimously pass کردے جی۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب سپیکر، ہم اس کو سپورٹ نہیں کر سکتے، اس میں Financial constraints ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو آفت زدہ ایریاز ہوتے ہیں، ان کا اپنا ایک Criteria ہے، ایک امنڈمنٹ کر لیتا ہوں Criteria کی کہ جو واقعی آفت زدہ ہے تو وہاں کی لوکل ایڈمنسٹریشن اس کو خود ہی ڈیکلیئر کر دیتی ہے لیکن اگر ہم ایک ایک علاقے کو Refresh treatment دینا شروع کریں تو Government does not enjoy those means، ہم اتنے پیسے کہاں سے لائیں گے؟ اسلئے یہ سپورٹ نہیں کر سکتے۔

Mr. Acting Speaker: The honourable Member! What do you say?

جناب غلام محمد: جناب سپیکر، ہم اب کیا کریں، جب 38 گھرانے اس سخت سردی میں ٹینٹوں میں گزارہ ایک سال سے کر رہے ہیں جی، اگر ان کی بحالی کیلئے پانچ پانچ، دس دس ہزار روپے گورنمنٹ نہیں دے سکتی، پھر ہمیں ان کرسیوں پر بیٹھنے کا کیا جواز بنتا ہے؟ جناب سپیکر، میری گزارش ہے کہ اس کو Unanimously pass کردیں۔ آج میری خوش قسمتی ہے کہ لیڈر آف دی ہاؤس بھی تشریف رکھتے

ہیں، سینیئر وزراء بھی تشریف رکھتے ہیں تو اس کے باوجود بھی اگر منسٹر صاحب اس کی مخالفت کرتے ہیں تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا جی، Humanitarian basis پر ان لوگوں کیساتھ ہمدردی کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون: یہ غلام محمد صاحب ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں گے تو جو ایریاز یہ Identify کرتے ہیں کہ Specific families identify یہ کرتے ہیں کہ واقعی وہ بے گھر ہو گئے ہیں تو ہم لوکل ایڈمنسٹریشن کے Through اس کی Confirmation کروالیں گے اور جو Possible help ہے، وہ پراونشل گورنمنٹ کرلے گی تو یہ آپ کیساتھ کوآپریشن کر سکتے ہیں لیکن قرارداد جو ہے، وہ پھر Binding ہے نا، وہ ہم لوگ نہیں کر سکتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب جو فرمارہے ہیں، غلام محمد صاحب! آپ اس طرح کرلیں، جس طرح وہ فرمارہے ہیں تو آپ ان کیساتھ بیٹھ جائیں اور ان کو بتادیں، مطلب ہے جو بھی وہ آپ کیساتھ کر سکیں، وہ تو پہلے بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ گورنمنٹ Within its own resources وہ کر رہے ہیں تو آپ ان کیساتھ کوئی ٹائم فکس کرلیں اور جو بھی ہے، مطلب ہے وہ کرلے گا، آپ کا وہ صحیح ہے کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ٹھیک ہے؟

جناب غلام محمد: ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ Withdraw کرنا چاہتے ہیں؟

جناب غلام محمد: نہیں Withdraw تو نہیں کرنا، البتہ پینڈنگ کرلیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، بس Consider ہو گئی نا۔

جناب غلام محمد: پینڈنگ کرلیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پینڈنگ کا کیا مطلب؟

جناب غلام محمد: نہیں، منسٹر صاحب کیساتھ میں بیٹھوں گا، مجھے تسلی کرائیں یا نہیں کرائیں گے۔ میں منسٹر صاحب کیساتھ بیٹھوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کو Withdraw کرلیں، پھر لے آئیں۔

جناب غلام محمد: مجھے یہاں کس لئے بھیجا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: غلام محمد صاحب! پھر آپ اس کو دوبارہ لا سکتے ہیں، کوئی بات نہیں لیکن یہ پینڈنگ نہیں ہو سکتی، ٹھیک ہے۔

جناب غلام محمد: تو پھر کیا بات ہو گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ان سے بات کر لیں۔

جناب غلام محمد: آپ ہاؤس سے پوچھ لیں سر، ہاؤس سے پوچھ لیں۔

Mr. Acting Speaker: The motion-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، اگر یہ اس طرح کر لیں کہ-----

جناب قائم مقام سپیکر: میاں افتخار حسین۔

وزیر اطلاعات: (جناب غلام محمد، رکن اسمبلی سے) یہ آپ کے حق میں بات جارہی ہے کہ آپ کیساتھ بیٹھ کر آپ کی تسلی ہو گی، نہیں ہو گی تو بعد میں لے آؤ گے۔ ابھی تو یہ Kill ہو جائے گی تو آپ کا کیا مسئلہ بنے گا تو سیدھی سی بات ہے، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ واپس لے لیں۔

جناب غلام محمد: ٹھیک ہے۔

Mr. Acting Speaker: The resolution is withdrawn. Malik Badshah Salih, honourable MPA, to please move his resolution No. 138 in the House. Mr. Badshah Salih Sahib, please.

جناب بادشاہ صالح: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ اور ته سندھ کوہستان جو کہ سات یونین کونسلوں پر مشتمل علاقہ ہے اور جس کی آبادی بھی بہت زیادہ ہے، لہذا اور ته سندھ کوہستان کو ایک علیحدہ سب ڈویژن کا درجہ دیا جائے، جس کا صدر مقام شرینگل ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: ارشد عبداللہ صاحب۔

جناب بادشاہ صالح: زه عرض کومه، زه لږ وضاحت اوکړمه جی۔ دا اووه کونسلے دی د دیر بالا چه کومه زمکه ده، دا اووه کونسلے دی، د دیر بالا نه بیا سیوا دی، د دے Main لاره چه ده، دا 120 کلو میټر ده، د دیر نه جی کونګه تلل ورته وائی، بیا د سوات سره لګیدلے دے، هغه 150 کلو میټر، بیا په دیکښے ډوک دره او ګوادئ ځان ځان له درے دی۔ دا خلق چه تاریخ له هم دیر ته راځی نو یوه ورځ مخکښے راځی، بیا هلته شپه اوکړی او بیا په سبا تاریخ اوکړی، بیا بلے شپے له هغه ورځ دریمه ورځ له کور ته رسی او مخکښے اسمبلی، سابقه

حکومت کښې هم دا يو قرارداد پاس شوے وو نو دا جی دوئ ته ريکويسټ کوم چه زمونږ قوم ته ډير زيات تکليف دے چه دا ما له متفقه طور پاس شی او وزير اعلیٰ صاحب ته پخپله د دے معلومات شته دے جی، هغه هلته تلے دے او ګرځيدلے دے جی۔

<u>جناب قائم مقام سپيکر</u>: جناب ارشد عبدالله صاحب۔

<u>وزير قانون</u>: ديکښے جی Financial constraints دی او دا ګورنمنټ نه شی سپورټ کولے جی۔

<u>جناب بادشاه صالح</u>: جناب سپيکر!

<u>جناب قائم مقام سپيکر</u>: جناب صالح صاحب۔

<u>جناب بادشاه صالح</u>: جناب دوئ ته زه ريکويسټ کوم چه دا پاس کړئ، دا زمونږ قومی مسئله ده، مونږ ستاسو نه نور څه نه غواړو، نه پيسے غواړم، نه بل څه شے غواړم، دفترے هلته تيارے دی، هر څه شته، جج شته، تهانے شته، ډی ايس پی پکښے شته خو صرف منظوری ورله ورکړئ جی۔ ولے دے قوم ته تکليف ملاؤيږی؟ تاسو ټول دا اتفاق باندے زما سره منظور کړئ، دا به ستاسو ډيره مهربانی وی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپيکر صاحب! په دے سلسله کښے زه دا عرض کوم چه هر کله۔۔۔۔

<u>جناب قائم مقام سپيکر</u>: جناب عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: د هر يو ګورنمنټ فنکشنز چه په کوم باندے منسټر صاحب اووئيل چه فنانسز پکښے Involve دی نو هغوی وائی چه نه دی Involve، ځکه چه دا ټول آفسز چه کوم د سب ډويژن د پاره ګورنمنټ فنکشنريز پکار دی، هغه Already هلته کښے Exist کوی خو صرف هغه Approval پکار دے۔ زما خو جی دا درخواست دے چه دا تاسو يوے کميټئ ته دغه کړئ، Concerned Committee ته چه دا لاړ شی او منسټر صاحب او دوئ به کښينی، بيا به ئے Thrash out کړی۔ که فرض کړه واقعی Financial constraints پکښے نه وی Involve نو بيا به دا پاس کړی نو کميټئ ته ئے اوليږئ۔

(شور)

<u>جناب بادشاہ صالح:</u> جناب سپیکر صاحب، دیکښے خو هر څه شوی دی، تیار دی بس د Approval خبره ده نو زه دا عرض کوم چه دا تعاون اوکړئ او دا پاس کړئ۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> کمیټئ ته که ځی نو مونږ ته پرے اعتراض نشته جی۔

<u>جناب بادشاہ صالح:</u> جناب سپیکر، مونږ خلقو ته ډیر زیات تکلیف دے، قوم ته تکلیف دے جی۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> This resolution is referred to the Committee concerned. Uzma Khan, MPA, to please move her resolution No. 152 in the House. Uzma Khan, please.

<u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> شکریہ سپیکر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ کوہاٹ روڈ پر سرکاری رہائشی کالونی گلشن رحمان کی پرانی دیوار گاڑیوں کی ٹکر کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہے جس کی وجہ سے چوری اور ڈاکہ زنی میں اضافہ ہوا ہے اور کالونی کے مکین غیر محفوظ ہونے لگے ہیں، لہذا سول کوارٹرز کی طرز پر گلشن رحمان کالونی کی کوہاٹ کی طرف چار دیواری کو 9 انچ تعمیر کیا جائے تاکہ کالونی کے مکینوں کی جان ومال کی حفاظت ممکن ہو سکے۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Janab Minister concerned, please.

<u>وزیر قانون:</u> دوباره جی دلته، دیکښے بیا Constraints, financial implications involve دی، یو خو تې ایم اے شته، ستاسو خپل ایم پی اے فنډز دی، دوئ د هغے نه کولے شی او که نه وی نو مطلب دا دے چه مونږ ئے نه شو سپورټ کولے۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> محترمہ عظمیٰ خان۔

<u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> سر، زما چه قرارداد راشی، په فلور باندے راشی نو دوئ ته پته اولګی چه فنانس Involve دے۔ ستاسو سیکرټریټ دغه ټائم څه کوی، پکار ده چه کوم ټائم هغه په پراسس کښے وی او هغه Reject کیدے او ما ته لیټر راتلے چه دا نه شی پیش کیدے؟ بله دا سپیکر صاحب، چه منسټر صاحب ته په دے باره کښے یو دغه هم راغلے دے، اندازه هغوی لګولے ده، تخمینه چه دا دیوال

تقریباً په ستره لاکھ باندے تعمیر کیږی۔ زه به د دے Explanation ورکړم چه زما د یو کوئسچن جواب کښے دوئ ما ته وئیلی دی چه سول کوارټرز کښے پانچ سو فټ لمبائی دیوال چه وو، هغه په تین لاکھ تعمیر شوے وو نو په گلشن رحمان کښے دا ساړھے پانچ سو فټ دیوال په ستره لاکھ څنگه تعمیر کوی سپیکر صاحب! آیا دا د اوسپنے دیوال جوړیږی او که د خښتو نه؟

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب! تاسو دا ریزولیوشن اوګورئ، دا په دے کوهاټ روډ باندے گلشن رحمان کالونی ده، مونږ هم پرے ځو راځو او دا لږ غوندے کار پکښے کول غواړی۔ زما په خیال دومره دغه نه دے، دیوالونه پریوتے دی څه ایکسیډنټ سره یا نور څه سره نو که دا کیدے شی نو۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دا په قرارداد نه شی کیدے، دا به مونږ اوګورو، دوئ د مونږ سره پته اوکړی، مونږ به سرے واستوؤ، اوبه ئے ګورو چه مونږ کولے شو نو اوبه ئے کړو خو قرارداد .That is binding on us او دیکښے Financial implications چه وی، هغه کله هم قرارداد باندے نه پاس کیږی۔ حکومت سپورټ کوی نه خو دے دا پرابلم چه کوم دے، دا به انشاءالله مونږه اوګورو چه مونږ کولے شو نو مونږ به ئے اوکړو، ولے به ئے نه کوؤ؟

ملک قاسم خان خټک: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جناب قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خټک: جناب والا، دا خو دومره اهم قرارداد دے، دا خو دومره اهم سکیم دے، دا د ټی ایم اے نه نه کیږی، د ټی ایم اے سکیم خو، ارشد عبدالله صاحب وائی چه د ټی ایم اے د فنډ نه د دا اوشی۔ اوګوره جی، دا خو د ټول پیښور رونق دے چه هغه کوم بچی چه دلته راځی کله، ایکسیډنټ کښے یو بچے ضائع شی، دا ډیر اهم قرارداد دے، زه بشیر بلور صاحب ته او قائد ایوان صاحب ته ریکویسټ کوم چه د دے خا مخا نوټس واخلی او دا د منظور کړی چه Bound شی حکومت چه دا اوکړی۔ شکریه۔

محترمه عظمیٰ خان: سپیکر صاحب!

جناب قائم مقام سپیکر: عظمیٰ خان صاحبہ۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب، زه به دا وئیل غواړم چه دا دیوال په داسے ځائے کښے دے چه هغے سره همیشه د ګاډو ټکر کیږی او د هغے وجے نه هغه دیوال خراب شوے دے۔ سپیکر صاحب، هغه دیوال نه چه کوم ماشومان رااوځی، لوبے کوی نو هغه کوم محفوظ دی۔ سبا که د چا یو بچے پکښے خوږ شو سپیکر صاحب، نو ما او ته به د ټولو نه مخکښے ځو، امداد به ورکوؤ۔ بهتره ده چه د هغے نه مونږ مخکښے سیفټی هغوی ته ورکړو چه داسے واقعه اونه شی په هغے کښے۔

جناب قائم مقام سپیکر: دا د عالمګیر خان حلقه کښے راځی؟ عالمګیر خان!

جناب محمد عالمگیر خلیل: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ عظمیٰ بی بی چه کوم قرارداد پیش کړے دے، اصل کښے ګلشن رحمان کالونی زما په حلقه کښے راځی، هلته ټول ګورنمنټ ایمپلائز دی خو زه بشیر خان ته یو خواست کومه او بیا ورکس اینډ سروسز ته، سی ایم صاحب هم ناست دے چه د افسرانو په بنګلو باندے، باورچی خانه او په ګیراج باندے لس لکهه لګیدے شی نو د ګلشن رحمان کالونئ په دے باؤنډری وال باندے بیا ولے نه شی لګیدے؟ (تالیاں) نو زه حیران په دے یمه چه هلته ټول سرکاری دغه اوسیږی، ګلشن رحمان کالونی په پی ایف 6 کښے ده، زه به دوئ سره حساب اوکړم چه او د ګوری چه د یو یو بیوروکریټ په کور، په ګیراج او د سپو په ځائے څومره څومره پیسے لګی او چه کومه حقه مطالبه شی نو هغه دوئ نهه منسټرانو ته حواله کوی، یو ئے یو ته حواله کوی او بل ئے بل ته حواله کوی او بل ئے بل ته حواله کوی۔ هغه ټول دیوال چه راغونډ کړے نو د لسو لکهو یا د پینځو لکهو به نه وی نو زه د دے بی بی د قرارداد ملګرتیا کوم او بیا خپل مشر نه معافی هم غواړمه چه دومره اوږدوئ ئے مه چه په نهه طرفه ئے راتاوهئ۔ زه دا وایمه چه په دغه دیوال صرف د یو بیوروکریټ د بنګلے او ګیراج پیسے نه لګی (تالیاں) چه دا کومے تاسو دوئ له لګوئ او ماربلے مو ورته لګولی دی، دا مهربانی اوکړئ چه بی بی دا کوم قرارداد پیش کړو، دا قرارداد خو پکار نه ده چه په دے دومره وړه معامله باندے خو زه بیا هم د بی بی حمایت کوم او بشیر خان نه دا توقع کوم چه انشاء الله څومره زر

کیدے شی چه د دے ، سی ایم صاحب هم ناست دے ، سی اینډ ډبلیو والا ته د انسټرکشنز ورکړی او بشیر خان به بلدیاتو والا ته هم انسټرکشنز ورکړی او دا کار به زر تر زره اوکړی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب! دا خو ما خبره کوله، مطلب دا دے چه دلته خو ټول ګورنمنټ ایمپلائز اوسیږی، هغوی نه باقاعده هاؤس رینټ هم کټ کیږی، نور هم ورنه کټ کیږی نو دا د ایډمنسټریشن دغه دے نو هغوی سره به خپل هم دومره فنډ وی نو دیوال دے ، په دے باندے تاسو دغه اوکړئ۔ ارشد عبدالله صاحب۔

وزیر قانون: بالکل جی، دوئ د خپل قرارداد واپس واخلی، زه هاؤس ته ایشورنس ورکومه چه زه به هلته ایډمنسټریشن سیکرټری ته دا-----

(شور)

ایک آواز: واپس څنګه واخلی؟

وزیر قانون: زه جی فلور آف دی هاؤس خبره کومه چه مونږ چه کوم ایشورنس ورکړو، د هغے بیا زمونږ نه سبا تپوس کیږی چه دا څه دی؟ مونږ خپل کوشش به اوکړو چه زر نه زر دا Repair شی۔

محترمه عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! زه-----

جناب قائم مقام سپیکر: عظمیٰ خان! منسټر صاحب په فلور باندے ایشورنس ورکوی چه دا به مونږ اوکړو نو زه وایم چه یو منسټر صاحب-----

محترمه عظمیٰ خان: سر، که هغه Willing وی نو زما قرارداد د پریږدی چه هغه پاس شی، که هغه Willing وی او دا کار کوی نو که زه قرارداد Withdraw کړم نو It means چه چانسز شته چه دا کار به اونه شی۔ قرارداد به پاس کړو، که With majority لاړو نو هغه به پرے هم ډسکشن اوشی او که پاس شو نو دا به ډیره ښه خبره وی۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed by majority.

(Applauses)

Mr. Acting Speaker: Engineer Javed Iqbal Tarakai, honourable MPA, to please move his resolution No. 163 in the House. Javed Tarakai Sahib, please.

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ تمباکو سیس کی مد میں حاصل شدہ رقم کو صرف تمباکو پیدا کرنے والے علاقوں کی ترقی میں منصفانہ تقسیم کیلئے کیمٹیاں تشکیل دی جائیں تاکہ فنڈ مذکورہ علاقوں کی ترقی کیلئے معقول اور شفاف طریقے سے خرچ ہو سکے۔

سپیکر صاحب، د ټوبیکو سیس پیسے ځی فیډرل گورنمنټ ته او فیډرل گورنمنټ نه بیا واپس راځی پراونشل گورنمنټ ته۔ زما د ریزلیوشن دا مطلب دے چه Tobacco growing areas چه دی، هغے کښے دا Equally، منصفانه طریقے باندے Distribute شی، For example په مانسهره کښے تمباکو کیږی، د ټولو نه زیات په صوابئ کښے کیږی، بیا په سوات کښے کیږی، په چارسده کښے هم کیږی جی، په مردان کښے هم کیږی Definitely نو مونږ وایو چه ټوبیکو بورډ سره فگرز پراته دی چه کوم کوم علاقه څومره څومره، مطلب دا دے چه ټوبیکو کیږی نو هغوی د په هغه طریقه باندے، دا په منصفانه طریقه باندے په دے علاقو باندے Distribute کړی او پلس دا چه دا ایم پی ایز دی-----

آوازیں: بونیر کښے هم وی۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: هاں جی، بونیر هم دے او د مختیار خان حلقه کښے هم نو مونږ وایو چه دا Distribute هم په صحیح طریقه شی او پلس دا چه کوم ایم پی ایز دی Concerned، د هغوی د پکښے اختیار هم وی چه دا د په کومه طریقه باندے استعمال کړے شی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب!-----

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: د دوئ نه پس۔

مفتی کفایت اللہ: شکریه۔ دا جاوید خان چه کوم قرارداد راوړے دے، دا ډیر زیات اهم دے او دلته قائد ایوان هم ناست دے نو کیدے شی چه هغوی هم لږه توجه اوکړی۔ د تمباکو سیس دا پیسے مرکز ته ځی، بیا هلته نه واپس راځی او د دے چه کوم Growing districts دی، هغے کښے یو ډسټرکټ مانسهره ده۔ سپیکر صاحب! ستاسو په حواله لږه توجه غواړمه، د وزیر اعلیٰ صاحب لږه توجه غواړمه۔

جناب قائم مقام سپیکر: سی ایم صاحب! زه خو دا Observe کومه، وختی راسے دا ګورمه چه دا ټول ایم پی ایز صاحبان درځی دستخطے کوی نو زما زړه کښے راغلل چه دا مونږ به څه ټائم بیا کوؤ۔ (قہقہہ) مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: ډیره مهربانی جی، دا حساس معامله ده، دا چه کوم Growing districts دی، د دے د پاره باقاعده قانون سازی شوے ده چه هغے کښے به لګی خو جی دا ډسټرکټ لږ غوندے پهیلاؤ دے۔ ما سره یو زیاتے شوے دے جی، په دے باره کښے زمونږ دو کروړ انیس لاکه روپئ وے او هغه دو کروړ انیس لاکهه روپئ، زمونږه ډی آر او ما له سرټیفیکیټ راکړے دے چه هغه Growing area چه کوم ده، هغه پی ایف 55 دے نو د هغے ایم پی اے زه یمه جی، هغه ما محترم وزیر اعلیٰ صاحب په توجه کښے هم راوستے ده چه هغه د په دغه ځائے کښے تقسیم شی، د پی ایف نه د بهر نه ځی، که هغه د پی ایف نه بهر ځی نو دا زیاتے دے جی او زما د علاقے خلقو په دے باندے ډیر زیات احتجاج کړے دے او ما ته دا مشکله ده چه زه خپلے علاقے ته لاړ شمه نو که وزیر اعلیٰ صاحب محترم دا یقین دهانی راکړی چه په دے سلسله کښے کوم زیاتے شوے دے، د هغے به ازاله اوشی نو ډیره غټه مهربانی به وی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محمد علی خان۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب، دا سیس فنډ چارسدے ضلعے ته هم ملاؤ شوے دے، مختلف علاقو کښے هغوی ترقیاتی سیکمونه اغستی دی خو افسوس سره وایم چه زما په شبقدر کښے د سیس فنډ نه هیڅ یو ترقیاتی سکیم نه دے اغستے شوے، د نورو ایم پی ایز په علاقو کښے شوے دی خو زما هغه علاقه

ترے محرومه ده۔ زه دا ستاسو په وساطت درخواست کومه سی ایم صاحب ته او نور متعلقه کسانو ته چه زما علاقے کښے هم خامخا د دے سیس فنډ نه څه حصه اوکړی او هلته هم ډیرے زیاتے محرومیانے دی، ډیر ضرورتونه دی چه د هغه خلقو هم څه مداوا اوشی۔

Mr. Acting Speaker: The Minister concerned.

جناب بادشاه صالح: جناب سپیکر صاحب! زه دا وایم چه دوئ مونږ سره هره خبره کښے فنانس دغه کوی نو۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بادشاه صالح۔

جناب بادشاه صالح: جناب سپیکر، دوئ مونږ سره دغه کوی نو کوم د ځنګلو په مد کښے زمونږ نه چالیس فیصد ګورنمنټ اخلی، په څه دغه کښے بیس فیصد اخلی خو مونږ چالیس فیصد کړو نو هغے کښے اربونو روپئ دی جی۔ بل طرف ته خو مونږ سره د پیسو خبره وی چه دیکښے د فنانس مسئله ده، په دے تمباکو کښے پانچ فیصد هغه حلقو له ورکوی، د ځنګلو په پیسو کښے د هم مونږ له څه حصه راکوی، کوم چه غونډوی۔ صوبائی حکومت زمونږ په پیسو چلیږی جی نو دا مهربانی د اوکړی او په دیکښے د دغه د لرګو کهاته هم شامله کړی چه هغه حلقو ته د چه کومو کښے غټے غټے ځنګلے دی، هغوی ته د د هغوی حصه هم ملاویږی جی۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned.

وزیر قانون: جناب سپیکر، تر څو پورے چه د ټوبیکو سیس خبره ده نو د دے ډسټری بیوشن خو هم په دے طریقے سره کیږی، دے وخت کښے چه کوم کوم Tobacco growing areas دی، د هغوی ایم پی ایز ته دا د سپیشل فنډ په ذریعه باندے، چیف منسټر ډائریکټیوز باندے لګیا دی جی اوس هم تقسیمیږی، که مردان، صوابی، چارسده یا نور، مخکښے سوات کښے هم وو خو دے ځلے کال کښے چه څومره ریونیو د کوم ډسټرکټ نه راشی جی، د هغے ایم پی ایز ته دا ملاویږی، دا اصولی فیصله ده، د کابینه فیصله هم ده او د حکومت دا فیصله ده نو دوئ ته به پته نه وی خو که دوئ د صوابئ ایم پی اے وی نو دوئ ته به خپل فنډ ملاؤ شوے وی خو لا خبر به ترے نه وی۔

جناب قائم مقام سپیکر: زما ځومره خیال دے نور ډ سکشن به پرے نه کوؤ چه کوم هغه پروسیډنګز دے ، هغے ته راځو-----

جناب بادشاه صالح: جناب سپیکر صاحب!

جناب قائم مقام سپیکر: هغوی جواب درکړو۔ If you are not satisfied then the motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it . may say 'Aye' and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously. Muhammad…

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر صاحب! زه په دے سلسله کښے او د دے سره Related زما سوال دے او زه-----

جناب قائم مقام سپیکر: پرویز خان! هغه ټائم به د وئیلی وو، اوس خو پاس شو ریزولیوشن، اوس خبرے ، ستاسو خو څه دغه نشته چه کله ډ سکشن مونږ پرے کولو نو پکار ده چه تاسو د هغے جواب ورکړے وے۔

جناب پرویز احمد خان: جناب ، لکه څه رنګه چه دوئ اووئیل چه هغه د ممبرز په ذریعه باندے دا کوؤ او مونږ دا پیسے هغوی ته ورکوؤ نو هغه خو ډیره ښه طریقه باندے یو فیصله شوے وه خو چونکه اوس هغه تلے ده، هغه سیکرټری صاحب په هغے کښے صرف د ګیس دغه کړے دے ، بعضے علاقے دی چه هغه ځائے کښے ګیس نشته۔ هلته د دے روډونو ضرورت دے ، صرف دا یو پوټے په هغے کښے غلطی راغلے ده نو که دا اوشی چه دا تاسو مهربانی اوکړئ او دا ریزولیوشن په دے باندے لږ لیټ کړئ او د هغوی سره په دے باندے دغه اوکړئ چه یره په دے باندے ، که فرض کړه کوم ایریاز کښے سوئی ګیس نه وی نو هغے کښے نور کارونه، د روډ متعلق د اوشی، زما دا ګزارش وو بیا د په یو شفاف طریقے سره-----

جناب قائم مقام سپیکر: د دے د پاره به بیا یو خپل Separate resolution راوړئ۔

Mr. Muhammad Zamin Khan, honourable MPA, to please move his resolution No. 164 in the House. Muhammad Zamin Khan.

جناب محمد زمین خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ زما ریزولیوشن 164 دے جی۔

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع دیر پائیں کے دور دراز اور بڑے ڈاکخانوں یعنی کمبڑ، میدان خال، تیمر گرہ اور چکدرہ میں عوام کو ڈاک کی بروقت ترسیل کیلئے پوسٹ مینوں کو موٹر سائیکلیں فراہم کی جائیں۔ ډیرہ مهربانی۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): ٹھیک شوہ، اعتراض نشتہ جی۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Malik Qasim Khan Khattak, honourable MPA, to please move his resolution No. 180 in the House. Qasim Khan, please.

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: دا نوم ئے غلط دے۔ جناب سپیکر صاحب، غلطی ورنہ شوے دہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہ نہ، ٹھیک دے، ٹھیک دے، دا Clerical mistake بہ وی، Otherwise that is correct.

ملک قاسم خان خٹک: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ شنوہ گڈی خیل ضلع کرک میں یورینیم کے وسیع ذخائر آج سے تقریباً تیس سال پہلے دریافت ہو چکے ہیں لیکن حکومت ان ذخائر سے ابھی تک کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکی۔ وفاقی حکومت کے منصوبہ بندی کمیشن کی طرف سے فنڈز اٹامک انرجی کمیشن کو فراہم نہ کرنے کی وجہ سے ان کو باقاعدہ پراجیکٹ کا درجہ نہیں دیا جا رہا ہے، لہذا وفاقی حکومت مذکورہ ذخائر سے فائدہ اٹھانے کیلئے منصوبہ بندی کمیشن کی طرف سے اٹامک انرجی کمیشن کو فنڈز فراہم کرکے باقاعدہ پراجیکٹ کا درجہ دیا جائے۔

جناب والا، دا علاقہ پہ کرک کښے داسے دہ، دومرہ لوئے ذخائر دی او چہ دا تر اوسہ پورے دوئ لیټ کړی دی، دا زیاتے دے او دا حکومت

پاکستان د خپل ځان سره زیاتے کړے دے۔ صوبے نه خو دوئ ته دومره رائلټی راځی چه گرگری به درنه هیره شی، د دے نه بعد یو بل قرارداد دے جی۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

وزیر قانون: صحیح ده جی، څه اعتراض نشته مونږ ته۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Adnan Khan Wazir, honourable MPA, to please move his resolution No. 190 in the House.

جناب عدنان خان: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سینٹ اور قومی اسمبلی کے ممبران کو سرکاری بلیو پاسپورٹ کا اجراء کیا جاتا ہے، اسی طرح صوبائی اسمبلی کے ممبران کو بھی سرکاری بلیو پاسپورٹ کا اجراء کیا جائے تاکہ ممبران صوبائی اسمبلی بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: Identical Resolution ہے ان کی، ڈاکٹر حیدر علی خان، جناب شمشیر خان صاحب، جناب وقار خان، جناب شیر شاہ خان، سید جعفر شاہ صاحب، ان کی بھی Joint identical resolution ہے تو میرے خیال میں بس منسٹر صاحب اس کا جواب دینگے، پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے میرے خیال میں وقت۔۔۔۔

ڈاکٹر حیدر علی: جناب سپیکر! ما خو وفاقی حکومت ته۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بس ټهیک ده، دا خو هغوی اووئیل۔ Minister concerned, please.

وزیر قانون: صحیح ده جی، څه اعتراض نشته، مونږ سپورټ کوؤ۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applauses)

Mr. Acting Speaker: Ms. Nighat Yasmin Orakzai, honourable MPA, to please move her resolution No. 199 in the House. Come to your own chair, come to your seat, please, come to your seat.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ اسمبلی بھارت کی جانب سے آزاد کشمیر اور پاکستان کے علاقوں کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی شدید مذمت کرتے ہوئے وفاقی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ نہ صرف اس خلاف ورزی کا نوٹس لیا جائے بلکہ اس معاملے کو سلامتی کونسل میں بھی اٹھایا جائے۔

جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اسی طرح Identical resolution ہے اکرم درانی صاحب کی بھی، سکندر حیات خان شیرپاؤ صاحب کی بھی ہے۔ منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): تھوڑا Clarify کرتے، یہ کونسی بات کررہی ہیں، یہ کب کا واقعہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، اس بات کا گلہ ہوتا ہے کہ جب ہم لوگ اپنی ریزولیوشن، ہم لوگ تحریک التواء یا کوئی ایسی چیز، ایسا Important نکتہ یہاں پر اسمبلی میں جمع کرواتے ہیں تو اتنی دیر سے یہاں اسمبلی فلور پر آتا ہے کہ نہ صرف آپ کو بلکہ ہم بھی بھول جاتے ہیں کہ اس کو کب اور کس سلسلے میں جمع کروایا تھا؟ جناب سپیکر صاحب، کل اس طرح کی میری ایک اور ریزولیوشن تھی، جس پر میں بات کرنا چاہ رہی تھی کہ ایسی ہی ریزولیوشن ابھی پیش تو نہیں کرنا چاہتی ہوں، صرف اس کی Wordings بتانا چاہتی تھی کہ بے نظیر صاحبہ جو کہ ہماری شہید لیڈر ہیں اور نہ صرف پاکستان بلکہ ایشیاء اور پوری دنیا کی لیڈر تھیں، ان کی شہادت اور ان کے قتل کے بعد اقوام متحدہ نے ایک کمیشن قائم کیا، جس کیلئے انہوں پچاس کروڑ ڈالر ہماری حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ Initially طور پر یہ آپ ہمیں دینگے، اسلئے میں نے اس پر ریزولیوشن جمع کروائی ہے کہ ہمارا ملک جو کہ اس وقت دہشت گردی کی زد میں ہے، کم از کم اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ چونکہ بے نظیر بھٹو صاحبہ ایک شہید ہے اور نہ صرف پاکستان بلکہ پورے بین الاقوامی طور پر ایک لیڈر مانی

جاتی ہیں توان کیلئے یہ تمام اخراجات جو ہیں اقوام متحدہ خود اٹھائے کیونکہ ہمارا ملک، ہمارا یہ صوبہ اس کا متحمل نہیں ہو سکتا لیکن ابھی تک وہ مجھے واپس اس وجہ سے آ گئی کہ انہوں نے کہا جی کہ کسی اور مناسب وقت پر اس ریزولیوشن کو لیکر آئینگے۔ جناب سپیکر صاحب، بعض اوقات ایسی ریزولیوشنز ہوتی ہیں، بعض اوقات ایسے نکات ہوتے ہیں کہ جو ٹائم ٹو ٹائم اگر اسمبلی کے فلور پر نہ آئیں تو پھر جیسے منسٹر صاحب ابھی یہ کہہ رہے ہیں، فرمارہے ہیں کہ یہ کس سلسلے میں آپ نے جمع کروائی تھی تو یہ وہی سلسلہ تھا کہ جب ہمارے فضائی حدود کی خلاف ورزی ہوئی تھی اور فضائی حدود میں بھارت کے طیارے گھس آئے تھے، انہوں نے ہماری فضائی حدود کی خلاف ورزی کی تھی، یہ ان دنوں کی بات ہے لیکن ریزولیوشن آج آرہی ہے حالانکہ اس سے پہلے بھی سیشن ہوتے رہے ہیں تو میں آپ سے یہ ایک پرزور مطالبہ بھی کرتی ہوں، درخواست کرتی ہوں، آپ سے استدعا کرتی ہوں کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو اگر آپ پابند کر دیں کہ جو ریزولیوشنز ہوتی ہیں، جو ٹائم ٹو ٹائم کی ہوتی ہیں توان کو اگر ٹائم پر لایا جائے تو اس سے یہ ہو گا کہ ہم سب لوگ اس وقت کے اہم ایشوز پر بات کر سکیں گے اور نہ صرف بات کر سکیں گے بلکہ اس کیلئے ہم لوگ آئندہ کیلئے لائحہ عمل بھی تیار کر سکیں گے۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔ انشاءاللہ اس سلسلے میں انسٹرکشنز دے دینگے۔ The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those agnaist it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Shah Hussain Khan Alai, honourable MPA, to please move his resolution No. 222 in the House. Mr. Shah Hussain Khan.

<u>جناب شاہ حسین خان:</u> یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ شہید اختر نواز خان کی اپنے حلقہ ضلع ہری پور اور پورے صوبہ سرحد کیلئے خدمات قابل تحسین ہیں، لہذا حکومت گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج کھلابٹ ٹاؤن شپ اور کھلابٹ ٹاؤن شپ ہسپتال کو ان کے نام سے منسوب کرے تاکہ اختر نواز شہید کی خدمات کا اعتراف ہو سکے۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The Minister concerned, please.

<u>وزیر قانون:</u> صحیح دہ جی، بالکل بنہ خبرہ دہ، مونږ سپورټ کوؤ، بنہ Vehemently ئے سپورټ کوؤ۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Dr. Iqbal Din, honourable MPA, to please move his resolution No. 232 in the House. Dr. Iqbal Sahib.

ڈاکٹر اقبال دین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ انڈس ہائی وے جو تحصیل لاچی کے مین بازار میں سے گزرتی ہے، پر گاڑیوں کی تیز رفتاری کی وجہ سے آئے دن قیمتی جانوں کا ضیاع ہو رہا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وفاقی حکومت نیشنل ہائی وے اتھارٹی کو ہدایت کرے کہ وہ لاچی بازار میں روڈ کے دونوں سروں اور درمیان میں سپیڈ بریکر بنانے، Cat eyes لگانے اور شہر کے شروع میں حدر فتار کے بورڈ نصب کرے۔

محترم سپیکر صاحب، دا انڈس ھائی وے د لاچی پہ ښار باندے د نہر سویز غوندے پہ مینځ کښے تیر شوے دے او پہ دے باندے د کراچئ نہ تر وسطی ایشیاء پورے ټریفک روان وی او روزانہ زمونږ واړہ واړہ ماشومان پہ بازار کښے د دے غټو ګاډو لاندے چقنی کیږی، ھلتہ ھیڅ قسم سپیډ بریکر نشتہ، ھیڅ قسم Cat eyes ھلتہ نہ دی ، ھیڅ قسم تہ د حد رفتار بورډ ونہ نشتہ دے۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

وزیر قانون: دا سے دہ جی، د دوئ د انفارمیشن د پارہ، د ھاؤس د انفارمیشن د پارہ، دا د ګورنمنټ سټینډ دے چہ د این ایچ اے خپل لاز دی، ھائی وے لاز دی او ھغے کښے مشکلات دا دی چہ د مین ھائی وے د پاسہ Cat eyes یا بریکرے چہ کوم دی، ھغے کښے Allowed نہ دی خو بھرحال مونږ دوئ سرہ اتفاق کوؤ چہ دوئ قرارداد پاس کول غواړی خو قانوناً دا شے منع دے ، قانون کښے دا کیدے نہ شی خو بھرحال حکومت ستاسو حمایت کوی۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Taj Muhammad Khan Tarand, honourable MPA and Mr. Shah Hussain Khan, honourable MPA, to please move their identical resolution No. 233 and 253 in the House, one by one. Please, Taj Muhammad Khan Sahib.

جناب تاج محمد خان ترند: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ 2005 کے قیامت خیز زلزلے کے بعد حکومت نے مکانات تعمیر کرنے کیلئے 1,75,000/- روپے کا اعلان کیا تھا مگر بہت سے لوگوں کو تاحال یہ رقم موصول نہیں ہوئی، جس کی وجہ سے لوگ خیموں میں رہنے پر مجبور ہیں، لہذا جن لوگوں کو تاحال مکانات کی تعمیر کے سلسلے میں رقم کی ادائیگی نہیں کی گئی، ان کو فوری طور پر رقم ادا کرنے کیلئے اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ وہ جلد از جلد اپنے مکانات تعمیر کر سکیں۔

Mr. Acting Speaker: Mr. Shah Hussain Khan.

جناب شاہ حسین خان: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ 2005 کے قیامت خیز زلزلے کے بعد حکومت نے مکانات تعمیر کرنے کیلئے 1,75,000/- روپے کا اعلان کیا تھا مگر بہت سے لوگوں کو تاحال یہ رقم موصول نہیں ہوئی، جس کی وجہ سے لوگ خیموں میں رہنے پر مجبور ہیں، لہذا جن لوگوں کو تاحال مکانات کی تعمیر کے سلسلے میں رقم کی ادائیگی نہیں کی گئی، ان کو فوری طور پر رقم ادا کرنے کیلئے اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ وہ جلد از جلد اپنے مکانات تعمیر کر سکیں۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

وزیر قانون: صحیح دہ جی، تھیک دہ، اعتراض پرے نہ کوؤ۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Syed Ahmad Hussain Shah, honourable Minister for Industries, Taj Muhammad Khan Tarand MPA, Malik Badshah Salih MPA, Mr. Muhammad Anwar Khan MPA, Mr. Jafar Shah and Mr. Muhammad Javed Abbasi MPA, to please move their joint

resolution No. 240 in the House, one by one. Syed Ahmad Hussain Shah, honourable Minister. Taj Muhammad Khan Tarand.

جناب تاج محمد خان ترند: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ صوبہ پختونخوا میں جنگلات کی کٹائی پر عائد پابندی فوری طور پر ختم کرکے سائنسی بنیادوں پر مینجمنٹ شروع کی جائے تاکہ جنگلات کو مزید تباہی سے بچایا جاسکے کیونکہ اس سے غریب مالکان اور حکومت دونوں کو فائدہ ہوگا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک بادشاہ صالح صاحب۔

جناب بادشاہ صالح: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ صوبہ پختونخوا میں جنگلات کی کٹائی پر عائد پابندی فوری طور پر ختم کرکے سائنسی بنیادوں پر مینجمنٹ شروع کی جائے تاکہ جنگلات کو مزید تباہی سے بچایا جاسکے کیونکہ اس سے غریب مالکان اور حکومت دونوں کو فائدہ ہوگا۔

جی د دے نه دے ځنګلو ته ډیر نقصان اورسیدو، لویدلی دی او پراته دی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محمد انور خان۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ صوبہ پختونخوا میں جنگلات کی کٹائی پر عائد پابندی فوری طور پر ختم کرکے سائنسی بنیادوں پر مینجمنٹ شروع کی جائے تاکہ جنگلات کو مزید تباہی سے بچایا جاسکے کیونکہ اس سے غریب مالکان اور حکومت دونوں کو فائدہ ہوگا۔

Mr. Acting Speaker: Mr. Jafar Shah, please.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ صوبہ پختونخوا میں جنگلات کی کٹائی پر عائد پابندی فوری طور پر ختم کرکے سائنسی بنیادوں پر مینجمنٹ شروع کی جائے تاکہ جنگلات کو مزید تباہی سے بچایا جاسکے کیونکہ اس سے غریب مالکان اور حکومت دونوں کو فائدہ ہوگا۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): ټهیک ده، زمونږ څه Objection نشته دے، مونږ د حکومت د طرف نه سپورټ کوؤ۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Malik Qasim Khan Khattak, honourable MPA, to please move his resolution No. 182 in the House. Malik Qasim Khan.

ملک قاسم خان خٹک: یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ کوہ میدان شنوہ گڈی خیل ضلع کرک میں کوئلہ کے وسیع ذخائز موجود ہیں لیکن آمدورفت نہ ہونے کی وجہ سے صوبہ ان سے مستفید نہیں ہورہاہے، لہذا حکومت مذکورہ ذخائز تک رسائی کیلئے جلد از جلد سڑک کی تعمیر کیلئے اقدامات اٹھائے تاکہ صوبہ ان ذخائز سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکے۔

جناب والا، دا کوہ میدان یو داسے اھم ځائے دے، لکه څه رنګ چه دامن کوه دے۔ زه حقیقت درته وایم چه که چرے صوبه سرحد دے ته رسائی اوکړله نو د دے صوبے آمدنی به لکه څه رنګے دا ګرګری ګیس او دلته کبنے د نورو معدنیاتو نه فائده ده، هزار ګنا به د هغے نه زیاته فائده صوبے ته وی۔

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

وزیر قانون: جناب سپیکر، Financial implications پکبنے Involve دی، دا نه شو سپورټ کولے جی۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed by majority. Mr Ghulam Muhammad, honourable MPA, to please move his resolution No. 239 in the House. Mr. Ghulam Muhammad.

جناب غلام محمد: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ نوشہرہ تک چترال روڑ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے پاس ہے اور چترال تابونی روڈ صوبائی حکومت کے محکمہ ورکس اینڈ سروسز کے پاس ہے جبکہ اس سے آگے بونی تاشندور گلگت

روڈ پر کام شروع کیا گیا ہے اور فنڈ بھی مرکزی حکومت مہیا کر رہی ہے، لہذا چترال تا بونی روڈ جو کہ 75 کلومیٹر ہے، نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے ذریعے مکمل کی جائے تاکہ عوام کو ایک ہی محکمہ کے زیر نگرانی بہتر معیار کی سفری سہولتیں میسر آسکیں، نیز سیاحت کو بھی فروغ ملے۔

جناب سپیکر، اس میں صوبائی حکومت کا بھی فائدہ ہے، اس کی Maintenance کے اوپر سال میں لاکھوں روپے، کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ منسٹر صاحب! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: ارشد عبداللہ صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: جناب سپیکر، د قرارداد کاپی مونږ سره په بنچ نشته دے، ټریژیری بنچز سره کاپیانے نشته دے۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. The sitting is adjourned till 10:00 AM of tomorrow morning, punctuality is must. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 13 مارچ 2009 صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)